ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

ہندرجب کا قابض اسرائیلی فوجی کے خلاف چیک جمہوریہ میں مقدمہ ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.128 , Sunday 16 November, 2025, 8 Pages

جلد نمبر(۳)، شمارہ نمبر(۱۲۹)، بروز اتوار، ۱۶ ؍نومبر، ۲۰۲۵ء، ۲۴؍رجب المرجب ۱۴۴۷، ۸ صفحات

لندن میں 12 سال بعد کھول دیا گیا شام کا سفارتخانہ

عبوری وزیر خارجہ اسد الشیبانی نے عمارت پر لہرایا نیا پرچم، اب برطانوی حکام سے کریں گے ملاقات

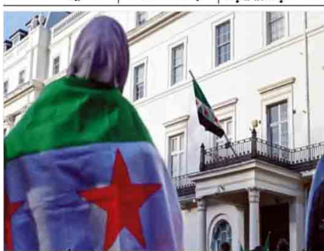

لندن، (ایجنسیاں): شام نے لندن میں قائم اپنا سفارت خانہ 12 سال بعد کھول دیا ہے جہاں وزیر خارجہ نے عمارت پر پرچم بھی لہرادیا۔ شام کے وزیر خارجہ اسد الشیبانی نے لندن میں اپنے سفارت خانے پر شام کا نیا پرچم لہرادیا اور واضح کردیا کہ برطانیہ کے ساتھ معطل ہونے والے سفارتی تعلقات 12 سال بعد بحال ہو رہے ہیں۔ سرکاری خبرایجنسی نے بتایا کہ وزیرخارجہ لندن میں برطانیہ کے متعدد عہدیداروں کے ساتھ ملاقاتیں کریں گے اور اس دوران مختلف امور پر تبادلہ خیال ہوگا۔ اسد الشیبانی نے رواں ہفتے صدر احمد الشرع کے ہمراہ امریکا کے دورے میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے بھی ملاقات کی، احمد الشرع پہلے شامی صدر بن گئے ہیں جنہیں وائٹ ہاؤس کی جانب سے دورے کی دعوت دی گئی۔ شام میں گزشتہ برس سابق صدر بشارالاسد کی حکومت کے خاتمے کے بعد جنم لینے والی حکومت نیا پرچم تیار کیا، جس میں سفید، سیاہ اور سبز رنگ کے ساتھ تین ستارے بنائے گئے ہیں جبکہ شام کا پرانے پرچم دو ستاروں کے ساتھ سفید، سیاہ اور سرخ رنگ پر مشتمل تھا۔ وزیر خارجہ اسد الشیبانی نے اپریل میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹرز میں بھی لہرایا تھا، جس نے یونائیٹڈ عرب ری پبلک کے پرانے پرچم کی جگہ لی تھی۔

شامی صدر احمد الشرع نے امریکا اور روس سمیت دیگر ممالک کے دورے کیے ہیں اور وہ بشارالاسد کی حکومت کے خاتمے کے بعد شام میں ایک نئے دور کی بنیاد رکھ رہے ہیں، جس کے تعلقات دنیا بھر سے قائم ہوں۔

ایف-35 اسٹیلتھ طیارے خرید سکے گا سعودی عرب!

ولی عہد محمد بن سلمان کے ساتھ منگل کو صدر ٹرمپ کرسکتے ہیں معاہدہ

واشنگٹن، (ایجنسیاں) ایک انتظامی اہلکار کے مطابق صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے توقع کی جا رہی ہے کہ وہ سعودی ولی عہد محمد بن سلمان کے ساتھ ایک ایسا معاہدہ کریں گے، جس کے تحت سعودی عرب ایف-35 اسٹیلتھ طیارے خرید سکے گا۔ امریکی جریدے 'بلومبرگ' کی رپورٹ کے مطابق نام نہ ظاہر کرنے کی شرط پر معاملے کی تفصیلات پر بات کرتے ہوئے اس اہلکار نے کہا کہ ٹرمپ اور ولی عہد (جنہیں ایم بی ایس کے نام سے جانا جاتا ہے) منگل کو شیڈول وائٹ ہاؤس کے دورے کے دوران اقتصادی اور دفاعی معاہدوں پر دستخط کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اہلکار نے مزید کہا کہ ان معاہدوں میں لیکوئفائیڈ نیچرل گیس (ایل این جی) کی خریداری کا بھی معاہدہ شامل ہوگا، تاہم مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ اگر ایف-35 کی فروخت مکمل ہوتی ہے تو یہ سعودی عرب کے لیے ایک بڑا رعایتی اقدام ہوگا، کیونکہ واشنگٹن اور ریاض اپنے تعلقات کو گہرا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ڈونلڈ ٹرمپ، سعودی عرب پر زور دے رہے ہیں کہ وہ 'ابراہم معاہدوں' میں شامل ہو اور اسرائیل کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لائے۔ اہلکاروں کے مطابق سعودی عرب، ایف-35 طیارے خریدنے کی کوشش کر رہا ہے، جو لاک ہیڈ مارٹن کارپوریشن کے تیار کردہ ہیں اور دنیا کے سب سے جدید طیاروں میں شمار ہوتے ہیں، ہر طیارے کی قیمت تقریباً 10 کروڑ ڈالر ہے۔ امریکی اخبار 'نیو یارک ٹائمز' کے مطابق کچھ اشارے ہیں کہ ٹرمپ، خریداری کی منظوری دینے کے لیے تیار ہیں، حالانکہ کچھ بڑی رکاوٹیں موجود ہیں، ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ اسرائیل مشرق وسطیٰ میں واحد ملک ہے جس کے پاس یہ لڑاکا طیارے ہیں اور وہ اس اجارہ داری کو برقرار رکھنے کا خواہاں ہے، کیونکہ اسے یہ اپنے حفاظتی فوائد کے لیے ضروری سمجھتا ہے۔ پینٹاگون کی ایک رپورٹ نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر سعودی عرب کو یہ طیارے فروخت کیے گئے تو چین اس کی جدید ٹیکنالوجی تک رسائی حاصل کرسکتا ہے، اور رپورٹ میں بیجنگ کے دفاعی تعلقات کا حوالہ دیا گیا ہے۔

یہ رپورٹ متوقع ایف-35 کی فروخت کے حوالے سے زیر بحث آنے والے کئی مسائل میں سے ایک ہے، جن میں مصنوعی ذہانت کی چپ اور جوہری ٹیکنالوجی تک رسائی، غزہ کا مستقبل اور سعودی عرب کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات بھی شامل ہیں۔ 2018 میں صحافی جمال خاشقجی کے قتل کے بعد امریکا اور سعودی عرب کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوئی تھی، لیکن ٹرمپ نے ولی عہد کے ساتھ قریبی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔

سعودیہ کی درخواست پر غور کررہا ہوں: ٹرمپ

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ سعودی عرب کو لاک ہیڈ مارٹن کے تیار کردہ ایف-35 اسٹیلتھ لڑاکا طیارے فراہم کرنے کے معاہدے پر غور کررہے ہیں۔ انہوں نے ایئر فورس ون میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ 'وہ بہت سے طیارے خریدنا چاہتے ہیں، میں اس پر غور کررہا ہوں، انہوں نے مجھے کہا کہ میں اس پر غور کروں، وہ بہت زیادہ لڑاکا طیارے خریدنا چاہتے ہیں۔ یہ ممکنہ فروخت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے، جب ٹرمپ کی اگلے ہفتے سعودی ولی عہد محمد بن سلمان سے وائٹ ہاؤس میں ملاقات شیڈول ہے، جہاں وہ اقتصادی اور دفاعی معاہدوں پر دستخط کرنے کی توقع رکھتے ہیں۔

قابض اسرائیل سے ملنے والے شہداء کے 97 جسد خاکی کی شناخت مکمل

غزہ: غزہ کی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ قابض اسرائیل سے وصول شدہ 'جسد خاکی' میں سے 97 شہداء کی شناخت کی جاچکی ہے، یہ تعداد کل 330 'جسد خاکی' میں شامل ہے جو جنگ بندی اور اسیران کے تبادلے کے معاہدے کے تحت قابض اسرائیل سے واپس موصول ہوئے۔ وزارت صحت نے ہفتے کے روز جاری بیان میں بتایا کہ گذشتہ جمعہ کو قابض اسرائیل نے ریڈ کراس کے ذریعے 15 شہداء کے 'جسد خاکی' واپس کیے، جس کے بعد وصول شدہ 'جسد خاکی' کی مجموعی تعداد 330 ہو گئی۔ وزارت صحت نے یقین دلایا کہ اس کے طبی عملے نے 'جسد خاکی' کے ساتھ مکمل طبی اور پروٹوکول کے مطابق کام جاری رکھا ہوا ہے، تاکہ ان کی شناخت، دستاویز سازی اور اہل خانہ کے حوالے کی کارروائی مکمل ہو سکے۔ یہ پیش رفت قابض اسرائیل کی سفاکیت کے درمیان فلسطینی شہداء کی عظمت اور ان کے اہل خانہ کی پیاس برائے انصاف کو اجاگر کرتی ہے۔

جنوبی افریقہ کا قابض اسرائیل کے خلاف مقدمات جاری رکھنے کا اعلان

کیپ ٹاؤن: جنوبی افریقہ کی حکومت نے واضح کیا ہے کہ وہ غزہ کی پٹی میں قابض اسرائیل کی جاری نسل کشی کے خلاف عالمی عدالتِ انصاف میں دائر اپنے مقدمے کو بھرپور انداز میں آگے بڑھا رہی ہے، خواہ قابض اسرائیل اور فلسطینی مزاحمتی دھڑوں کے درمیان جنگ بندی کا اعلان ہی کیوں نہ کیا گیا ہو۔

جنوبی افریقہ کی وزارتِ تعلقاتِ بین الاقوامی وتعاون نے اپنے سرکاری بیان میں کہا کہ جنگ بندی سے یہ حقیقت تبدیل نہیں ہوتی کہ قابض اسرائیل نے غزہ کے نہتے فلسطینیوں کے خلاف سنگین جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ وزارت کا کہنا تھا کہ عالمی عدالتِ انصاف میں دائر مقدمے کا مقصد ان جرائم کو صرف وقتی طور پر روکنا نہیں بلکہ ان کے اعادے کو مکمل طور پر روکنا ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ عدالتی راستہ جنوبی افریقہ کی اس تاریخی وابستگی کی ترجمانی کرتا ہے جو اس نے ہمیشہ نسلی امتیاز کے خاتمے اور دنیا بھر کے مظلوم اقوام کے حقوق کے دفاع کے لیے نبھائی ہے۔

واضح رہے کہ جنوبی افریقہ نے دسمبر سنہ 2023 میں عالمی عدالتِ انصاف میں ایک مفصل مقدمہ دائر کیا تھا جس میں قابض اسرائیل پر غزہ میں شہریوں کے خلاف ایسے اقدامات کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا جو بین الاقوامی قوانین کے تحت نسل کشی کے زمرے میں آتے ہیں۔ بعدازاں عالمی عدالتِ انصاف نے اپنے عبوری فیصلے میں قابض اسرائیل کو فوری اقدامات کرنے کا حکم دیا تھا تاکہ غزہ کے محصور فلسطینیوں کا تحفظ یقینی بنایا جائے اور انسانی امداد کی بلاتعطل فراہمی ممکن ہو سکے۔

امریکی صدر ٹرمپ کا بی بی سی کے خلاف 5 ارب ڈالرز کے مقدمہ کا اعلان

واشنگٹن (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بی بی سی کے خلاف 5 ارب ڈالرز تک کا مقدمہ کرنے کا اعلان کیا ہے، آئندہ ہفتے مقدمہ دائر کیا جائے گا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کے خلاف آئندہ ہفتے مقدمے کا اعلان کردیا ہے، امریکی صدر نے اپنے بیان میں کہا کہ بی بی سی کے خلاف آئندہ ہفتے قانونی کارروائی کریں گے۔ امریکی صدر ٹرمپ نے کہا کہ بی بی سی نے دھوکہ دیا ہے اور ہمیں اربوں ڈالرز کا نقصان پہنچایا ہے، مقدمے کی حد ایک ارب سے 5 ارب ڈالرز تک ہوسکتی ہے بی بی سی نے جنوری 6 کی ٹرمپ کی تقریر کی ویڈیو میں غلط ایڈیٹنگ کا اعتراف کیا تھا، بی بی سی کی جانب سے تقریر کی غلط ایڈیٹنگ پر امریکی صدر سے چند دنوں قبل معافی بھی مانگی گئی تھی۔ بی بی سی کے ڈائریکٹر جنرل ٹم ڈیوی اور نیوز ہیڈ ڈیبورا ٹرنس نے الزامات کے بعد اپنے عہدوں سے استعفیٰ دیا تھا۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ بی بی سی صرف فیک نیوز نہیں بلکہ کرپٹ بھی ہے، تقریر سے الگ تاثر دیا گیا، ناقابل یقین ہے کہ میری تقریر کو ایسا دکھایا گیا جیسے تشدد کی حمایت کر رہا ہوں۔

روس کا یوکرین پر بڑا حملہ، 430 ڈرونز اور 18 میزائل داغ دیے، 8 لوگوں کی موت، متعدد زخمی

ماسکو، (ایجنسیاں): روس نے یوکرین پر 430 ڈرونز اور 18 میزائل فائر داغے ہیں جس کے باعث 8 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یوکرینی صدر ولادیمیر

زیلنسکی نے کہا ہے کہ روس کے اس حملے میں شہری آبادی، رہائشی عمارتیں اور توانائی کے انفراسٹرکچر کو نشانہ بنایا گیا ہے جس میں متعدد بلڈنگز کو نقصان پہنچا ہے۔ ان حملوں میں آذربائیجان کے سفارت خانے کی عمارت کو بھی نقصان پہنچا۔ ہے جس پر آذربائیجان نے روسی سفیر کو طلب کر کے احتجاج ریکارڈ کرایا۔ مختلف رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ اس حملے میں 6 افراد کیف میں ہلاک ہوئے ہیں جبکہ مزید 2 جنوبی یوکرین میں ہلاک ہوئے۔ زخمیوں میں کم از کم 35 افراد بتائے گئے ہیں جن میں ایک حاملہ عورت بھی شامل ہے۔ توانائی کے انفراسٹرکچر پر بھی حملے کیے گئے جس کی وجہ سے کچھ علاقے تاریکی میں ڈوب گئے۔ روسی وزارت دفاع کا دعویٰ ہے کہ ان کا ہدف یوکرینی دفاعی اور توانائی ڈھانچے پر تھا۔ ساتھ ہی روس نے نیٹو کو بھی خبردار کیا ہے کہ وہ جنگ میں شامل نہ ہو ورنہ روس اور نیٹو کی براہِ راست جنگ ہوسکتی ہے۔

اردن کے بادشاہ شاہ عبداللہ دوم 2 روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچ گئے

اسلام آباد (یو این آئی) پاکستانی وزیرِ اعظم شہباز شریف کی دعوت پر اردن کے بادشاہ شاہ عبداللہ دوم دو روزہ سرکاری دورے پر اسلام آباد پہنچ گئے۔ ڈان نیوز کے مطابق وفاقی دارالحکومت پہنچنے پر صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیرِ اعظم محمد شہباز شریف نے اردن کے بادشاہ کا استقبال کیا۔

اس موقع پر خاتون اول آصفہ بھٹو زرداری، سابق وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری، وفاقی وزیر اطلاعات عطا تارڑ، وفاقی وزیر مصدق ملک سمیت دیگر وزرا وسیکریٹریز موجود تھے۔ وزیرِ اعظم ہاؤس پہنچنے پر شاہ عبداللہ دوم کے اعزاز میں پروقار استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی اور انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ وزیرِ اعظم ہاؤس میں شاہ عبداللہ دوم کی وزیرِ اعظم شہباز شریف کے ساتھ دوطرفہ ملاقات ہوگی اور وفود کی سطح پر بھی ملاقات ہوگی۔

وزیرِاعظم ہاؤس سے جاری اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ شاہ عبداللہ دوم کا یہ دورہ پاکستان اور اردن کے دیرینہ تعلقات کو مزید مستحکم کرے گا اور دونوں برادر ممالک کے درمیان دوطرفہ تعاون کے دائرہ کار کو وسعت دینے میں معاون ثابت ہوگا۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ دونوں ممالک کے درمیان سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی تعلقات کی مزید مضبوطی کا باعث ہوگا۔

'فلسطینیوں کے محصور شہر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا'

برطانوی جریدے نے غزہ سے متعلق امریکہ کا نیا ہولناک منصوبہ بے نقاب کر دیا

لندن، (یو این آئی) برطانوی جریدے گارڈین نے غزہ سے متعلق امریکہ کا ایک نیا ہولناک منصوبہ بے نقاب کیا ہے، جس کے تحت فلسطینیوں کے اس محصور شہر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ برطانوی جریدے گارڈین نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ نے غزہ کی طویل مدت تقسیم کا ایک منصوبہ تیار کیا ہے، امریکی فوجی منصوبہ بندی کی دستاویزات کے مطابق امریکہ غزہ کی طویل المدتی تقسیم کی منصوبہ بندی کر رہا ہے، جس کے تحت ایک 'گرین زون' ہوگا جو اسرائیلی اور بین الاقوامی فوجی کنٹرول میں ہوگا، جہاں تعمیرِ نو کا آغاز ہوگا اور ایک 'ریڈ زون' ہوگا جسے کھنڈرات کی صورت میں چھوڑ دیا جائے گا۔ رپورٹ کے مطابق غزہ کے مشرقی حصے میں ابتدائی مرحلے میں غیر ملکی فوجی دستے اسرائیلی اہلکاروں کے ساتھ تعینات ہوں گے، اور اس طرح تباہ شدہ پٹی موجودہ اسرائیلی زیرِ کنٹرول 'ییلو

لائن' سے کٹی رہے گی۔ امریکی فوجی منصوبوں نے اس بات پر سنجیدہ سوالات اٹھا دیے ہیں کہ آیا واشنگٹن گزشتہ ماہ اعلان کردہ جنگ بندی کو ایک دیرپا سیاسی سمجھوتے میں بدلنے میں واقعی سنجیدہ ہے، جس کے تحت غزہ پر فلسطینی حکمرانی کا وعدہ ڈونلڈ ٹرمپ نے کیا تھا۔ غزہ کے مستقبل سے متعلق منصوبے نہایت تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں، جو اس پیچیدہ اور دیرینہ تنازع کو حل کرنے اور 20 لاکھ فلسطینیوں کو خوراک اور پناہ سمیت امداد فراہم کرنے کی ایک ہنگامی اور بے ربط کوشش کی عکاسی کرتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق گرین زون کی تعمیرِ نو سے فلسطینیوں کو منتقل کرنے کی حکمت عملی تیار کی گئی ہے، جریدے کا کہنا ہے کہ امریکہ نے 'متبادل محفوظ کمیونٹیز' کا منصوبہ ترک کر دیا ہے، اور غزہ میں مستقل امن اور فلسطینی حکمرانی سے متعلق امریکی وعدوں پر سوالات اٹھ گئے ہیں۔ امریکی منصوبوں پر عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں کے شدید تحفظات برقرار ہیں، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مؤثر منصوبہ بندی، اسرائیلی فوج کے انخلا، اور وسیع پیمانے پر تعمیرِ نو کے بغیر، 2 سال کی تباہ کن جنگ کے بعد بین الاقوامی امن دستے کا غزہ کے ایک غیر یقینی صورتِ حال میں پھنس جانے کا خطرہ ہے۔ امریکہ نے یورپی ممالک کو امن فورس کا بنیادی حصہ بنانے کی تجویز دی لیکن یورپی ممالک کی جانب سے فوج بھیجنے سے ہچکچاہٹ کے باعث یہ منصوبہ غیر حقیقی قرار پایا۔

انڈونیشیا کی 20 اہلکاروں کی غزہ میں تعیناتی کی تیاریاں مکمل

جکارتہ، (یو این آئی) انڈونیشیا نے غزہ میں تعیناتی کے لیے 20,000 اہلکاروں کی تیاری مکمل کر لی ہے۔ ریاستی خبر رساں ایجنسی آنتارا کے مطابق ملک کے وزیرِ دفاع سجافری سجا مسودین کا کہنا ہے کہ اس فورس میں طبی ٹیمیں اور انجینئرز شامل ہیں اور ضروری بین الاقوامی منظوری ملنے پر انہیں تعینات کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جکارتہ تعیناتی کی اجازت کے لیے دو ممکنہ راستے تلاش کر رہا ہے: ایک اقوامِ متحدہ (یو این) کے تحت اور دوسرا ایک بین الاقوامی تنظیم کی منظوری کے تحت۔ دوسرے آپشن کے لیے، انہوں نے کہا، اعلیٰ سطح کی سفارتی مصروفیات اور ریاستی سربراہان کے درمیان معاہدوں کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اگر عرب ممالک خصوصاً سعودی عرب، اردن، مصر، قطر اور متحدہ عرب امارات منظوری دیں تو انڈونیشیا خوشی سے شامل ہوگا، اور یہ بھی واضح کیا کہ اسرائیل کی منظوری بھی ضروری ہوگی۔ یہ منصوبہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے غزہ میں جنگ ختم کرنے کے 20 نکاتی منصوبے کے پہلے مرحلے کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، جس کے تحت مرحلہ وار جنگ بندی 10 اکتوبر سے نافذ ہوئی۔ سجا مسودین کے یہ بیانات اردن کے شاہ عبداللہ دوم کے جکارتہ کے دورے کے دوران آئے، جہاں انہوں نے انڈونیشیا کے صدر سے غزہ کے معاملے پر ملاقات کی۔ وزیر نے کہا کہ انڈونیشیا اور اردن غزہ کی تازہ ترین صورتحال کے بارے میں خفیہ معلومات کا تبادلہ کریں گے۔

نمازِ استسقا کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ میں موسمِ سرما کی پہلی بارش

ریاض، (ایجنسیاں): سعودی عرب کے مقدس شہر مدینہ منورہ سمیت گرد و نواح میں موسمِ سرما

کی پہلی بارش ہوگئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق مسجد نبوی سمیت مدینہ منورہ میں موسمِ سرما کی پہلی بارش سے موسم جل تھل ہوگیا ہے۔ مدینہ منورہ کے علاوہ گرد و نواح میں بھی بارانِ رحمت خوب جم کر برسی۔ سعودی محکمہ موسمیات نے الرٹ جاری کیا ہے کہ ملک میں بارشوں کی شدت مختلف علاقوں میں مختلف ہوسکتی ہے۔ تاہم کچھ خطوں میں شدید موسمی حالات کی وجہ سے عارضی رکاوٹیں اور نشیبی علاقوں میں پانی بھر سکتا ہے۔ واضح رہے کہ اس سے چند روز قبل سعودی عرب کے تمام علاقوں میں استسقا کی نمازیں ادا کی گئیں تاکہ اللہ سے بارش کی دعا کی جاسکے۔ یہ نمازیں سنت نبویؐ کے مطابق خشک سالی اور بارش کے دیر سے آنے کے دوران ادا کی گئیں تاکہ اللہ کی مہربانی اور کرم سے پورے ملک میں بارش ہوسکے۔

ایڈٹ شدہ ویڈیو چلا پر امریکی صدر ٹرمپ کا بی بی سی پر 5 ارب ڈالر تک ہرجانے کا مقدمہ کرنے کا اعلان

لندن، (ایجنسیاں): امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اگلے ہفتے برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کے خلاف ایک سے پانچ ارب ڈالر تک کا مقدمہ دائر کریں گے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق یہ اعلان صدر ٹرمپ نے ایئر فورس ون میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران کیا۔ یہ اعلان اس وقت سامنے آیا ہے جب بی بی سی نے ان کی 6 جنوری 2021 کی تقریر کے ایک حصے کی ایڈیٹنگ کو غلطی قرار دیتے ہوئے معافی تو مانگ لی ہے لیکن ساتھ ہی کہا کہ صدر ٹرمپ کے الزامات کی کوئی قانونی بنیاد نہیں۔

ارجنٹینا کے صنعتی علاقے میں زوردار دھماکہ، 22 افراد زخمی، مقامی انتظامیہ اور سِول ڈیفنس کا صنعتی ہنگامی پروٹوکول فعال

ارجنٹینا کے ایزیزا علاقے میں واقع صنعتی زون میں زوردار دھماکہ ہوا ہے جس کے باعث 22 افراد زخمی اور متعدد فیکٹریاں متاثر ہوئی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ دھماکہ ایک صنعتی پارک میں ہوا ہے جو بوئنس آئرس میں واقع ہے۔ دھماکے کے بعد آگ بھڑک اٹھی اور متعدد فیکٹریاں متاثر ہوئی ہیں۔ دھماکے کی وجہ ابھی تک واضح نہیں ہے۔ مقامی حکام تحقیقات کر رہے ہیں۔ واقعے میں کم از کم 22 افراد زخمی ہوئے ہیں جن میں ہلکی اور درمیانی درجے کی چوٹیں شامل ہیں جیسے کہ جلنے، شیشے کے ٹوٹنے کی وجہ سے زخم اور دھماکے کی قوت کی وجہ سے دیگر چوٹیں۔ ایمرجنسی سروسز اور اسپتالوں میں الرٹ جاری کیا گیا ہے اور زخمیوں کو قریبی اسپتالوں میں منتقل کیا جا رہا ہے۔

دھماکہ علاقائی صنعتی زون میں ہوا ہے جہاں کیمیکل فیکٹریز، پلاسٹکس بنانے والی یونٹس اور دیگر صنعتی ادارے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق دھماکے کی لہر نے آس پاس کی عمارتوں میں شیشے بھی توڑ دیے ہیں اور مقامی لوگوں نے دھماکے کی آواز دور تک سنی۔ آگ کو کنٹرول کرنے کے لیے کم از کم 20 سے زائد فائر فائٹر یونٹس اور دیگر امدادی ٹیمیں خدمات انجام دے رہی ہیں۔ مقامی انتظامیہ اور سِول ڈیفنس صنعتی ہنگامی پروٹوکول کو فعال کر چکی ہے۔ سڑکوں کے کچھ حصوں میں بند کیا گیا ہے تاکہ ریسکیو آپریشنز اور آگ بجھانے کا کام آسانی سے ہوسکے۔

سویڈن، بس نے اسٹاپ پر کئی افراد کو کچل دیا، متعدد افراد ہلاک

اسٹاک ہوم، (ایجنسیاں): سویڈن کی راجدھانی اسٹاک ہوم میں بس نے اسٹاپ پر موجود افراد کو کچل دیا، جس کے نتیجے میں متعدد افراد ہلاک ہوگئے۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق سویڈن کی پولیس نے بتایا کہ اسٹاک ہوم کے وسطی علاقے میں بس اسٹاپ سے ایک بس ٹکرائی اور اس کے نتیجے میں ہلاکتیں ہوئیں تاہم یہ حملہ ہے یا حادثہ، واضح نہیں ہے۔ اسٹاک ہوم ریسکیو سروس کے ترجمان نے ہلاکتوں اور زخمیوں کی تعداد بتائے بغیر کہا کہ حادثے میں 6 افراد نشانہ بنے ہیں اور حادثے کے وقت بس پر کوئی مسافر سوار نہیں تھا۔ پولیس کے ترجمان نے بتایا کہ تفتیش کی جا رہی ہے کہ کیا

یہ ہلاکتیں غیر ارادی طور پر ہوئی ہیں یا کوئی حملہ تھا، بس ڈرائیور کو گرفتار کر لیا گیا ہے لیکن اس طرح کے حادثات میں یہ معمول کی بات ہے تاہم حملے کے حوالے سے کوئی نشان دہی نہیں کی گئی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ حادثے میں ہلاک اور زخمی ہونے والی تعداد اور عمر کے حوالے سے کچھ نہیں بتائیں گے جبکہ پولیس اور ریسکیو سروس کی ٹیمیں جائے حادثہ پر کام کر رہی ہیں۔ حادثے کے حوالے سے پولیس نے مزید بتایا کہ بس کا حادثہ رائل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی یونیورسٹی کے قریب پیش آیا ہے۔ سویڈن کے وزیرِ اعظم اولف کرسٹیرسون نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر بیان میں کہا کہ ہم حادثے کی وجہ نہیں جانتے ہیں لیکن اس وقت ہماری تمام تر ہمدردیاں متاثرہ افراد اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔

سعودی عرب کے بعد اب ایران میں بارش کیلئے دعائیں

تہران، (یو این آئی) شمالی تہران میں ہزاروں افراد نے مسجد میں جمع ہو کر بارش کے لیے دعائیں کیں، کیوں کہ ایران دہائیوں کی بدترین خشک سالی کا شکار ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق مقامی حکام نے بتایا کہ راجدھانی میں اس سال بارش کا ریکارڈ ایک صدی میں سب سے کم رہا ہے اور ایران کے نصف صوبوں میں مہینوں سے ایک قطرہ بھی بارش نہیں ہوئی۔ پانی کی کمی کے پیش نظر حکومت نے تہران کی ایک کروڑ کی آبادی کے لیے پانی کی سپلائی کو وقفے وقفے سے بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ استعمال محدود کیا جاسکے۔ جمعہ کے روز مرد و خواتین ایرانی دارالحکومت کی امام زادہ صالح مسجد میں جمع ہوئے اور رب کے حضور بارش کے لیے خصوصی دعا کی۔

موسم سرما کی بارش سے خیموں میں پانی بھر گیا، غزہ کے شہری تکالیف میں

امداد پر اسرائیلی پابندیوں نے لاکھوں خاندانوں کو مناسب پناہ گاہ سے محروم کر دیا ہے: اقوام متحدہ

یروشلم، (ایجنسیاں) غزہ شہر میں پناہ گزین کیمپوں میں موسم سرما کی شدید بارشوں کے باعث پانی بھر گیا ہے جس کی وجہ سے بے گھر فلسطینیوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ امداد پر اسرائیلی پابندیوں نے لاکھوں خاندانوں کو مناسب پناہ گاہ سے محروم کر دیا ہے۔ ایک بے گھر فلسطینی شہری عبدالرحمان عالیہ نے بتایا کہ رہائشیوں کے گدے، کپڑے اور دیگر سامان سیلاب میں بہہ گئے ہیں۔ ہم نئے خیموں کیلئے مدد کے لیے پکار رہے ہیں جو کم از کم لوگوں کو سردی سے بچا سکیں۔ انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ تقریباً دو درجن لوگ علاقے سے پانی نکالنے کیلئے گھنٹوں کام کر رہے ہیں۔

عبدالرحمان نے کہا کہ موسم سرما کی یہ بارش خدا کی طرف سے ایک نعمت ہے لیکن ایسے خاندان ہیں جو اپنے بچوں کی زندگیوں اور اپنی بقا کے خوف سے اسکے آنے کی خواہش نہیں رکھتے۔ غزہ کی سول ڈیفنس ایجنسی نے کہا کہ جمعہ کو آئے سیلاب نے بنیادی طور پر پٹی کے شمال میں فلسطینیوں کو متاثر کیا جہاں اسرائیل اور حماس کے درمیان گزشتہ ماہ ہونیوالے جنگ بندی کے معاہدے کے بعد لاکھوں افراد واپس لوٹ چکے ہیں۔ وسطی غزہ کے دیرالبلاح میں بھی سیلاب کی اطلاع ملی ہے۔ ریسکیو ایجنسی نے بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ فلسطینیوں کے مصائب کا ازالہ کرنے کیلئے مزید اقدامات کرے جنکے گھر اسرائیل کی دو سالہ جنگ میں تباہ ہوگئے ہیں۔ ایجنسی نے کہا کہ ہم ان بے گھر خاندانوں کیلئے خیموں کی تیزی سے ترسیل پر زور دیتے ہیں تاکہ ان کے مصائب کو کم کرنے میں مدد ملے خاص طور پر جب کہ ہم موسم سرما کے آغاز میں ہیں۔

افغانستان میں بچوں کی غذائی قلت انسانی المیہ کی دہلیز پر

دو سال سے کم عمر کے تقریباً 90 فیصد بچے غذائی قلت میں زندگی گزار رہے ہیں

کابل، (ایجنسیاں): افغانستان میں بچوں کی غذائی قلت کے حوالے سے اقوامِ متحدہ کی ذیلی تنظیم یونیسیف نے انتباہ جاری کر دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق افغان طالبان کے زیرِ اقتدار افغانستان میں معاشی بحران شدت اختیار کر گیا ہے۔ یونیسیف کی رپورٹ کے مطابق افغانستان میں خوراک تک محدود رسائی نے افغان بچوں میں غذائی غربت کا خطرہ بڑھا دیا ہے۔ افغانستان میں دو سال سے کم عمر کے تقریباً 90 فیصد بچے غذائی قلت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ 2025 میں، 35 لاکھ بچے غذائیت کی کمی کا شکار ہیں جبکہ 14 لاکھ شدید خطرے سے دوچار ہیں۔ غذائی قلت کے شکار

رپورٹ میں بتایا گیا کہ 2025 میں، 35 لاکھ بچے غذائیت کی کمی کا شکار ہیں جبکہ 14 لاکھ شدید خطرے سے دوچار ہیں۔

بچوں میں سے 85 فیصد سے زیادہ کی عمر دو سال سے کم ہے۔ یونیسیف نے افغانستان میں بچوں کی غذائی قلت کا یہ پہلا تجزیہ کیا ہے۔ افغانستان کے صوبہ بامیان کے 54 فیصد سے زائد بچے شدید غذائی غربت کے خطرے میں ہیں۔

چینی خلاباز جہاز سے خلائی ملبہ ٹکرانے سے نقصان پہنچنے کے بعد زمین پر واپس پہنچ گئے

شینژو-20 خلائی جہاز کے ریٹرن کیپسول کی کھڑکی میں چھوٹی دراڑیں پائی گئی ہیں، کیپسول عملے کی محفوظ واپسی کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتا: سی ایم ایس اے

بیجنگ، (ایجنسیاں) چین کے سرکاری نشریاتی ادارے 'سی سی ٹی وی' کے مطابق چینی خلا باز جمعہ کی دوپہر کو واپس پہنچ گئے ہیں۔ ان خلا بازوں کی زمین پر واپسی پچھلے ہفتے ان کے جہاز سے ٹکرانے والے خلائی ملبے کی وجہ سے تاخیر کی شکار ہوئی تھی۔ برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق چائنا مینڈ اسپیس ایجنسی (سی ایم ایس اے) نے جمعہ کو پہلی بار ملبے کے سبب ہونے والے نقصان کی تفصیلات ظاہر کیں اور کہا کہ شینژو-20 خلائی جہاز کے ریٹرن کیپسول کی چھوٹی کھڑکی میں چھوٹی دراڑیں پائی گئی ہیں۔ ایجنسی نے ایک بیان میں کہا کہ کیپسول عملے کی محفوظ واپسی کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتا، شینژو-20 مدار میں رہے گا اور متعلقہ تجربات انجام دے گا۔ یہ خلانورد چین کے مستقل آباد تیانگونگ اسپیس اسٹیشن پر 6 ماہ کے مشن کو مکمل کرنے کے بعد 9 دن قبل زمین پر واپس آنے والے تھے، جسے شینژو یا 'ڈرائیون وسل' کے نام سے جانا جاتا ہے لیکن جب یہ دراڑ دریافت ہوئی تو واپسی ملتوی کر دی گئی تھی۔ سی ایم ایس اے کے مطابق عملہ شینژو-21 نامی دوسرے خلائی جہاز میں تیانگونگ سے روانہ ہوا اور شمالی چین کے اندرون منگولیا خود مختار خطے کی ڈونگ فینگ لینڈنگ سائٹ پر اتر گیا۔ ایجنسی نے کہا کہ یہ مشن اپریل میں شروع ہوا اور ملبے کے واقعے تک بخوبی جاری رہا، جس کے بعد شینژو-20 کی واپسی، جو اصل میں 5 نومبر کو طے تھی، مؤخر کر دی گئی تھی۔ یہ 9 دن کی تاخیر اگرچہ معمولی ہے، لیکن ایک ایسے پروگرام کے لیے غیر معمولی تھی جو ہمیشہ باقاعدگی سے چلتا رہا اور پچھلے سال میں کئی نئے سنگِ میل عبور کیے تھے۔ خلائی پروگرام کے تحت 1990 کی دہائی میں پیدا ہونے والے خلانوردوں کی تعیناتی، عالمی ریکارڈ بنانے والی اسپیس واک، اور آئندہ سال پہلے غیر ملکی خلانورد (پاکستان سے) کو تیانگونگ بھیجنے کے منصوبے مکمل کیے جاچکے ہیں۔

یہ خلانورد چین کے مستقل آباد تیانگونگ اسپیس اسٹیشن پر 6 ماہ کے مشن کو مکمل کرنے کے بعد 9 دن قبل زمین پر واپس آنے والے تھے، جسے شینژو یا 'ڈرائیون وسل' کے نام سے جانا جاتا ہے لیکن جب یہ دراڑ دریافت ہوئی تو واپسی ملتوی کر دی گئی تھی

شمالی قبرصی ترک جمہوریہ کے قیام کی 42ویں سالگرہ پر ترک صدر کا تہنیتی پیغام

انقرہ (یو این آئی) صدر رجب طیب ایردوان نے شمالی قبرصی ترک جمہوریہ کے قیام کی 42ویں سالگرہ کے موقع پر ایک پیغام جاری کیا ہے۔ صدر ایردوان نے کہا ہے کہ "میں آپ کو شمالی قبرصی ترک جمہوریہ کے قیام کی 42ویں سالگرہ پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، میں اس غیر معمولی دن پر اپنے قبرصی ترک بھائی بہنوں کی خوشیوں میں برابر کا شریک ہوں۔ میں اپنے بہادر شہداء کی مغفرت کا دعا گو ہوں اور غازیوں کا مشکور و ممنون ہوں، ہم اپنے قومی دعوے میں قبرص کو ہرگز تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ ہر میدان میں قبرصی ترک عوام کے ساتھ اپنی یکجہتی کو مضبوط کرنا جاری رکھیں گے۔"

ھند رجب کا قابض اسرائیلی فوجی کے خلاف چیک جمہوریہ میں مقدمہ

غزہ: انسانی حقوق کی تنظیم "ھند رجب" نے چیک جمہوریہ کے دفترِ پراسیکیوٹر جنرل میں ایک فوجداری شکایت درج کروائی ہے، جس میں قابض اسرائیل کے ریزرو فوجی اور ریپ گلوکار نوعام تسور یلی پر جنگی جرائم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات عائد کیے گئے ہیں، جو غزہ پر قابض اسرائیل کی جنگ کے دوران کیے گئے۔

ادارے نے بیان میں کہا کہ یہ شکایت جو پراگ میں واقع ایک وکیل کے دفتر سے وکیل ینگ تاوبل کے ذریعے دائر کی گئی ایک تحقیقی رپورٹ پر مبنی ہے جو تسور یلی کے شہری تنصیبات کو تباہ کرنے اور اپنے فن کے ذریعے ان اعمال کی تعریف کرنے میں ملوث ہونے کو ثابت کرتی ہے۔

ادارے نے مزید کہا کہ تسور یلی اس وقت چیک جمہوریہ میں موجود ہیں، جہاں انہوں نے سنہ 13 نومبر کو پراگ میں ایک میوزک کنسرٹ کا انعقاد کیا۔

تحقیقات کے مطابق تسور یلی نے سنہ 2023ء کے اکتوبر میں غزہ میں زمینی حملے میں 551 ونگ کی 699 پیراٹروپ بریگیڈ کے ساتھ حصہ لیا اور ان پر بیت حانون میں انروا اسکول کے قریب ایک شہری عمارت کو کنٹرول شدہ انداز میں تباہ کرنے میں حصہ لینے کا الزام ہے، جو سنہ 2023ء کے نومبر میں ہوا۔

ادارے کے مطابق یہ کارروائی میں جس عمارت پر مکمل کنٹرول اور دھماکہ خیز مواد نصب کرنا شامل تھا، کسی فوری فوجی ضرورت کے لیے جائز نہیں اور یہ بین الاقوامی قانون اور چیک قانون کے تحت جنگی جرم شمار ہوتی ہے۔

مقدمہ عالمی دائرہ اختیار کے اصول پر مبنی ہے اور اس میں نسل کشی، انسانی حقوق کی خلاف ورزی، جنگی سفاکیت، نفرت انگیزی اور یورپ میں میوزک شوز کے دوران جرائم کی منظوری دینے کے الزامات شامل ہیں۔ ادارے نے چیک حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تحقیقات کریں، تسور یلی کے آلات ضبط کریں، ان پر سفر کی پابندی عائد کریں یا انہیں حراست میں لیں۔ ادارے کی قانونی شعبہ کی سربراہ ناتاشا بریک نے کہا کہ "غزہ میں شہری بنیادی ڈھانچے کی وسیع پیمانے پر تباہی سب سے واضح نسل کشی ہے اور نوعام تسور یلی نے اس میں حصہ لیا اور پھر اس المیے کو تفریح کا ذریعہ بنایا"۔

ھند رجب کے مطابق تسور یلی نے غزہ میں فوجی کارروائیوں کے بعد "ایک اور دن غزہ میں" کے عنوان سے ایک گانا جاری کیا، جس میں قابض فوجیوں کو 'روشنی' کے طور پر دکھایا گیا، حالانکہ اقوام متحدہ اور معتبر انسانی حقوق کی تنظیمیں اسرائیل کے اقدامات کو نسل کشی کے زمرے میں رکھتی ہیں۔

دسمبر سنہ 2024ء میں ایک میوزک شو کے دوران، تسور یلی نے حقیقی مناظر دکھائے جس میں قابض فوجیوں نے فلسطینی گھروں پر دھاوا بول کر انہیں منہدم کیا، اور عوام کے سامنے ایسے الفاظ کہے جو "غزہ کو ٹکڑوں میں تبدیل کرنے" کی ترغیب دیتے تھے، جس پر شدید تنقید ہوئی کہ انہوں نے تشدد کو تفریح میں بدل دیا۔

ادارے نے کہا کہ ایک ہی شخص کا کردار فوجی اور فنکار دونوں کے طور پر اس کے اعمال کے اثرات کو بڑھا دیتا ہے، اور یہ زمین پر کیے گئے جرائم کی توسیع ہے۔ ادارے نے زور دیا کہ یورپ کو سفاکیت کے مرتکب افراد کے لیے محفوظ پناہ گاہ نہیں بننا چاہیے اور چیک قانون حکام کو ہر جگہ کیے گئے جرائم کا تعاقب کرنے کی مکمل طاقت دیتا ہے۔

یہ شکایت ھند رجب کے قانونی مہم کا حصہ ہے، جو غزہ پر قابض اسرائیل کی جنگ کے دوران کیے گئے جنگی جرائم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بے نقاب کرنے اور مقامی عدالتوں میں ان کا مقدمہ چلانے کے لیے جاری ہے۔

ادارے کا نام اس 5 سالہ فلسطینی بچی کے نام پر رکھا گیا ہے، جسے قابض فوج نے سنہ 2024ء کے جنوری میں غزہ کے جنوب مغربی علاقے میں ایک کار بم دھماکے میں اپنے 6 رشتہ داروں کے ساتھ ہلاک کیا تھا۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

علی بابا نے امریکہ کے خلاف چینی فوج کی مدد کرنے کی رپورٹ کو مسترد کردیا

بیجنگ (یو این آئی) چینی مایہ ناز ٹیکنالوجی فرم علی بابا نے بیجنگ کی جانب سے امریکہ کو نشانہ بنانے میں مدد دینے کی تردید کی اور ہفتے کو اے ایف پی کو بتایا کہ حالیہ میڈیا رپورٹ "بالکل غلط" ہے۔ فنانشل ٹائمز نے ہفتے کی صبح رپورٹ کیا کہ وائٹ ہاؤس کے ایک میمو کے مطابق علی بابا "چینی فوجی آپریشنز ※ کے لیے (امریکہ) اہداف کے خلاف تکنیکی مدد فراہم کرتا ہے۔" میمو میں دعویٰ کیا گیا کہ علی بابا صارفین کے ڈیٹا جیسے "آئی پی ایڈریس، وائی فائی معلومات اور ادائیگی کے ریکارڈ" چینی حکام اور پیپلز لبریشن آرمی (پی ایل اے) کو فراہم کرتا ہے۔ فنانشل ٹائمز نے کہا کہ وہ خود سے ان دعوؤں کی تصدیق نہیں کر سکا، اور نوٹ کیا کہ وائٹ ہاؤس کا خیال ہے کہ یہ اقدامات امریکی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں۔

علی بابا گروپ کے ایک ترجمان نے اے ایف پی کو بتایا کہ "کالم میں کیے گئے دعوے اور اشارے بالکل غلط ہیں"۔ ہانگژو میں واقع اس کمپنی نے اس میمو کو "خطرناک پی آر آپریشن" قرار دیا اور کہا کہ یہ واضح طور پر بدنیتی کا مظہر ہے جو صدر ٹرمپ کے چین کے ساتھ حالیہ تجارتی معاہدے کو نقصان پہنچانا چاہتی تھی۔ یہ تنازعہ بیجنگ اور واشنگٹن کے درمیان پائے جانے والے شکوک و شبہات کو اجاگر کرتا ہے، جو ٹیکنالوجیکل برتری کے حصول کی دوڑ میں بندھے ہوئے ہیں۔ جنوری میں دوبارہ منصب سنبھالنے کے بعد امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چین کے خلاف سخت تجارتی جنگ کو دوبارہ بھڑکا دیا ہے۔

کئی ماہ پر محیط ایک دوسرے پر محصولات لاگو کرنے کے بعد، ان کے ہم منصب شی جن پنگ نے گزشتہ ماہ کے آخر میں ایک سالہ رسہ کشی کے خاتمے پر اتفاق کیا۔ چین کے سفارت خانے کے ایک ترجمان نے بھی امریکہ میں شائع شدہ میمو کے

دعوؤں کی تردید کی۔ ※ "لیو پینگ یو نے ایک بیان میں ایکس پر کہا کہ "چینی حکومت، کبھی بھی کمپنیوں یا افراد سے مقامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر ملکی ممالک میں موجود ڈیٹا اکٹھا کرنے یا فراہم کرنے کا تقاضا نہیں کرے گی۔ رپورٹ واشنگٹن میں اس خدشے میں اضافہ کرتی ہے کہ چین جدید ٹیکنالوجی کو جاسوسی کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔

جمعرات کو کیلیفورنیا میں قائم مصنوعی ذہانت کمپنی انتھروپک نے کہا کہ اس نے ایک ایسی سائبر جاسوسی مہم کا پتہ لگایا اور اسے ناکارہ بنایا ہے جسے اس نے پہلی دستاویزی مثال قرار دیا اور جسے زیادہ تر خودمختار طور پر اے آئی نے چلایا۔ انتھروپک نے کہا کہ ان سرگرمیوں کا تعلق ایک "چینی ریاستی معاونت یافتہ گروپ" سے جوڑا جمعہ کو ایک نیوز کانفرنس میں رپورٹ کے بارے میں پوچھے جانے پر چینی وزارت خارجہ کے ترجمان لن جیان نے کہا کہ وہ "تفصیلات سے واقف نہیں"، اور مزید کہا کہ بیجنگ نے ہیکنگ سرگرمیوں کے خلاف مسلسل جدوجہد کی ہے۔

'بہار انتخابی نتائج ناقابل یقین اور مشکوک'

جانچ کے لیے ثبوتوں کے ساتھ جامع پڑتال کی جائے گی: کانگریس

نئی دہلی، (ایجنسیاں): کانگریس نے بہار اسمبلی انتخابات کے نتائج کو بے مثال، ناقابل یقین اور مشکوک قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس معاملے میں ڈیٹا اکٹھا کر کے تمام پہلوؤں کی گہرائی سے اور ٹھوس شواہد کے ساتھ مکمل تفتیش کی جائے گی۔

کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے کے رہائش گاہ پر ہفتہ کو اس موضوع پر سینئر رہنماؤں کا اجلاس ہوا، جس میں کہا گیا کہ بہار اسمبلی انتخابات کے نتائج یک طرفہ محسوس ہوتے ہیں اور اس پس منظر میں سوالات اٹھنا فطری ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ انتخابات کے نتائج کی مفصل چھان بین ضروری ہے، اس لیے پوری صورت حال کی جانچ کی جائے گی اور متعلقہ کام دو ہفتوں کے اندر شروع کر دیے جائیں گے۔ اجلاس کے بعد کانگریس کے جنرل سکریٹری سی وینو گوپال اور پارٹی کے خزانچی اجے ماکن نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ الیکشن کے تاریخ میں کبھی ایسی صورت حال نہیں دیکھی گئی۔ بہار کے انتخابات کے نتائج ناقابل یقین ہیں اس لیے ان کے ڈیٹا کا تجزیہ ضروری ہو گیا ہے۔ مسٹر وینو گوپال نے کہا کہ ووٹ چوری ہو رہی ہے۔ کانگریس ووٹنگ کے اعداد و شمار کی گہری جانچ کرے گی اور پھر بہار میں شکست کی وجوہات بتائی جائیں گی۔ تفتیش کا کام ایک سے دو ہفتوں میں شروع کیا جائے گا اور اس کے لیے ٹھوس شواہد اکٹھے کیے جائیں گے۔ پوری پراسس ہی مشکوک معلوم ہوتا ہے۔ بہار کے نتائج ہمارے لیے ناقابلِ یقین ہیں۔ ہماری انتخابی تاریخ میں 90 فیصد اسٹرائیک ریٹ بے مثال ہے۔ ہم اس کا ڈیٹا جمع کر رہے ہیں اور اس کا مفصل تجزیہ کریں گے۔ الیکشن کمیشن ایک طرفہ طور پر کام کر رہا ہے اور اس کے احکامات میں شفافیت نظر نہیں آتی۔ مسٹر ماکن نے کہا کہ ملک میں انتخابی عمل پر سوال اٹھ رہے ہیں اور جب ایسا ہوگا تو نتائج غیر متوقع ہوں گے۔ بہار انتخابات میں بی جے پی کا اسٹرائیک ریٹ 90 فیصد سے زیادہ ہے۔ کسی نے اس کی توقع نہیں کی تھی۔ کچھ تو گڑبڑ ہے۔ ہم نے اپنے اتحاد کے ساتھیوں سے بات کی ہے، ان کا بھی خیال ہے کہ یہ نتائج غیر متوقع ہیں اور ان کی جانچ ہونی چاہیے۔ ہمیں پورے بہار کے کارکنان کی طرف سے فون آ رہے ہیں کہ گڑبڑی ہوئی ہے۔ ہمارے لوگ ڈیٹا اکٹھا کر رہے ہیں۔ فارم 17 سی، ووٹر لسٹ وغیرہ کا جائزہ لیں گے اور پھر حقائق اور اعداد و شمار کے ساتھ سامنے آئیں گے۔ ہم نے کرناٹک، مہاراشٹر اور ہریانہ سے متعلق شواہد بھی پیش کیے ہیں مگر الیکشن کمیشن نے ان پر کوئی توجہ نہیں دی۔ ہم جمہوریت کے تحفظ کے اپنے عہد پر قائم رہیں گے اور پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

کانگریس صدر کھرگے نے بہار کے انچارج کو اپنی رہائش گاہ پر طلب کیا

کانگریس ہائی کمان بہار کے انتخابی نتائج اور ان کی تحقیقات کو لے کر سنجیدہ ہو گئی ہے۔ ہفتہ کی صبح پارٹی کے سینئر لیڈروں کے ساتھ میٹنگ کے بعد پارٹی صدر ملکارجن کھرگے نے پارٹی کے بہار انچارج کو اسی شام اپنی رہائش گاہ پر طلب کیا۔ کانگریس ذرائع کے مطابق مسٹر کھرگے نے پارٹی کے بہار انچارج کرشنا الاوارو کو ہفتہ کی شام اپنی رہائش گاہ پر طلب کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ مسٹر کھرگے مسٹر الاوارو سے بہار کے انتخابی نتائج پر بات چیت کریں گے اور ان سے بے قاعدگیوں کے ثبوت اکٹھے کرنے کو کہیں گے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پارٹی ہائی کمان نے بہار انتخابات میں 90 فیصد اسٹرائیک ریٹ کے ساتھ این ڈی اے کی جیت کو بہت سنجیدگی سے لیا ہے۔ کانگریس لیڈروں کا کہنا ہے کہ نتائج واضح طور پر ملی بھگت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ شواہد اکٹھے کیے جائیں گے۔ بہار کا عہدہ سنبھالنے کے بعد مسٹر کھرگے کی اس سلسلے میں جلد ہی بہار کے ریاستی صدر سے ملاقات متوقع ہے۔ بہار سے پارٹی رہنماؤں کی طرف سے بے ضابطگیوں کا الزام لگانے والی فون کالوں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے حقائق کی جانچ ضروری ہے۔ پہلے شواہد اکٹھے کیے جائیں گے پھر سچ قوم کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

'نوگام پولیس اسٹیشن کا دھماکہ حادثہ تھا'

دھماکے میں 9 افراد ہلاک، 32 لوگ زخمی ہوئے، برآمد شدہ مواد کو پولیس اسٹیشن کے کھلے حصے میں محفوظ طریقے سے رکھا گیا تھا: وزارت داخلہ

نئی دہلی/سری نگر، (ایجنسی): مرکزی وزارتِ داخلہ نے جموں و کشمیر کے نوگام پولیس اسٹیشن میں جمعہ کی رات ہوئے خوفناک دھماکے کو ایک افسوسناک حادثہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ضبط شدہ دھماکہ خیز مواد اور کیمیکلز کو جانچ کے لیے بھیجے جانے سے قبل ہوا، جس کی وجوہات کی تحقیقات کی جا رہی ہیں، لہٰذا اس بارے میں غیر ضروری قیاس آرائیاں نہیں کرنی چاہئیں۔ اس افسوسناک واقعے میں 9 افراد کی موت ہو گئی اور 27 پولیس اہلکار، دو ریونیو افسر اور تین دیگر افراد زخمی ہوئے ہیں۔ وزارتِ داخلہ میں جوائنٹ سکریٹری (جموں و کشمیر) پرشانت لوکھنڈے نے ہفتہ کو نئی دہلی میں صحافیوں کو بتایا کہ جمعہ کی رات 11 بجکر 20 منٹ پر جموں و کشمیر کے نوگام پولیس اسٹیشن کے اندر ایک بڑا دھماکہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ نوگام پولیس اسٹیشن کے اہلکاروں نے وہاں حال ہی میں لگائے گئے ایک پوسٹر سے ملی معلومات کی بنیاد پر ایک دہشت گردی کے ماڈیول کا پردہ فاش

کیا تھا۔ اس سلسلے میں تحقیقات کے دوران دھماکہ خیز مواد اور کیمیکلز کا ایک بڑا ذخیرہ برآمد کیا گیا تھا۔ برآمد شدہ مواد کو پولیس اسٹیشن کے کھلے حصے میں محفوظ طریقے سے رکھا گیا تھا۔

لوکھنڈے نے بتایا کہ تحقیقات میں شامل تمام ایجنسیاں مربوط اور سائنسی انداز میں کام کر رہی تھیں اور طے شدہ طریقۂ کار کے تحت برآمد شدہ کیمیائی اور دھماکہ خیز نمونے مزید فارنسک اور کیمیائی جانچ کے لیے بھیجے جا رہے تھے۔ بڑی مقدار میں دھماکہ خیز مواد کی برآمدگی کے بعد یہ عمل گزشتہ دو دنوں سے مسلسل طے شدہ پروٹوکول کے مطابق جاری تھا۔ انہوں نے کہا کہ دھماکہ خیز مواد کی غیر مستحکم اور حساس نوعیت کے سبب اسے ماہرین کی نگرانی میں احتیاط سے سنبھالا جا رہا تھا لیکن اسی دوران گزشتہ رات اچانک حادثاتی طور پر دھماکہ ہو گیا۔ اس المناک حادثے میں 9 افراد کی موت ہو گئی اور 27 پولیس اہلکار، دو ریونیو افسر اور تین دیگر لوگ زخمی ہو گئے۔

انہوں نے کہا کہ دھماکے سے پولیس اسٹیشن کی عمارت کو شدید نقصان پہنچا ہے اور آس پاس کی عمارتیں بھی متاثر ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ واقعے کی وجوہات کی تحقیقات جاری ہیں اور اس حوالے سے دیگر قیاس آرائیاں غیر ضروری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس غم کی گھڑی میں مرنے والے افراد کے لواحقین کے ساتھ کھڑی ہے۔ ادھر سری نگر میں جموں و کشمیر پولیس کے ڈائریکٹر جنرل نلین پربھات نے بھی اسے حادثاتی واقعہ قرار دیتے ہوئے اس کا دہشت گردانہ سرگرمیوں سے کوئی تعلق ہونے کی خبروں کو مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوگام تھانے کی پولیس نے گزشتہ ماہ جیش محمد کے دھمکی آمیز پوسٹروں سے متعلق معاملہ درج کیا تھا اور تحقیقات کے دوران دہلی کے لال قلعہ میٹرو اسٹیشن کے نزدیک ہونے والے دھماکے سے منسلک ایک بڑے بین ریاستی دہشت گردی کے ماڈیول کا پردہ فاش کیا گیا۔ تحقیقات کے دوران برآمد دھماکہ خیز مواد تھانے میں رکھا گیا تھا۔ جیش کے پوسٹروں کے معاملے کی تفتیش اب جموں و کشمیر پولیس کی خصوصی تحقیقاتی ایجنسی (ایس آئی اے) کر رہی ہے۔

دہلی دھماکوں کے بعد 200 ڈاکٹروں کی فہرست تیار

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی بم دھماکے کی جانچ تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ سکیورٹی ایجنسیوں نے فہرست تیار کر لی ہے اور ایک ایک کر کے تمام افراد سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ معاملے کے روابط کشمیر، اتر پردیش، ہریانہ کے ساتھ ساتھ بیرونِ ممالک سے بھی جڑتے نظر آ رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق ان ڈاکٹروں اور طلبہ کے ڈاکٹر شاہین، ڈاکٹر عمر محمد اور دیگر ملزمان سے رابطے رہے ہیں، اور یہ جانچ کی جا رہی ہے کہ کہیں یہ لوگ وائٹ کالر ماڈیول کا حصہ تو نہیں تھے۔ اتر پردیش کے تقریباً 200 ڈاکٹر ایجنسیوں کے رڈار پر ہیں۔ گرفتار ہونے والی خاتون ڈاکٹر شاہین نے پاکستان سمیت کئی ممالک میں اپنا نیٹ ورک قائم کیا تھا۔

فیض الٰہی مسجد سے تبلیغی جماعت کے کئی ارکان حراست میں

دہلی دھماکہ معاملے میں ابتدائی پوچھ گچھ کے بعد محروسین رہا، مسجد کا رجسٹر طلب

نئی دہلی، (صحافت بیورو): قومی راجدھانی میں لال قلعہ کے میٹرو اسٹیشن کے پاس دھماکہ معاملے کی تحقیقات کے دوران ایجنسیوں نے چاندنی چوک واقع فیض الٰہی مسجد سے تبلیغی جماعت کے کئی ارکان کو حراست میں لیا تھا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق یہ وہی مسجد ہے جہاں مبینہ خودکش حملہ آور ڈاکٹر عمر نبی نے قیام کیا تھا۔ ذرائع کے مطابق مشتبہ ڈاکٹر عمر کی موجودگی کے باعث جماعت کے ارکان سے تفتیش کی گئی۔ تاہم ابتدائی پوچھ گچھ کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا۔ مسجد کی انتظامیہ سے مہمانوں کا اندراجی ریکارڈ فراہم کرنے کو بھی کہا گیا ہے۔ دہلی پولیس کے اسپیشل سیل نے اس معاملے میں ایک نئی ایف آئی آر درج کی ہے، اگرچہ معاملے کی بنیادی تفتیش این آئی اے کو منتقل کر دی گئی ہے۔ اسپیشل سیل نے سازش کے زاویے سے تحقیقات آگے بڑھانے کے لیے یہ معاملہ درج کیا ہے۔

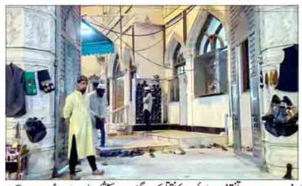

پولیس ذرائع کے مطابق دہلی پولیس نے این آئی اے کے افسران کے ساتھ مل کر ہریانہ کے دھوج اور نوح سمیت قومی راجدھانی کے آس پاس کے علاقوں میں رات بھر چھاپے مارے، جن کے دوران فرید آباد میں قائم الفلاح یونیورسٹی کے تین ڈاکٹروں کو مبینہ طور پر حراست میں لیا گیا ہے۔ پولیس ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ حراست میں لیے گئے ڈاکٹروں میں سے دو کے نام محمد اور مستقیم ہیں جنہیں نوح علاقے سے پکڑا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ یہ دونوں ڈاکٹر، ڈاکٹر مزمل کے رابطے میں تھے۔ محمد اور مستقیم سے پوچھ گچھ جاری ہے اور افسران یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آیا دھماکہ خیز مواد کی خرید میں ان کا کوئی کردار تھا یا نہیں۔

'ضابطے کے مطابق ووٹنگ سے 10 دن پہلے 3 لاکھ نئے ووٹر شامل کیے'

کانگریس کے سوال پر الیکشن کمیشن نے دیا جواب

نئی دہلی، (ایجنسیاں) الیکشن کمیشن نے بہار اسمبلی انتخابات سے عین قبل ووٹر لسٹ میں تین لاکھ نئے نام شامل کیے جانے پر کانگریس کے سوال پر وضاحت دیتے ہوئے کہا ہے کہ ووٹنگ سے 10 دن پہلے تک نئی انٹری شامل کرنے کا اصول ہے اور اسی ضابطے کے تحت 30 ستمبر کی فہرست کے مقابلے 6 اکتوبر کی ووٹر لسٹ میں تین لاکھ نئے ووٹر شامل کیے گئے ہیں۔ کمیشن نے ایک ہفتے کے اندر ووٹر لسٹ میں تین لاکھ نام بڑھنے کے تعلق سے کانگریس کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کمیشن کے قواعد کے مطابق ووٹنگ سے دس دن پہلے تک اگر کوئی ووٹر اپنا نام شامل کرانا چاہتا ہے تو اسے فہرست میں شامل کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ کمیشن نے کہا کہ بہار میں اضافی تین لاکھ ووٹروں سے متعلق کانگریس کے سوالات پر وضاحت دینا ضروری ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق چیف الیکشن کمشنر نے 6 اکتوبر کی پریس نوٹ میں بہار میں ووٹروں کی کل تعداد 7.42 کروڑ بتائی تھی، جبکہ پولنگ کے بعد جاری بیان میں یہ تعداد 7.45 کروڑ ظاہر کی گئی۔ کمیشن نے کہا کہ 6 اکتوبر کو بتائی گئی 7.42 کروڑ ووٹروں کی تعداد 30 ستمبر کو فہرست کے آخری اشاعت کے بعد دستیاب اعداد و شمار پر مبنی تھی۔ خصوصی تفصیل کے بعد 30 ستمبر کو جاری آخری ووٹر لسٹ میں کل تعداد 7.42 کروڑ تھی۔ انتخابی قواعد کے مطابق الیکشن کے اعلان کے بعد ہر مرحلے میں نامزدگی کی آخری تاریخ سے دس دن پہلے تک کوئی بھی اہل شہری اپنا نام ووٹر لسٹ میں شامل کرنے کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔ لہٰذا یکم اکتوبر سے دونوں مرحلوں کی نامزدگی کی آخری تاریخ سے دس دن پہلے تک موصول تمام درست درخواستوں کی جانچ کے بعد اہل ووٹروں کے نام اصول کے مطابق شامل کیے گئے، تاکہ کوئی بھی مستحق ووٹر حقِ رائے دہی سے محروم نہ ہو۔ کمیشن نے آگے کہا کہ اسی وجہ سے 30 ستمبر کو شائع آخری ووٹر فہرست کے بعد یکم اکتوبر سے نامزدگی کی آخری تاریخ سے دس دن پہلے تک موصول درخواستوں کو شامل کرتے ہوئے ووٹروں کی تعداد میں تقریباً تین لاکھ کا اضافہ ہوا۔

پاکستان: حیدر آباد غیر قانونی آتش بازی کا سامان بنانے والے کارخانہ میں دھماکے، 4 افراد جاں بحق، 5 زخمی

کراچی (یو این آئی) حیدر آباد کے علاقے لطیف آباد نمبر 10 میں واقع غیر قانونی آتش بازی کا سامان بنانے والے کارخانے میں دھماکے کے بعد آگ لگ گئی، جس کے نتیجے میں 4 مزدور جاں بحق جبکہ 5 زخمی ہو گئے ہیں۔ ڈان نیوز کے مطابق لطیف آباد یونٹ نمبر 10 لغاری گوٹھ میں واقع رہائشی علاقے میں واقع غیر قانونی آتش بازی کا سامان بنانے والے کارخانہ میں دھماکے کے بعد پورا علاقہ لرز اٹھا، دھماکے کے بعد کارخانے میں آگ لگ گئی، اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچ کر آگ بجھانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ دھماکوں اور آگ لگنے سے 4 مزدور جاں بحق جبکہ 5 زخمی ہو گئے، جاں بحق افراد کی لاشوں اور زخمی مزدوروں کو مقامی ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔

زِندگی کا سنہری دُور، سُکون، حکمت اور محبّت کا مرحلہ

ارشد احمد شہباز - جرمنی

انسان کی زندگی کئی موسموں سے گزرتی ہے۔ بچپن کی معصوم چہکار، جوانی کا جوش، اور پھر ایک ایسا دور آتا ہے جب جسم کی رفتار کچھ دھیمی ہو جاتی ہے، مگر سوچ کی گہرائی بڑھ جاتی ہے۔ اس دور کو ہم بڑھاپا کہتے ہیں، حالانکہ حقیقت میں یہ زوال نہیں، بلکہ کمال کا وقت ہوتا ہے۔ یہ وہ عمر ہے جب انسان دنیا کے شور سے نکل کر اپنے اندر کے سکون کو پہچانتا ہے۔

زندگی کے ہر مرحلے میں انسان مختلف تجربات اور تبدیلیوں سے گزرتا ہے۔ بچپن کی معصوم ہنسی، جوانی کا جوش اور حرارت، اور بڑھاپا سب انسان کی زندگی کو معنی دیتے ہیں۔ بڑھاپے کو اکثر لوگ کمزوری یا بیماری کے مترادف سمجھتے ہیں، مگر سائنسدان اس کے برعکس سوچتے ہیں۔ پروفیسر ڈین ہارڈنگ کے مطابق جسمانی توانائی کم ہو سکتی ہے، مگر دماغی قابلیت اور تجربہ زندگی کے سنہری لمحات پیدا کرتے ہیں۔ بڑھاپا بیماری نہیں بلکہ فطرت کی جانب سے زندگی کا ایک نایاب تحفہ ہے۔

بیجنگ کے ایک معروف اسپتال کے ڈائریکٹر نے ایک نہایت حکیمانہ بات کہ "آپ بیمار نہیں ہیں، آپ بوڑھے ہو رہے ہیں۔" یہ جملہ دراصل ایک سادہ مگر گہری حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔ بڑھاپے کی بہت سی کیفیتیں جنہیں ہم بیماری سمجھ بیٹھتے ہیں، وہ دراصل جسم کے فطری ارتقا کا حصہ ہیں۔ یادداشت کی معمولی کمزوری الزائمر نہیں، بلکہ دماغ کی دانائی ہے جو غیر ضروری باتوں کو بھلا دینا سیکھ لیتی ہے۔ یہ بیماری نہیں بلکہ عمر کے ساتھ آنے والی نرمی ہے۔

چلنے میں سستی یا قدموں کی لرزش بھی کسی خطرناک عارضے کی علامت نہیں۔ یہ جسم کے پٹھوں کی فطری کمزوری ہے جو حرکت کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ علاج دوا نہیں بلکہ حرکت ہے۔ روزانہ تھوڑی چہل قدمی، نرم ورزش اور متحرک رہنے سے جسم میں وہ حرارت لوٹ آتی ہے جو زندگی کو تازہ رکھتی ہے۔ انسان جتنا متحرک رہتا ہے، اس کی روح اتنی ہی جوان محسوس ہوتی ہے۔

نیند کا کم آنا بھی بڑھاپے میں عام بات ہے۔ یہ دماغ کے نظام کی رفتار کے بدلنے کا نتیجہ ہے، بیماری نہیں۔ نیند کی گولیاں وقتی سکون دیتی ہیں مگر دماغ پر بوجھ ڈالتی ہیں۔ بزرگوں کے لیے بہترین "نیند کی دوا" سورج کی روشنی ہے۔ دن میں ہلکی دھوپ لینا، شام کو ہلکی چہل قدمی کرنا اور رات کو وقت پر سونا جسم و ذہن دونوں کو سکون دیتا ہے۔ قدرت کے قریب رہنا ہی اصل آرام ہے۔

عمر بڑھنے کے ساتھ جسم میں درد یا جوڑوں کی تکالیف بھی ظاہر ہو سکتی ہیں، مگر یہ کوئی سخت یا خطرناک مرض نہیں۔ یہ اعصاب اور پٹھوں کے نظام کی قدرتی سستی ہے جو وقت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ دماغ کبھی کبھار درد کے سگنلز زیادہ شدت سے محسوس کرتا ہے جسے ماہرین "سینٹرل سینسٹی زیشن" کہتے ہیں۔ اس کیفیت میں دوائیوں سے زیادہ فائدہ گرم پانی سے پاؤں دھونے، نرم مالش کرنے، ہلکی ورزش اور آرام دہ لباس پہننے سے ہوتا ہے۔

اکثر بزرگ میڈیکل رپورٹس سے گھبرا جاتے ہیں۔ دراصل زیادہ تر رپورٹس کے معیار جوانوں کے لیے بنائے گئے ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق بزرگوں کے لیے تھوڑا بلند کولیسٹرول یا ہلکا سا زیادہ بلڈ پریشر نقصان دہ نہیں ہوتا۔ صحت صرف نمبروں کا کھیل نہیں بلکہ ذہنی سکون اور قلبی اطمینان کا نام ہے۔

بزرگ ہمارے معاشرے کے وہ چراغ ہیں جن کی روشنی سے نسلیں راہ پاتی ہیں۔ ان کی موجودگی گھر کے لیے برکت، محبت اور رحمت کا باعث ہے۔ ایک مہذب قوم اپنے بزرگوں کو بوجھ نہیں، سرمایہ سمجھتی ہے۔ انہیں وقت دینا، ان سے بات کرنا، اور ان کے تجربے سے سیکھنا دراصل اپنی زندگی میں روشنی پیدا کرنا ہے۔ ان کی باتوں میں وہ دانائی چھپی ہوتی ہے جو کسی کتاب میں نہیں ملتی۔

بزرگوں کو سب سے زیادہ ضرورت توجہ اور احترام کی ہوتی ہے۔ ان کے ساتھ بیٹھنا، چائے کے کپ پر ان کی کہانیاں سننا، یا ان کے ساتھ سیر پر جانا، ان کے دل کو سکون دیتا ہے۔ گھر میں ان کے لیے آرام دہ

نشست، نرم روشنی اور محفوظ ماحول فراہم کرنا محض سہولت نہیں بلکہ محبت کا اظہار ہے۔ جہاں بزرگ مطمئن ہوں، وہاں گھر میں سکون خود بخود اتر آتا ہے۔

بڑھاپا دراصل زندگی کی تکمیل ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب انسان جسم کی کمزوری کے باوجود روح کی بلندی محسوس کرتا ہے۔ یہ وقت ماضی کی یادوں، حال کے سکون، اور آنے والے سفر کی تیاری کا حسین امتزاج ہے۔ جو اپنے بزرگوں کا احترام کرتا ہے، وہ دراصل اپنے کل کی عزت کا بیج بوتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ بزرگوں کو خوفزدہ نہ کریں۔ نہ رپورٹس سے اور نہ اشتہارات سے۔ انہیں حوصلہ دیں، ان کے دل میں اطمینان پیدا کریں کہ وہ آج بھی زندگی کے سب سے خوبصورت مرحلے میں ہیں۔ محبت، تسکین اور شکر گزاری کے چند بول ان کے لیے سب سے بڑی دوا ہیں۔

والدین اور بزرگوں پر خدا کی رحمت سایہ فگن رہے۔ ان کے چہروں پر جو جھریاں ہیں، وہ زندگی کے تجربات اور محبت کی خوشبو کے نشان بنیں۔ بڑھاپا ان کے لیے عزت، سکون اور برکت کا وقت ہو، اور ہم اس وقت کی قدر کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں اور خدمت کے تقاضوں کو بہتر طور پر سمجھیں۔ ان کی خدمت اور احترام ہماری زندگیوں میں روشنی اور سکون کا باعث بنے، اور ان کی دعاؤں کا اثر ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔

"بڑھاپا دراصل زندگی کی تکمیل ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب انسان جسم کی کمزوری کے باوجود روح کی بلندی محسوس کرتا ہے۔ یہ وقت ماضی کی یادوں، حال کے سکون، اور آنے والے سفر کی تیاری کا حسین امتزاج ہے۔ جو اپنے بزرگوں کا احترام کرتا ہے، وہ دراصل اپنے کل کی عزت کا بیج بوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ بزرگوں کو خوفزدہ نہ کریں۔ نہ رپورٹس سے اور نہ اشتہارات سے۔ انہیں حوصلہ دیں، ان کے دل میں اطمینان پیدا کریں کہ وہ آج بھی زندگی کے سب سے خوبصورت مرحلے میں ہیں۔ محبت، تسکین اور شکر گزاری کے چند بول ان کے لیے سب سے بڑی دوا ہیں۔ والدین اور بزرگوں پر خدا کی رحمت سایہ فگن رہے۔ ان کے چہروں پر جو جھریاں ہیں، وہ زندگی کے تجربات اور محبت کی خوشبو کے نشان بنیں۔ بڑھاپا ان کے لیے عزت، سکون اور برکت کا وقت ہو، اور ہم اس وقت کی قدر کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں اور خدمت کے تقاضوں کو بہتر طور پر سمجھیں۔ ان کی خدمت اور احترام ہماری زندگیوں میں روشنی اور سکون کا باعث بنے، اور ان کی دعاؤں کا اثر ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔"

یوپی: اخلاق قتل کیس کے تمام ملزمین کے خلاف مقدمات واپس لینے کی کاروائی شروع

نوئیڈا: (ایجنسی) اتر پردیش حکومت نے گریٹر نوئیڈا کے دادری میں 2015 میں محمد اخلاق کو بھیڑ کے ہاتھوں پیٹ پیٹ کر قتل کیے جانے کے مقدمے میں تمام ملزمان کے خلاف کیس واپس لینے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ ضلع کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ گورنمنٹ وکیل بھاگ سنگھ بھاٹی نے سنیچر کو پی ٹی آئی۔ بھاشا' کو بتایا کہ ریاستی حکومت نے استغاثہ واپس لینے کے لیے باضابطہ درخواست بھیجی ہے۔ بھاٹی نے کہا، "اخلاق قتل کیس کے تمام ملزمان کے خلاف مقدمہ واپس لینے کے تعلق سے حکومت کا ایک خط موصول ہوا ہے۔ درخواست سورجپور عدالت میں پیش کی گئی ہے اور اس پر 12 دسمبر کو سماعت ہوگی۔" اخلاق کے خاندان کی نمائندگی کرنے والے وکیل یوسف سیفی نے کہا کہ انہوں نے ابھی تک سرکاری دستاویز نہیں دیکھے ہیں۔ انہوں نے کہا، "میں نے صرف اس کے بارے میں سنا ہے۔ میں سماعت سے پہلے یا سماعت کے دن دستاویزات دیکھنے کے بعد ہی کوئی تبصرہ کر سکوں گا۔" یہ معاملہ 28 ستمبر 2015 کا ہے۔ گریٹر نوئیڈا کے بساہڑا گاؤں میں لاؤڈ اسپیکر پر مبینہ اعلان کیا گیا کہ اخلاق نے گائے کو مار کر اس کا گوشت فریج میں رکھا ہوا ہے، جس کے بعد بھیڑ نے ان کے گھر میں گھس کر انہیں پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا۔ اخلاق کو بچانے کی کوشش میں ان کے بیٹے دانش کو بھی شدید چوٹیں آئیں۔ اخلاق کی اہلیہ اکرامن نے اسی رات جارچہ تھانے میں شکایت درج کرائی، جس میں 10 نامزد اور چار تا پانچ نامعلوم افراد پر الزام لگایا گیا۔ اخلاق اور دانش کو نوئیڈا کے ایک نجی اسپتال لے جایا گیا، جہاں اخلاق کو مردہ قرار دیا گیا اور بعد میں دانش کو دہلی کے 'آرمی ریسرچ اینڈ ریفرل' اسپتال منتقل کیا گیا۔ واقعے کے ایک عشرے بعد بھی یہ مقدمہ گریٹر نوئیڈا کے سورجپور واقع ضلع عدالت میں زیرِ التوا ہے۔

وزیر اعظم مودی اور ساورکر کے خلاف توہین آمیز تبصرہ کرنے پر وردھا یونیورسٹی کے 10 طلبہ معطل

وردھا، (یو این آئی) مہاتما گاندھی انٹرنیشنل ہندی یونیورسٹی نے وزیر اعظم نریندر مودی اور ونائک ساورکر کے خلاف توہین آمیز تبصرے کرنے پر دس طلبہ کو معطل کر دیا ہے۔ یہ واقعہ 6 نومبر کو دہلی کی جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں طلبہ یونین کے نتائج کے اعلان کے ساتھ ہی ہوا، جہاں بھارتیہ جنتا پارٹی کی حمایت یافتہ طلبہ ونگ ہار گئی تھی اور بایاں محاذ جیت کر ابھرا تھا۔ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ وردھا یونیورسٹی کے طلبہ نے اپنا ردعمل ظاہر کرنے کے لیے 'سوری ساورکر' اور 'گو نریندر' جیسے نعرے لگائے۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے اس واقعے کو ذلت آمیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے تعلیمی ماحول متاثر ہوا۔ معاملے کی تحقیقات کے لیے انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو ویڈیو فوٹیج اور دیگر شواہد کا جائزہ لے رہی ہے۔ کمیٹی نے پایا کہ واقعے میں ملوث طلبہ میں سے کچھ پہلے بھی ایسے واقعات میں ملوث رہے ہیں۔ تحقیقات کے بعد یونیورسٹی نے ہاسٹل سے دس طلبہ کو دو ہفتوں کے لیے معطل کر دیا اور ان کے خلاف پولس میں شکایت درج کرائی ہے۔ تاہم، طلبہ کو یونیورسٹی سے نہیں نکالا گیا۔ رجسٹرار نواز خان نے کہا کہ معاملہ بڑھنے پر انتظامیہ نے فوری ایکشن لیا اور اس بات پر زور دیا کہ کیمپس میں نظم و ضبط کو برقرار رکھنا اولین ترجیح ہے۔ مہاتما گاندھی انٹرنیشنل ہندی یونیورسٹی، دائیں بازو، بائیں بازو، سینٹرسٹ، اور امبیڈکر وادی نظریات کے حامل مختلف گروہوں کا گھر ہے۔

--- دو شاعر ایک زمین ---

• فیض احمد فیض

بے دم ہوئے بیمار دوا کیوں نہیں دیتے
تُم اچھے مسیحا ہو شفا کیوں نہیں دیتے
دردِ شبِ ہجراں کی جزا کیوں نہیں دیتے
خونِ دلِ وحشی کا صلا کیوں نہیں دیتے
مٹ جائے گی مخلوق تو انصاف کرو گے
منصف ہو تو اب حشر اُٹھا کیوں نہیں دیتے
ہاں نکتہ ورو لاؤ لب و دل کی گواہی
ہاں نغمہ گرو ساز صدا کیوں نہیں دیتے
پیمانِ جنوں ہاتھوں کو شرمائے گا کب تک
دل والو، گریباں کا پتا کیوں نہیں دیتے
بربادیِ دل جبر نہیں فیض کس کا
وہ دشمنِ جاں ہے تو بھُلا کیوں نہیں دیتے

• احمد فراز

خاموش ہو کیوں دادِ جفا کیوں نہیں دیتے
بسمل ہو تو قاتل کو دعا کیوں نہیں دیتے
وحشت کا سبب روزنِ زنداں تو نہیں ہے
مہر و مہ و انجم کو بجھا کیوں نہیں دیتے
اک یہ بھی تو اندازِ علاجِ غمِ جاں ہے
اے چارہ گرو درد بڑھا کیوں نہیں دیتے
منصف ہو اگر تم تو کب انصاف کرو گے؟
مجرم ہیں اگر ہم تو سزا کیوں نہیں دیتے؟
رہزن ہو تو حاضر ہے متاعِ دل و جاں بھی
رہبر ہو تو منزل کا پتہ کیوں نہیں دیتے
کیا بیت گئی اب کے فراز اہلِ چمن پر
یارانِ قفس مجھ کو صدا کیوں نہیں دیتے

--- شرح نما ---

بابر بخاری کی ایک غزل کا نفسیاتی مطالعہ

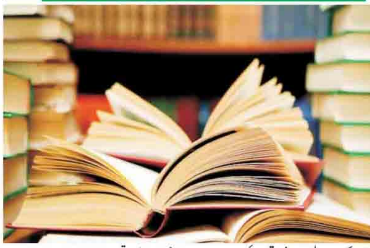

• ڈاکٹر حسنین ساحر

تشریح:

اُردو غزل ہمیشہ سے انسانی جذبے اور داخلی کشمکش کی ترجمان رہی ہے۔ بظاہر یہ عشق اور ہجر و وصال کا بیانیہ معلوم ہوتی ہے لیکن درحقیقت یہ لاشعور کی اُن دبی ہوئی صداؤں کی بازگشت ہے جو لاشعور کی تہوں میں پوشیدہ رہتی ہیں اور وقتاً فوقتاً زبان کے پردوں سے جھانکتی ہیں۔ نفسیاتی تنقید، جسے سگمنڈ فرائڈ (Sigmund Freud) نے متعارف کرایا اور ژاک لاکان (Jacques Lacan) نے اسے نئی وسعتیں دیں، اس بات پر زور دیتی ہے کہ ادب کو صرف جمالیاتی یا سماجی تناظر میں نہیں بلکہ انسانی ذہن کی گہرائیوں اور لاشعوری محرکات کی روشنی میں بھی پڑھا جانا چاہیے۔ فرائڈ کے نزدیک ادب خواب کی طرح ہے جہاں دبے ہوئے جذبات اور خواہشیں علامتوں اور استعاروں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ جب کہ لاکان کے نزدیک زبان خود لاشعور کی ساخت ہے۔ یعنی ہر لفظ کسی نہ کسی داخلی کمی یا خواہش کا سراغ دیتا ہے۔ بابر بخاری کی زیرِ نظر غزل اگر اسی تنقیدی سیاق میں دیکھی جائے تو یہ محض عشقیہ کلام نہیں رہتی بلکہ ذہنی اضطراب، لاشعوری دباؤ اور انسانی ذات کی پیچیدہ کیفیات کا عکس بن کر سامنے آتی ہے۔

پہلے بابر بخاری کی مکمل غزل ملاحظہ ہو، اس کے بعد شعر بہ شعر تجزیہ پیش کیا جائے گا:

چشمِ خاموش میں کہرام بھی آ سکتا ہے
تو مجھے یاد سرِ شام بھی آ سکتا ہے
اپنے اشعار میں محتاط بہت ہوں، پھر بھی
بے خیالی میں ترا نام بھی آ سکتا ہے
اس کا کہنا تھا تھکی آنکھ بھی سو سکتی ہے
درد بڑھ جائے تو آرام بھی آ سکتا ہے
سرد پڑ جاتی ہے ہر آگ بھڑکنے والی
عشق کامل ہو تو پھر کام بھی آ سکتا ہے
مشتعل پھرتا ہے جو شخص کئی پردوں میں
کل مقابل وہ سرِ عام بھی آ سکتا ہے
جرم نفرت تو کہاں ہم پہ ہوا ہے ثابت
ہاں، محبت کا تو الزام بھی آ سکتا ہے
مے کدے کا ابھی رستہ نہیں بھولا بابر
پھر سے ہاتھوں میں کوئی جام بھی آ سکتا ہے

غزل کا مطلع Repression (دبانے) اور Return of the Repressed (دبے ہوئے جذبے کے لوٹ آنے) کا نہایت واضح اظہار ہے۔ "چشمِ خاموش" بظاہر ایک پُرسکون اور قابو میں رکھی ہوئی شخصیت کی علامت ہے، لیکن دراصل یہ خاموشی وہ دباؤ (Repression) ہے جس میں جذبات، خواہشات یا تکالیف کو لاشعور کی تہہ میں دھکیل دیا گیا ہے۔ فرائڈ کے مطابق فرد کی شخصیت اپنی غیر مقبول یا خطرناک خواہشات کو شعور سے نکال کر لاشعور میں دفن کرنے کے عمل میں مسلسل مصروف رہتی ہے۔ لیکن یہ دباؤ کبھی مستقل نہیں رہتا۔ دبا ہوا مواد کسی نہ کسی لمحے پھٹ کر سامنے آتا ہے۔ اسی عمل کو فرائڈ نے "Return of the Repressed" کہا ہے۔ شعر میں "کہرام" اسی واپسی کا استعارہ ہے۔ یعنی ایک ایسی شدت جو پہلے دبائی گئی تھی لیکن اب اپنی موجودگی جتانے پر مجبور ہے۔ "شام" بھی محض وقت نہیں، بلکہ نفسیاتی کیفیت کی علامت ہے۔ شام شعور اور لاشعور کے بیچ کی حالت ہے، جہاں دن کا بیدار شعور زائل ہو رہا ہے اور رات کا نیم غنودہ، خواب آور لاشعور غالب آنا شروع ہوتا ہے۔ یہی وہ لمحہ ہے جب یادداشتیں اور دبی ہوئی کیفیات سب سے زیادہ طاقتور ہو کر سطح پر آتی ہیں۔ اسی لیے بابر بخاری کہتے ہیں کہ "تو مجھے یاد سرِ شام بھی آ سکتا ہے"، یعنی محبوب کی یاد کا لوٹ آنا لاشعور کا دباؤ ٹوٹنے کی علامت ہے۔ یوں یہ مطلع اندرونی جہان میں چلنے والی کشمکش کا نفسیاتی بیانیہ ہے، جہاں خاموشی بظاہر تسکین کا تاثر دیتی ہے مگر حقیقت میں ایک دباؤ ہے، اور کہرام اس دباؤ کے ناکام ہونے کا نتیجہ ہے۔

دوسرا شعر انسانی ذہن کی اس کشمکش کو آشکار کرتا ہے جس میں فرد اپنی پوشیدہ خواہشات کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے، مگر وہ خواہشات زبان کے ذریعے پھر بھی اپنا اظہار ڈھونڈ لیتی ہیں۔ فرائڈ نے اپنی مشہور کتاب "The Psychopathology of Everyday Life (1901)" میں اس کیفیت کو "Slip of the Tongue" یا "Parapraxix" کہا ہے۔ یعنی وہ لمحہ جب زبان "غلطی" سے کوئی ایسا لفظ ادا کر دیتی ہے جسے شعور نے چھپانے کی کوشش کی ہو۔ بابر بخاری یہاں کہتے ہیں کہ وہ اپنے اشعار میں بہت محتاط رہتے ہیں تاکہ محبوب کا ذکر نہ آئے، لیکن "بے خیالی" میں، جب شعوری نگرانی کمزور ہو جاتی ہے، محبوب کا نام پھر بھی زبان پر آ جاتا ہے۔ یہ وہی لمحہ ہے جب دبی ہوئی خواہش خود کو چھپا نہیں پاتی اور اظہار پر اصرار کرتی ہے۔ لاکان نے اس بات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ "Unconscious is structured like a language"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زبان محض اظہار کا ذریعہ نہیں بلکہ لاشعور کی اصل ساخت ہے۔ اس کے مطابق زبان خود فرد کو Betray (افشا) کرتی ہے۔ یعنی وہی چیز جسے فرد چھپانا چاہتا ہے، زبان اسی کو ظاہر کر دیتی ہے۔ اس شعر میں "بے خیالی" دراصل اس Betrayal کی مثال ہے۔ شعور چاہتا ہے کہ محبوب کا ذکر نہ ہو، مگر زبان لاشعور کے اصرار پر وہ ذکر کر بیٹھتی ہے۔ یوں یہ شعر ایک نفسیاتی حقیقت کو بیان کرتا ہے۔ یعنی خواہش جتنی دبائی جائے، وہ زبان کے کسی نہ کسی روزن سے باہر آ ہی جاتی ہے۔ شاعری چونکہ خود زبان کا کمال ہے، اس لیے یہاں شاعر کا "بے خیالی" میں محبوب کا نام لے لینا محض غفلت نہیں بلکہ لاشعور کی طاقتور واپسی ہے۔

تیسرا شعر انسانی ذہن کے اس نفسیاتی عمل کو ظاہر کرتا ہے جس کا انسلاک فرائڈ نے کتھارسس اور بعد میں "Wish Fulfillment" کے ساتھ کیا۔ یہاں "تھکی آنکھ" اور "نیند" محض جسمانی عمل نہیں بلکہ ایک نفسیاتی ضرورت ہیں۔ جب شعور مسلسل دباو؟، کشمکش یا تکلیف میں رہتا ہے، تو لاشعور اس دباؤ کے اخراج کے لیے کسی نہ کسی شکل میں کوئی راہ نکالتا ہے۔ "درد بڑھ جانا" اس کیفیت کی علامت ہے جب ذہنی اور جذباتی دباو؟ اپنی انتہا کو چھو لیتا ہے۔ ایسے لمحوں میں نفسیات کا حفاظتی نظام متحرک ہو جاتا ہے اور فرد کو "آرام" یا "نیند" کی طرف دھکیلتا ہے۔ یہ دراصل "Release Mechanism" ہے جس کے ذریعے ذہن اپنی توانائی کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ فرائڈ نے خواب کو خواہش کے پورا ہونے (Wish Fulfillment) کا عمل قرار دیا تھا۔ اس کے مطابق جب فرد نیند میں جاتا ہے تو وہ تمام دبے ہوئے جذبات اور خواہشات خوابوں کے ذریعے ایک علامتی شکل اختیار کر لیتے ہیں جس سے وقتی سکون پیدا ہوتا ہے۔ اس شعر میں بھی "تھکی آنکھ" اسی خواب آور کیفیت کی طرف اشارہ ہے؛ جب شعور تھک جائے تو لاشعور اپنی باطنی تدابیر یعنی خواب، خیالات اور سکون کے ذریعے اسے عارضی ریلیف فراہم کرتا ہے۔ یوں یہ شعر دراصل بتاتا ہے کہ انسانی ذہن لاشعوری طور پر اپنے بوجھ کو برداشت کرنے کے لیے ایسے راستے اختراع کرتا ہے جو وقتی سکون دیتے ہیں۔ "درد بڑھنے" کے بعد آنے والا "آرام" نفسیاتی دباو کی اس حرکت کا بیان ہے جسے فرائڈ نے نفسیاتی علاج اور خواب دونوں کا بنیادی اصول قرار دیا۔

چوتھے شعر میں "سرد پڑ جانا" دراصل وہی کیفیت ہے جسے فرائڈ نے "Sublimation" کا نام دیا ہے۔ انسانی جذبات اور خواہشیں ابتدا میں ایک بھڑکتی آگ کی طرح شدت اختیار کر لیتی ہیں، لیکن یہ شدت دیرپا نہیں ہوتی۔ وقت کے ساتھ یہ خواہشیں یا تو دب جاتی ہیں یا صورت بدل کر کسی اور راستے پر نکل جاتی ہیں۔ بابر بخاری نے اس عارضی کیفیت کو "آگ کے سرد پڑ جانے" سے تعبیر کیا ہے۔ اس کے برعکس "عشقِ کامل" وہ سطح ہے جہاں یہی جذبات محض وقتی لذت پر ختم نہیں ہوتے بلکہ ایک بلند تر، بامعنی اور دیرپا شکل میں ڈھل جاتے ہیں۔ فرائیڈ کے مطابق یہ وہی Sublimation ہے جس میں فرد اپنی توانائی کو فن، علم یا سماجی عمل جیسی زیادہ تخلیقی اور اجتماعی سرگرمیوں میں صرف کرتا ہے۔ لاکان کے نزدیک بھی یہی صورت اہم ہے لیکن وہ اسے ایک اور سطح پر دیکھتے ہیں۔ ان کے مطابق خواہش محض جسمانی یا فوری تسکین (جو Imaginary سطح ہے) پر کبھی مکمل نہیں ہوتی۔ اس کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جب یہ Symbolic Order میں داخل ہو۔ یعنی زبان، سماج اور معنی کے اس نظام میں ضم ہو جائے جہاں خواہش فرد کو ایک بڑی حقیقت اور اجتماعی عمل سے منسلک کر دیتی ہے۔ یوں "عشقِ کامل" لاکان کے نزدیک وہ لمحہ ہے جب خواہش محض ذاتی آگ یا عارضی کشش نہ رہ کر ایک تخلیقی اور معنوی حقیقت میں بدل جاتی ہے۔ اسی ضمن میں بابر بخاری کہتے ہیں کہ عشقِ کامل کی صورت میں یہ توانائی واقعی "کام آسکتی ہے" کیوں کہ وہ صرف جل کر سرد نہیں پڑتی بلکہ ایک نئی اور پائیدار شکل میں ڈھل جاتی ہے۔

پانچویں شعر میں لاشعور کی نفسیاتی حقیقت کو نہایت باریکی سے ظاہر کیا گیا ہے۔ بظاہر ایک شخص کئی "پردوں" میں چھپا ہوا ہے۔ یہ "پردے" علامتی طور پر وہ رکاوٹیں ہیں جو Superego (معاشرتی اقدار، اخلاقی دباؤ اور ضمیر) فرد کے گرد کھڑی کرتی ہے تاکہ اس کے اندر کے اشتعال یا دبی ہوئی خواہشات سامنے نہ آ سکیں۔ لیکن بابر بخاری کے بقول یہ دباؤ دیرپا نہیں رہتا، کیوں کہ دبے ہوئے جذبات کسی نہ کسی مرحلے پر پھوٹ کر افشا ہو جاتے ہیں، اور فرد کو سرِ عام بے نقاب کر دیتے ہیں۔ فرائڈ کے مطابق یہ کیفیت "Eruption of the Unconscious" کہلاتی ہے۔ لاشعور میں دبے ہوئے غصے، خوف یا خواہشات ایک خاص وقت تک "پردوں" میں رہتے ہیں لیکن وہ کبھی ختم نہیں ہوتے۔ کسی چھوٹی سے محرک یا داخلی ٹوٹ پھوٹ سے یہ پردے چاک ہو جاتے ہیں اور انسان کے رویے میں وہ چیز نمودار ہو جاتی ہے جسے وہ سب سے زیادہ پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جس کی وضاحت لاکان نے "The unconscious speaks" کے ذریعے کی ہے۔ لاشعور کبھی خاموش نہیں رہتا۔ وہ کسی نہ کسی صورت میں بولتا ہے۔ چاہے وہ زبان کی لغزش ہو، کوئی غیر متوقع عمل ہو یا اچانک اشتعال کی صورت میں Eruption ہو۔ اس شعر میں "مشتعل شخص" اسی دباؤ کے تحت چل رہا ہے۔ پردے عارضی ڈھال ہیں مگر جب دباؤ اپنی انتہا کو پہنچتا ہے تو یہی شخص اچانک "سرِ عام" سب کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ یعنی اپنے لاشعوری اشتعال کو ظاہر کر دیتا ہے۔ یہاں Projection بھی کارفرما ہے۔ اکثر فرد اپنے اندر کے غصے یا دبی ہوئی خواہش کو دوسروں پر ڈال دیتا ہے۔ گویا اپنی کمزوری کو دوسروں کے عمل یا رویے میں دیکھنے لگتا ہے۔ لیکن یہ Projection زیادہ دیر چھپی نہیں رہتی۔ آخر کار وہی کیفیت خود فرد کے وجود سے پھوٹ کر باہر آتی ہے اور سماجی سطح پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ یوں، اس شعر میں بابر بخاری نے انسانی وجود کے اس المیے کو بیان کیا ہے کہ لاشعور کے "پردے" زیادہ دیر حفاظت نہیں کر سکتے۔ اندر کا اشتعال باہر آ کر سماجی اور شخصی دونوں سطحوں پر فرد کو عریاں کر دیتا ہے۔ یہ وہ لمحہ ہے جب شعور اور لاشعور کے بیچ کی دیوار ٹوٹ جاتی ہے اور اصل حقیقت سب پر عیاں ہو جاتی ہے۔

چھٹا شعر میں بابر بخاری نے فرد کی داخلی خواہش اور سماجی اقدار کے باہمی تصادم کو نہایت گہرائی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ یہاں اصل Irony یہ ہے کہ محبت جو انسانی جبلت (id) کی ایک بنیادی اور مثبت خواہش ہے، سماج کے سخت اصولوں اور اقدار کے تحت جرم میں بدل جاتی ہے۔ جب کہ نفرت جیسی منفی کیفیت پر تو کوئی گرفت نہیں لیکن محبت جیسے فطری جذبے کو ہی الزام بنا دیا جاتا ہے۔ فرائڈ کے مطابق انسانی شخصیت تین سطحوں؛ Id، Ego، اور Superego پر استوار ہے۔ Id خواہشات اور جبلتوں کا سرچشمہ ہے، Superego سماجی ضمیر اور اقدار کی نمائندگی کرتی ہے جب کہ Ego ان دونوں کے بیچ توازن قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس شعر میں "محبت" id کی نمائندہ ہے، اور "الزام" Superego کا ہتھیار ہے جس کے ذریعے سماج ان خواہشات کو دبانے اور مجرم ٹھہرانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس شعر میں Irony یہ ہے کہ نفرت جیسے منفی جذبے کو تو قابلِ گرفت نہیں سمجھا جاتا لیکن محبت جیسے مثبت جذبے کو "جرم" تصور کیا جاتا ہے۔ یہی وہ تضاد ہے جسے لاکان نے زبان اور قانون کے رشتے میں بیان کیا تھا کہ سماج بعض اوقات زبان کے ذریعے ایسے بیانیے تشکیل دیتا ہے جن کے نتیجے میں خواہشات خود اپنے برعکس معنوں میں پیش کی جاتی ہیں۔ یوں یہ شعر ہمیں بتاتا ہے کہ فرد کے لاشعور میں موجود محبت جب سماج کی "Superego" کے ساتھ ٹکراتی ہے تو وہ الزام اور جرم میں ڈھل جاتی ہے۔ یہ دراصل Id اور Superego کے تصادم کا شعری اظہار ہے جہاں Ego مجروح اور مضطرب رہ جاتی ہے۔

اختتامی شعر میں "مے" اور "جام" لاشعور کی ان بار بار لوٹنے والی خواہشات کی علامات ہیں جو دبانے کے باوجود لوٹ آتی ہیں۔ یہاں ایک یاد دہانی کا اظہار ہے کہ Repression خواہ کتنا ہی شدید کیوں نہ ہو خواہش اپنی راہ خود بنا لیتی ہے۔ یہ فرائیڈ کا وہی اصول ہے کہ "Desire never dies"۔ اس شعر میں لاشعور کی اس مسلسل اور ضدی حرکت کو بیان کیا گیا ہے جو دبائے جانے کے باوجود اپنی موجودگی کو منواتی رہتی ہے۔ فرائڈ کے مطابق Repression (دباؤ) خواہ کتنا ہی شدید کیوں نہ ہو، خواہشات کبھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوتیں بلکہ "واپس لوٹنے" کے دوسرے راستے تلاش کرتی ہیں (The Return of the Repressed)۔ اس شعر میں "رستہ نہ بھولنا" اسی اصول کی طرف اشارہ ہے کہ لاشعور ہمیشہ اس جگہ کو یاد رکھتا ہے جہاں خواہش نے پہلے اظہار پایا تھا۔ لاکان کے نزدیک خواہش (desire) دراصل کبھی پوری نہیں ہوتی، بلکہ ہمیشہ کسی "کمی" کے گرد گھومتی ہے۔ اسی لیے "جام" دراصل اس "کمی" یا خلا کو عارضی طور پر پُر کرنے کی ایک علامت ہے۔ جو خواہش کو عارضی تسکین دیتی ہے مگر اسے مکمل طور پر بجھاتی نہیں ہے۔ اسی لیے اس شعر میں ہاتھوں کے پھر سے "جام" تھامنے کے امکان کو تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ لاشعور کی ضد اور تکرار کا نفسیاتی اعتراف ہے۔ یہ شعر ہمیں باور کراتا ہے کہ انسانی نفسیات میں کوئی بھی خواہش ہمیشہ ایک گردش (دباؤ، ابھار، وقتی تسکین اور دوبارہ لوٹنا) میں بندھی رہتی ہے۔ یہی وہ حرکی قوت ہے جو فرد کو حرکت اور کشمکش میں رکھتی ہے۔

مجموعی طور پر بابر بخاری کی یہ غزل محض اشعار کا مجموعہ نہیں بلکہ ذہن اور لاشعور کی سرگوشیوں سے بنا ہوا ایک آئینہ ہے۔ یہاں خاموشی اپنے اندر کہرام کی لرزتی صدا چھپائے ہوئے ہے، احتیاط کے حجاب میں Slip of the tongue کی لغزش موجود ہے، اور محبت و نفرت کی پرتوں کے پیچھے Id اور Superego کی تلخ کشمکش اپنا رنگ دکھا رہی ہے۔ اس داخلی مکالمے میں زبان محض الفاظ کا پیرایہ نہیں رہتی بلکہ وہ شعور اور لاشعور کے مابین ایک نادیدہ ربط کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں لاکان کا یہ قول زندہ اور متحرک دکھائی دیتا ہے کہ لاشعور زبان کی مانند تشکیل پاتا ہے۔ بابر بخاری کی یہ غزل اس معنی میں نفسیاتی ادب کا نہایت خوبصورت متن ہے جس میں ہر مصرع فرد کی وجودی حقیقتوں اور انسانی ذہن کی نہ ختم ہونے والی کشمکش کا جیتا جاگتا استعارہ بن جاتا ہے۔

■ ■

شکیل ردولوی اور ان کی شاعری

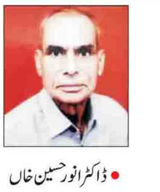

• ڈاکٹر انور حسین خاں

ردولی کے مایۂ ناز سپوت اور اردو زبان و ادب کی ایک عظیم شخصیت پروفیسر شارب ردولوی مرحوم نے ۱۹/ اکتوبر ۲۰۲۱ء کو مریم آئی ہاسپٹل (لائنس کلب ردولی) میں اپنے ہم وطن ممتاز ترقی پسند شاعر مجاز ردولوی کی ۱۱۰ویں یوم ولادت کے موقع پر بڑی پتے کی بات کہی تھی، جو سنہرے حروف میں لکھی جانے لائق ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ردولی کی مٹی، ردولی کے لیے مٹی ہے، لیکن باہر کے لیے سونا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ خطۂ اودھ کی اس تاریخی بستی نے ہر ایک شعبۂ حیات میں اپنی بیش بہا خدمات کی بدولت انسانی تاریخ میں اپنے گہرے نقوش ثبت کئے ہیں۔ یہ امر ہم سب کے لیے باعث مسرت و طمانیت ہے کہ یہاں آج بھی فتوحات و کمالات کا سلسلہ بدستور جاری و ساری ہے۔ بجا طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس قدیم لیکن عظیم بستی کے باشعور، غیور اور دانش مند افراد اپنے اسلاف عظام کی شاندار روایات اور بیش قیمت اصول و اقدار کے صحیح معنوں میں امین و پاسدار ہیں۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ دنیائے علم و ادب میں ردولی کی اہمیت و شراکت اپنی جگہ نہایت مضبوط اور مستحکم رہی ہے۔

بقول پروفیسر شارب ردولوی:

"ردولی کی ادبی و تہذیبی تاریخ لکھی جائے تو اس کا ادبی CONTRIBUTION کسی طرح بھی بعض بڑے شہروں سے کم نہیں ہوگا۔"

(بحوالہ ترقی پسند شعری فکر اور اردو شعراص ۳۶۰، ۲۰۱۸ء)

ہم یہاں کہنے میں بجا طور پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ ماضی قریب میں یہاں ایسے شعراء، ادباء اور صحافی گزرے ہیں، جن کے ذکر کئے بغیر اردو ادب کی تاریخ مکمل نہیں ہو سکتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ موجودہ عہد میں بھی بعض ناموافق حالات کے باوجود یہ بستی شہر علم و ادب کا مقام اور مرتبہ رکھتی ہے۔ یہاں کے فعال اور متحرک شعراء اپنی اپنی انجمنوں کے توسط سے شعر و ادب کی زُلفوں کو سنوارنے اور سجانے میں منہمک رہتے ہیں، تواتر کے ساتھ ماہانہ طرحی و غیر طرحی نشستوں کا بھی اہتمام ہوتا ہے، جن میں شعراء پابندی سے شریک ہو کر طبع آزمائی کرتے ہیں، جس کی رپورٹیں اخبارات میں برابر شائع ہوتی رہتی ہیں۔

مقام مسرت ہے کہ شعر و سخن کے انہیں پرستاروں میں جناب شکیل ردولوی نہایت خلوص و سنجیدگی کے ساتھ اردو شاعری کی نمایاں طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں، جس کے سبب دور و نزدیک آپ کے نام اور کام (NAME AND FAME) سے نہ صرف لوگ واقف ہیں بلکہ آپ کی شعری صلاحیتوں کو بہ نظر تحسین دیکھتے ہیں۔ برسبیل تذکرہ یہاں یہ لکھنا نامناسب نہ ہوگا کہ "کورونا" کے عالمی وبائی مرض کے موضوع پر ۲۰۲۱ء میں مولانا عظیم ندوی صاحب (مقیم حیدرآباد) نے ایک کتاب "کورونائی ادب" مرتب اور شائع کی تھی، جس میں مذکورہ موضوع پر دیگر مشاہیر شعرائے کرام کے کلام کے ساتھ ساتھ آپ کی اپنی اس بستی کے معتبر و قابل قدر شاعر جناب شکیل ردولوی کا بھی ایک شعر درج ہوا ہے، جو اس طرح ہے۔

محبتوں کی چمکتی ہوئی نظر میں رہیں
یہ مشورہ ہے مرا آپ اپنے گھر میں رہیں

اردو کے ممتاز صحافی و ادیب جناب پروانہ ردولوی مرحوم نے ۲۰۱۴ء میں ایک کتابچہ بعنوان "رُدولی کا نیا ادبی منظر نامہ" مرتب اور شائع کیا تھا جس میں شاعر موصوف کے تعلق سے آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ شکیل ردولوی تیزی کے ساتھ اپنی شعری صلاحیتوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اسی کتابچے میں آپ کی ایک غزل بھی شائع ہوئی ہے جس کا ایک شعر خود شاعر موصوف کی زندگی کا ترجمان ہے۔

سمٹ کے آگئی کاغذ پہ زندگی اپنی
میں لمحے لمحے کا سارا حساب لکھتا رہا

شکیل صاحب نے جب سے شاعری کا آغاز کیا ہے، تبھی سے آپ کی تخلیقات وقتاً فوقتاً رسائل و اخبارات میں جگہ پاتی رہی ہیں جس کی قارئین تعریف و ستائش بھی کرتے رہے ہیں۔ برسبیل تذکرہ شاعر موصوف نے اس راقم السطور کو بتایا کہ ۲۰۰۹ء میں اردو دنیا کا مشہور اخبار "نئی دنیا" ہفتہ وار (نئی دہلی) میں آپ کی غزل شائع ہونے پر بقول پروانہ صاحب (جو اس وقت مذکورہ کے شعبۂ ادارت میں شامل تھے) قارئین نئی دنیا نے اسے بہت پسند کیا تھا۔ بہ طور نمونہ اسی غزل کے دو شعر نذر قارئین ہیں۔

چلتے چلتے جو تھک گیا سورج
شب کے دامن میں جا چھپا سورج
خوشبوؤں نے جگا کے مجھ سے کہا
اٹھئے آنگن میں آگیا سورج

ابھی حال میں ۱۳/ اپریل ۲۰۲۵ء کو روزنامہ "انقلاب" لکھنؤ میں آپ کی غزل شائع ہونے پر بہت سے قارئین نے بذریعہ ٹیلی فون آپ کو داد و تحسین سے نوازا تھا۔ اسی غزل کے چند شعر پیش خدمت ہیں۔

وہ جو میخانے کے آداب سے واقف ہی نہیں
جام اس کو بھی پلاتے ہو غلط کرتے ہو
جن کی آنکھوں میں نہیں نورِ بصارت باقی
آئینہ ان کو دکھاتے ہو غلط کرتے ہو

اس طرح یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ شکیل صاحب تواتر کے ساتھ مشقِ سخن جاری رکھے ہیں۔ آپ کی ایک ادبی تنظیم "انجمن تعمیر ادب" ہے، جس کے توسط سے باقاعدہ طرحی و غیر طرحی نشستیں منعقد ہوتی رہتی ہیں، مزید برآں وطن میں اب تک ادھر منعقد ہو چکے آل انڈیا مشاعروں میں بھی آپ کا نمایاں رول رہا ہے۔ ان مشاعروں میں آپ میزبان اناؤنسر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری نبھاتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ادبی تقریبات کے موقعوں پر جب جب یہاں یادگاری مجلّے شائع ہوئے ہیں، تو ان میں آپ کا کلام ضرور شامل اشاعت رہا ہے۔

یہاں اس بات کا ذکر بھی نامناسب نہ ہوگا کہ آپ ردولی کے موجودہ دور میں ایسے شاعر ہیں، جو شعر و سخن کی سرگرمیوں سے عملاً وابستہ رہ کر بھی مقامی چناوی سیاست میں فعال اور متحرک رہے ہیں، جس کے نتیجے میں آپ متعدد بار نگر پالیکا کے ممبر (سبھاسد) منتخب ہوئے، اور ایک بار اس کے وائس چیرمین کے عہدے پر بھی فائز رہے ہیں۔ لیکن ادھر آپ کچھ عرصے سے ان چناوی سرگرمیوں سے دست بردار ہو چکے ہیں، اور فی الوقت محکمۂ بیسک تعلیم میں درس و تدریس جیسے مقدس پیشے سے وابستہ ہیں۔

شکیل صاحب کی شخصیت کی نمایاں خوبی یہ بھی ہے کہ آپ نے برسوں کی صحبت و تربیت میں رہ کر کسب فیض کیا ہے، جس کا اثر آپ کی شخصیت اور شاعری دونوں میں نمایاں طور پر جھلکتا ہے۔ بلاشبہ موصوف ایک تعلیم یافتہ، مہذب، شائستہ اور سنجیدہ انسان ہیں، ظاہر ہے کہ جب انسان اپنے اعمال، اخلاق و کردار سے اچھا ہوگا تبھی اس کے خیالات، احساسات اور جذبات بھی صاف، صحت مند اور تعمیری ہوں گے۔ آپ کے شعری افکار سے آپ کی مثبت سوچ، درد مندی اور حساسیت کا بخوبی اظہار ہوتا ہے۔ مجموعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ آپ کے کلام میں اعتماد کی کمی نہیں۔ مزید برآں حق گوئی اور ژرف نگاہی بھی آپ کے یہاں موجود ہے۔ آپ کی غزلیں انسانیت و شرافت اور تہذیب و شائستگی کی باتیں کرتی ہیں، دردمندی کا درس دیتی ہیں، اور وطن عزیز سے محبت و اُلفت کا پیغام دیتی ہیں۔ غرض کہ آپ کا ہر شعر جہاں سچا اور کھرا ہوتا ہے، وہیں بلاشبہ بصیرت افروز بھی ہوتا ہے۔ نموناً چند اشعار حاضر خدمت ہیں۔

میں اہل دل ہوں محبت سے پھول دو مجھ کو
میں کیا کروں گا یہ تیر و کمان رہنے دو
نہ ڈھاؤ ظلم نہ ماحول نفرتوں سے بھرو
پُر امن و پیار کا ہندوستان رہنے دو

....

میرے گلشن کی یہ روداد لکھی ہے کس نے
خوں میں ڈوبے ہوئے اخبار سے ڈر لگتا ہے

....

غریب شہر تو برباد ہو گئے لیکن
امیر شہر کے ارماں ابھی کہاں نکلے

اس بات میں شک نہیں کہ شاعر نہایت حساس اور دردمند ہوتا ہے، وہ جو کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے اور سمجھتا ہے، اسے من و عن اشعار کے سانچے میں ڈھال دیتا ہے۔ شکیل صاحب کے یہاں بھی یہی عمل نہایت خوبی کے ساتھ موجود ہے۔ آپ نے اپنے تجربات، محسوسات، مشاہدات نیز قلبی و خارجی واردات کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے کلام میں منتقل کیا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

نفرت کے یہ بادل ابھی کچھ اور چڑھیں گے
تبدیلی موسم کے کچھ آثار نہیں ہیں

....

انسانیت بے گور و کفن دفن ہو گئی
بستی کے لوگ ہندو مسلمان ہو گئے
بدلی تہذیب ہے خدا جانے
آنے والے دنوں میں کیا ہوگا

شکیل کی شاعری کے مطالعے و جائزے سے ہم پر یہ بات منکشف ہوتی ہے کہ جہاں آپ نے اپنی شاعری میں جدید رنگ کو اپنایا ہے وہیں روایت پسندی کے دامن کو بھی نہیں چھوڑا ہے۔ دراصل دونوں زندگی کے حسین امتزاج سے عجیب کیف و لطف محسوس ہوتا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی غزلوں میں جہاں مشاہدۂ حیات کا رنگ غالب ہے، وہیں رومانیت کے پہلو بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ بہ طور نمونہ چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

عشق کیا ہے سمجھنا ہے گر آپ کو
گل سے لپٹی ہوئی تتلیاں دیکھئے

....

چاند سورج نہ ستاروں کی مجھے کچھ خواہش
زندہ رہنے کے لیے تیری محبت ہے بہت

....

اُن سے نظریں ملی تھیں شام ڈھلے
ہم خیالوں میں رات بھر مہکے
اس کا چہرہ گلاب ہو جیسے
اس کو دیکھوں تو ہر نظر مہکے

شکیل کی شعری کائنات میں بہ طور خاص ہمیں اولو العزمی، زندہ دلی، بلند ہمتی نیز حوصلوں اور اُمنگوں کو ہمیشہ جوان رکھنے جو پیغام ملتا ہے، وہ دراصل کسی فرد یا معاشرے کے لیے ازبس ضروری ہے، چند اشعار نذر قارئین ہیں۔

چراغ عزم ہوں میں حوصلوں سے روشن ہوں
دیے وہ اور ہیں جو آندھیوں سے ڈرتے ہیں

....

گھر سے قدم نکالو تو زندہ دلی کے ساتھ
قدموں کو لوگ چومیں گے فرط خوشی کے ساتھ

....

پختہ ہے مرا عزم تو ہمت بھی جواں ہے
ہم ریت کی گرتی ہوئی دیوار نہیں ہیں

شاعر موصوف اپنے تاثرات کو بڑی فنی چابک دستی لیکن نہایت سادگی کے ساتھ شعری جامہ پہنا دیتے ہیں۔ آپ کے کلام میں نہ تو پیچیدگی ہے اور نہ ہی عدم ترسیلیت کا مسئلہ۔ دراصل آپ کے اشعار ایسے ہوتے ہیں، جو پڑھتے یا سنتے ہی دل میں اتر جاتے ہیں۔ چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

دولت جو پاس آئی تو شجرہ بدل گیا
پہلے تھے کوئی اور وہ اب خان ہو گئے

....

جھوما ہوگا خوشی سے بوڑھا شجر
پھول جب شاخ پر کھلا ہوگا

....

ہے بھروسہ جو اس کی رحمت پر
نہ کبھی بے بسی کی بات کرو

مجموعی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ شکیل صاحب نے اپنی غزلوں میں محتاط انداز اور سنبھالا ہوا رویہ اختیار کیا ہے۔ آپ کے کلام میں کہیں بھی ابتذال یا سوقیانہ پن نظر نہیں آتا ہے، حتیٰ کہ عشق و وارفتگی کے معاملات میں بھی نہایت سلیقہ، حسن اور ادب دیکھنے کو ملتا ہے۔ آپ کے یہاں بہ طور خاص روایاتِ غزل کی پاسداری بھی دیکھنے کو ملتی ہے، جو ہمارے نزدیک بہ حیثیت شاعر آپ کی کامیابی کی ایک روشن دلیل ہے۔

خوشی کا مقام ہے کہ شکیل کا ایک کا مجموعۂ کلام بعنوان "سلگتی ریت" عنقریب شائع ہو رہا ہے۔ آپ کے شعری مجموعہ کی اشاعت کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہم شاعر موصوف کو دل کی گہرائیوں سے تہنیت و مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ آپ کے شعری مجموعہ کی اشاعت سے ردولی کے موجودہ دور کا شعری منظر نامہ مزید خوب صورت، دل کش اور ثروت مند ہوگا، ایسا مجھے یقین ہے۔

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے سچ فرمایا ہے۔

نہ ہو اقبال ناامید اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

■ ■

براہِ مہربانی
ادبی تصنیفات،
مضامین، افسانے، شاعری و
خط و کتابت وغیرہ درج ذیل
ای میل پر ارسال کریں:
urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com
• امیر مہدی، برمنگھم۔ یوکے (میگزین انچارج)

غزل

• سید اقبال رضوی شارب
دوحہ، قطر

بات اچھی ہو تو لہجہ بھی مناسب رکھنا
سب کو آتا ہے کہاں حفظِ مراتب رکھنا
دسترس میں رہے مفلس کے جو حاکم تو پھر
کب گراں لگتا ہے اسکا یوں مصاحب رکھنا
اب وہی لوگوں میں نفرت کی فضا بوتا ہے
جس کا یہ فرض تھا قوموں کو اقارب رکھنا
بے حیائی کی فضا اور زمانے کا چلن
خود کو دشوار ہے اب زیرِ مذاہب رکھنا
جب کبھی دل نے بہت زور لگایا شارب
ذہن یہ بولا کہ مجھ کو بھی مخاطِب رکھنا
☆☆☆

منظر سے حرکت تک

امیر مہدی کی شاعری میں بصری تخیل کی نئی جہت

• کنیز حیدر
شیعہ کالج۔ وکٹوریہ آسٹریٹ، لکھنو

امیر مہدی کی شاعری میں منظر نگاری محض تصویر کشی نہیں بلکہ حرکت، وقت، روشنی اور جذبے کی ایک متحرک تصویری تشکیل ہے۔ ان کے ہاں منظر، جامد فریم نہیں رہتا بلکہ سانس لیتا، بہتا، بدلتا اور نیا معنی اختیار کرتا نظر آتا ہے۔ یہی وصف اُنھیں اردو کے جدید شعری منظر نامے میں منفرد مقام عطا کرتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ امیر مہدی کی شاعری میں منظر "تصویر" سے بڑھ کر "فلمی منظر" بن جاتا ہے، تو یہ مبالغہ نہیں۔

اردو شاعری میں منظر نگاری کی روایت قدیم ہے۔ غالب، میر، اقبال، ناصر کاظمی، فیض اور ظفر اقبال تک، سب کے ہاں منظر ایک داخلی جذبے کی توسیع کے طور پر آتا ہے۔ مگر امیر مہدی نے اس روایت میں وہ تازگی اور "حرکت" شامل کی ہے جو شاید انگریزی شاعر ورڈزورتھ کے فطری حسن کے مشاہدے سے قریب تر ہے۔ تاہم فرق یہ ہے کہ ورڈزورتھ کا منظر "خاموش مشاہدہ" ہے، جب کہ امیر مہدی کے ہاں منظر "فعال تجربہ" ہے۔ وہ منظر کو محض دیکھتے نہیں، اس کے ساتھ چلتے ہیں، بولتے ہیں، سانس لیتے ہیں۔

مثلاً نظم "وقت ٹھہر جائے" میں شاعر وقت کو روکنے کی آرزو کے بہانے محبوب کے سراپے کو ایک متحرک فلمی فریم میں بدل دیتا ہے۔ "چہرہ گلاب جیسا ہے، آنکھیں غزال سی" یہ محض تشبیہ نہیں، بلکہ روشنی اور رنگوں کی ایک مسلسل گردش ہے۔ "پلکوں کے سائے ایسے ٹھہر جائیں قافلے" یہاں شاعر وقت کو منجمد کرنے کی خواہش کے ساتھ منظر کو روک کر بھی حرکت دیتا ہے۔ "ٹھہرنا" خود ایک حرکت بن جاتا ہے۔ منظر، لمحے سے نکل کر تجربے میں بدل جاتا ہے۔

یہی وصف نظم "شام کے سائے" میں اور بھی گہرا ہو جاتا ہے۔ "لو شام ہوئی، پھر سایوں نے افسانۂ ماضی دہرایا" یہ ایک بصری فلمی شاٹ ہے، جہاں روشنی مدھم ہوتی ہے، سائے لمبے ہوتے ہیں، اور ماضی کے عکس پھر سے ابھرتے ہیں۔ شاعر کی تکنیک یہاں فوٹوگرافی سے ویڈیوگرافی میں منتقل ہو جاتی ہے۔ منظر جامد نہیں بلکہ متکلم ہے۔ ماضی اور حال ایک ساتھ پردۂ شعور پر متحرک ہیں۔

اسی طرح نظم "یقیں آتا نہیں" میں داخلی مکالمے کی شدت کے ساتھ خارجی منظر بھی ساتھ بہتا ہے۔ "وقت کی دھند میں دھندلا گئے قدموں کے نشاں" یہ ایک بصری منظر ہے جو جذباتی اشارے کے ساتھ ساتھ تصویری ترتیب بھی رکھتا ہے۔ دھند، یاد اور وقت تینوں ایک ہی حرکی فضا میں گھل مل جاتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں امیر مہدی، روایتی یاد کے بیان سے آگے بڑھ کر، یاد کے بصری مظہر کو مجسم کر دیتے ہیں۔

ان کی نظم "کیسے کہہ دوں" مکمل طور پر ایک سینیمی ترتیب رکھتی ہے۔ "ہم اسی جمنا کے ساحل پہ ملا کرتے تھے" یہ ایک ریفرین (refrain) ہے جو ہر بند کے بعد واپس آتا ہے، جیسے کسی فلم میں بار بار فلیش بیک سین لوٹ کر آتا ہو۔ شاعر ماضی کے مناظر کو ایک تسلسل میں پیش کرتا ہے، ہر بند ایک "شاٹ" ہے جس میں کیمرہ بدلتا ہے مگر منظر وہی رہتا ہے۔ یہاں یاد ماضی کا بیان نہیں، بلکہ یاد کا تجربہ ہے جو حرکت میں جاری ہے۔

"قہر میں جمال" میں شاعر نے جذباتی حرکت کو جسمانی اشاروں کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ "رخ پہ آئی ہوئی زلفوں کو جھٹکنا، توبہ!" یہ حرکت کی شاعری ہے۔ محبوب کے چہرے، لبوں اور زلفوں کے تمام اشارے ایک فلمی قوس میں بند ہیں۔ شاعر کی نظر صرف دیکھتی نہیں بلکہ ٹریک کرتی ہے۔ یہ ٹریکنگ شاٹ جیسی شاعری ہے، جہاں ہر لفظ منظر کے ساتھ چلتا ہے۔

"نیم خوابی" میں فضا کا آہستہ آہستہ بدلنا، چاندنی کا پھیلنا، لہروں کا اُٹھنا اور لوٹ آنا یہ سب کچھ وقت کی ایک نرم لے میں بندھا ہے۔ شاعر نے یہاں جامد منظر کو خوابناک حرکت دی ہے۔ "بے مزہ ہو کے لوٹ آتی ہیں" یہ کیفیت کی تھکن نہیں بلکہ منظر کی زندگی ہے، جو مسلسل تکرار میں ہے مگر ہر بار نیا تجربہ بنتی ہے۔

امیر مہدی کی شاعری میں روشنی، رنگ، فضا، وقت اور احساس سب "موشن" میں ہیں۔ ان کے ہاں منظر جامد نہیں ہوتا، بلکہ وہ قاری کے شعور میں سانس لیتا ہے۔ یہی امتیاز اُنھیں اُن تمام شعرا سے الگ کرتا ہے جن کے ہاں منظر ایک خوبصورت تصویر پر ختم ہو جاتا ہے۔ ان کے یہاں تصویر ختم نہیں ہوتی، آگے بڑھتی ہے، بدلتی ہے، گہری ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امیر مہدی کی نظموں میں "منظر نگاری" دراصل "منظر کی تفہیم" ہے۔ وہ منظر کو معنی دیتے ہیں، اور معنی کو حرکت۔ ان کے ہاں "نظر" اور "نظارہ" کے بیچ کوئی فاصلہ نہیں۔ قاری خود کو منظر میں شامل محسوس کرتا ہے۔ یہی تجربہ ان کی شاعری کو محض رومانی یا یاد نگاری سے بلند کر کے ایک "بصری تجربے" میں بدل دیتا ہے۔

اگر ورڈزورتھ فطرت کی خاموشی میں سکون تلاش کرتا ہے، تو امیر مہدی فطرت کی حرکت میں معنویت۔ وہ منظر کو حرکت دیتے ہیں، اور حرکت کو جذبہ۔ یہی وہ نقطہ ہے جہاں ان کی شاعری اردو منظر نگاری میں ایک نئی جہت قائم کرتی ہے۔

امیر مہدی کے یہ مناظر اردو شاعری میں محض جمالیاتی تجربہ نہیں بلکہ "تخلیقی فوٹوگرافی" سے آگے "تخیل کی ویڈیوگرافی" ہیں۔ یہ حرکت، یہی بہاؤ، یہی لمحے کا بدلتا رنگ ان کے فن کو جدید اردو نظم میں ایک نئی پہچان دیتے ہیں۔ ■ ■

خاموش اُجالا

• سہیل کاکوروی

مادھوی کے گھر کے سامنے والی بالکنی میں ہر سال دیوالی پر صرف ایک ہی دیا جلتا تھا۔ وہ دیا جسے کارتک جلاتا تھا۔ کارتک، جو مادھوی کے بچپن کا دوست تھا، اور اب اُس کا وہ احساس، جس کے نام کا ذکر دبے پاؤں ہوتا تھا۔

اس سال، دیوالی کی شام اور بھی خاص تھی۔ آسمان میں پٹاخوں کی گونج تھی، اور زمین پر رنگین روشنی کا سیلاب۔ مادھوی نے طے کر لیا تھا کہ آج وہ کارتک سے اپنے دل کا حال پوچھے گی۔ یہ کشمکش، یہ ان کہا انتظار، اب اُسے منظور نہیں تھا۔

کارتک ہمیشہ کی طرح اپنی بالکنی میں بیٹھا، مٹی کے چھوٹے سے دیے میں تیل ڈال رہا تھا۔ وہ آج بھی زیادہ لوگوں سے میل جول نہیں بڑھا رہا تھا۔ اس کا اکیلا پن ہی اس کی پہچان بن گیا تھا۔ اکیلے پن کا لطف لینے والوں میں شاید ایک جہان مکمل ہوتا ہے ایک ہمہ رنگ جہان۔

مادھوی، سنبھل کر، اپنے ہونٹوں پر ایک ہلکی مسکراہٹ لیے، اپنی بالکنی میں آئی۔ دونوں بالکنیاں اتنی قریب تھیں کہ پھسپھساہٹ بھی سنائی دے جاتی تھی۔

"کارتک،" مادھوی نے آواز دی۔ اس کی آواز میں تھوڑی ہچکچاہٹ تھی، مگر پختگی بھی۔

کارتک نے آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں وہی پرانی، پُرسکون گہرائی تھی۔ اس نے ایک پل کے لیے اپنی نظریں مادھوی پر ٹکی رہنے دیں، پھر دیے کی طرف جھک گیا۔

مادھوی نے لمبی سانس لی، اور ہمت جٹا کر پوچھا، "حالِ دل اس سے دیوالی میں جو میں نے پوچھا"... اس نے تھوڑا رک کر، اپنی بات پوری کی، "کارتک، تم... تم میرے بارے میں کیا سوچتے ہو؟ کیا یہ دوستی سے بڑھ کر کچھ ہے؟"

سوال ہوا میں تیر گیا۔ پٹاخوں کا شور بھی جیسے تھم سا گیا تھا۔

کارتک نے دیے میں بتی ڈالی، ماچس جلائی، اور اس ننھی سی لو کو بڑی حفاظت سے دیے تک پہنچایا۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ایک لفظ بھی نہیں۔ اس کی خاموشی مادھوی کے دل میں ایک سُونا پن بھر گئی۔ کیا یہ انکار تھا؟ کیا اس نے دیر کر دی؟ مادھوی کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔ اس نے مُنہ پھیر لیا تاکہ کارتک اس کی مایوسی نہ دیکھ پائے۔

ٹھیک اسی لمحے، مادھوی کو اپنی بالکنی کی ریلنگ کے پاس ایک ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ محسوس ہوئی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔

کارتک، جس نے اب بھی ایک لفظ نہیں کہا تھا، اس نے ماچس کی تیلی پھینک کر، مادھوی کی بالکنی کی ریلنگ پر ایک اور دیا چپ چاپ رکھ دیا تھا۔

یہ دیا، پہلے والے سے تھوڑا بڑا تھا، اور اُسے جلاتے ہوئے، کارتک نے مادھوی کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھیں بول رہی تھیں وہ سب جو زبان نہیں بول پا رہی تھی۔ ایک گہری، بلاشرط کی قبولیت تھی اس میں۔ یہ دیا صرف روشنی نہیں تھا، یہ جواب تھا ایک ہاں، ایک وعدہ، اور ایک خاموش اقرار۔

مادھوی کی آنکھوں کے آنسو اب خوشی کے آنسو بن گئے تھے۔ اُسے اپنے سوال کا جواب مل چکا تھا۔

"کچھ نہیں بولا مگر اس نے جلایا تھا دیا"۔

وہ جان گئی تھی کہ کارتک کے مَون میں، اور اس جلتے دیے میں، ایک پوری کہانی سمائی تھی محبت کی جو لو مادھوی کے دل میں فروزاں تھی وہی حال ادھر بھی تھا اگر لفظوں سے خاموشی پھوٹتی ہے تو خاموشی سے بھی اکثر لفظ ابھر کر سب کچھ کہہ دیتے ہیں اُن کی پریم کہانی، جواب خاموش اُجالا بن کر ہمیشہ کے لیے زندہ رہنے والی تھی۔

☆☆☆

نقوش اقبال

• مولانا سرفراز عباس کراروی

یوں تو ہندوؤں میں برہمن اپنے مذہبی تقدس کی وجہ سے عموماً معزز و محترم سمجھے جاتے ہیں لیکن کشمیری برہمن کشمیر میں علمی حیثیت سے بھی امتیاز خاص رکھتے تھے علامہ اقبال کی نسل کشمیری برہمن کے ایک قدیم خانوادہ سے متعلق ہے علامہ صاحب اپنے اصل و نسب کی طرف اپنے اشعار میں یوں اشارہ کرتے ہیں۔

" میں اصل کا خاص سومناتی
آباء مرے لاتی و مناتی
تو سید ہاشمی کی اولاد
میری کف خاک برہمن زاد
ہے فلسفہ میری آب و گل میں
پوشیدہ ہے ریشہ ہائے دل میں "

تقریباً سوا سال سے زیادہ کا عرصہ گذرا کہ ڈاکٹر صاحب کے جد اعلیٰ ایک بزرگ کی عقیدت کی وجہ سے مشرف بہ اسلام ہو کر سیالکوٹ چلے آئے تھے جو کشمیر کے علاقہ سے ملحق ہے۔ ڈاکٹر صاحب اسی سیالکوٹ میں ۱۸۷۶ء میں اپنے والد نور محمد کے گھر پیدا ہوئے ولادت سے چند روز قبل آپ کے والد نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا ہی پرندہ فضا میں زمین کے قریب اڑ رہا ہے اور بڑی کثرت سے لوگوں کا ہجوم ہے میں بھی ہوں اس ہجوم میں۔ وہ طائر کسی کی کوشش سے ہاتھ نہیں آتا لیکن خود بہ خود میرے دامن میں آ گرا اور میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب متولد ہوئے تو انھوں نے اس خواب کی تعبیر کی کہ وہ پرندہ یہی بچہ ہے، جو ضرور کسی مقام پر فائز ہوگا۔

ڈاکٹر صاحب کے والد نور محمد اگر چہ ثروت و اقتدار رکھتے تھے مگر اپنے شہر میں اپنی مذہبی اور اخلاقی پاکیزگی کے سبب محترم سمجھے جاتے تھے، ان پر تصوف کا رنگ بہت زیادہ غالب تھا ڈاکٹر صاحب اپنے اس آبائی خصوصیت کی طرف اپنے لائق فرزند جاوید کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

"جس گھر کا مگر چراغ ہے تو
ہے اس کا مذاق عارفانہ "

اس بنا پر ڈاکٹر صاحب نے ایک صوفیانہ ماحول میں نشو و نما پائی اور ان کے والد بزرگوار نے ان کی تربیت خالص مذہبی اور اخلاقی ماحول پر کی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ جب میں سیالکوٹ میں تھا تو صبح اٹھ کر روز انہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا تھا والد مرحوم اپنے اور اوراد و وظائف سے فراغت پا کر آتے اور مجھے دیکھ کر گذر جاتے۔ ایک دن صبح کو میرے پاس سے گذرے تو فرمایا کہ کبھی فرصت ملی تو میں تم کو ایک بات بتاؤں گا بالآخر انھوں نے ایک مدت کے بعد یہ بات بتائی اور ایک دن

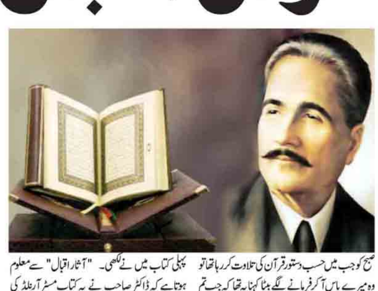

صبح کو جب میں حسب دستور قرآن کی تلاوت کر رہا تھا تو وہ میرے پاس آ کر فرمانے لگے بیٹا کہنا یہ تھا کہ جب تم قرآن پڑھو تو یہ سمجھ لو کہ یہ قرآن تم ہی پر نازل ہوا ہے یعنی خداوند عالم خود تم سے ہمکلام ہے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے شعر میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب + گرہ کشا ہیں نہ رازی نہ صاحب کشاف (رازی سے مراد عالم اسلام کے مشہور مفسر و عالم علامہ فخر الدین رازی اور صاحب کشاف سے مراد مشہور مفسر علامہ جار اللہ زمخشری ہیں)

ڈاکٹر صاحب کی والدہ مرحومہ بھی ایک دیندار اور عبادت گذار خاتون تھیں اس لئے انھوں نے بھی ان کی مذہبی اور اخلاقی تربیت میں نمایاں حصہ لیا چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی والدہ کا جو مرثیہ لکھا تھا اس میں اسی کی طرف اشارے پائے جاتے ہیں۔

تربیت سے میں تری انجم کا ہم قسمت ہوا
گھر مرے اجداد کا سرمایۂ عزت ہوا
دفتر ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین دنیا کا سبق تیری حیات

تصنیفات: ڈاکٹر صاحب کی تصنیفات زیادہ تر نظم میں ہیں مگر انھوں نے نثر کو بھی اپنے افکار و خیالات کی جولا نگاہ بنالیا تھا۔

(۱) چنانچہ ان کی سب سے پہلی کتاب جو علم اقتصادیات پر تھی نثر ہی میں تصنیف ہوئی۔ "اقبال ہز آرٹ اینڈ تھاٹ" کے مصنف کے بقول اس موضوع پر اردو میں یہ سب سے پہلی کتاب ہے۔ خود ڈاکٹر صاحب نے بھی اپنے ایک خط کے ذریعے مہاراجہ سر کشن پرشاد کو اطلاع دی تھی کہ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی ایک ماہ سے جاری ہے چنانچہ علم الاقتصاد پر اُردو میں سب سے پہلی کتاب میں نے لکھی۔ "آثار اقبال" سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ کتاب مسٹر آرنلڈ کی تحریک سے لکھی تھی اور علامہ شبلی نعمانی (صاحب سیرت النبی) نے اس کتاب کے بعض اجزاء میں زبان کے متعلق قابل قدر اصلاح دی تھی۔

(۲) آپ نے قیام انگلستان کے دوران انگریزی میں فلسفۂ ایران پر ایک طویل مقالہ لکھا جس پر "ڈاکٹر آف فلاسفی" کی ڈگری ملی۔

(۳) اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کی تصانیف کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان میں بعض تو وہ ہیں جن کو انھوں نے لکھ تو لیا تھا لیکن چھپنے کی نوبت نہ آسکی اور کچھ کتابیں وہ ہیں جن کے خاکے ان کے دماغ ہی میں رہے اور ان کے تحریر کرنے کا موقع ہاتھ نہ لگا۔

(۴) ضرب کلیم - یہ مجموعہ ماہ جولائی ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا ڈاکٹر صاحب نے دراصل اس کا نام "صور اسرافیل" تجویز فرمایا تھا لیکن بعد میں "ضرب کلیم" کے نام سے شائع کیا۔ اس کتاب کے عنوانات مختلف ہیں ابتدائی حصے کا کوئی عنوان نہیں ہے۔ اس میں مختلف چیزوں پر چھوٹی چھوٹی نظمیں ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

(۵) بال جبرئیل -- یہ اردو کا پہلا مجموعہ ہے جو بال جبرئیل کے نام سے ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا اس کے پہلے حصہ میں "زبور عجم" کے طرز کی کچھ غزلیں اور پیام مشرق کے طرز کی کچھ رباعیاں یا قطع ہیں۔

(۶) بانگ درا -- یہ نظموں کا ہنگامہ خیز مجموعہ ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا اس میں شکوہ، جواب شکوہ، شمع و شاعر، طلوع اسلام، اور خضر راہ وغیرہ جیسی معرکتہ الآرا پر جوش نظمیں ہیں۔

(۷) زبور عجم -- یہ چار حصوں میں منقسم ہے پہلے حصہ میں ۲۶ نغمے ہیں جنکا ظاہری رنگ و روپ تو غزل کا ہے لیکن حقیقت میں وہ وجد آفریں نظمیں اور پر جوش نظمیں ہیں۔ دوسرے حصہ میں ۷۵ نظمیں یا غزلیں ہیں تیسرے حصہ کا عنوان "گلشن راز جدید" ہے جو گلشن راز محمود شبستری کا جدید طرز میں جواب ہے جیسا کہ ڈاکٹر صاحب خود فرماتے ہیں۔

بہ طرز دیگر از مقصود گفتم
جواب نامۂ محمود گفتم

چوتھے حصہ کا نام "بندگی نامہ" ہے جو نہایت مختصر ہے یاد رہے کہ ان چار حصوں میں اصلی چیز پہلا اور دوسرا حصہ ہے اور یہی دونوں حصے زبور عجم کی جان ہیں۔

(۸) جاوید نامہ -- اسمیں ڈاکٹر صاحب نے مغربی شاعر ڈانٹے کا جواب لکھا ہے جو کم و بیش تین سال میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

(۹) انھوں نے سیاحت افغانستان سے متعلق اپنے تاثرات نظم کیئے تھے اور ایک مختصری مثنوی فارسی زبان میں "مسافر" کے نام سے لکھی تھی۔ ان کی دوسری فارسی مثنوی (پس چہ باید کرد اے اقوام شرق) کے نام سے ستمبر ۱۹۳۶ء میں ضرب کلیم کی اشاعت کے بعد شائع ہوئی۔

(۱۰) پیام مشرق -- اس مجموعہ میں ڈاکٹر صاحب نے جرمنی کے مشہور شاعر "گوئٹے" کے مغربی "دیوان" کا جواب دیا ہے۔ آپ نے مولانا سلیمان ندوی کو ایک خط میں اس کی اطلاع دی تھی۔

(۱۱) ڈاکٹر صاحب کی سب سے آخری تصنیف "ارمغان حجاز" ہے جو ۱۹۳۸ء میں اشاعت پزیر ہوئی۔ اسمیں رباعیات و قطعات کے علاوہ چند اردو نظمیں بھی ہیں جو بعض کشمیر اور اہل کشمیر کے متعلق ہیں۔ ابلیس کی مجلس شوریٰ کے نام سے ایک طویل نظم ہے ان کی سب سے آخری اُردو نظم ۱/ فروری ۱۹۳۸ء میں لکھی گئی یہ دراصل ۶/ شعر کا ایک قطعہ ہے جس کا موضوع "حضرت انسان" ہے وہ اس مجموعہ (ارمغان حجاز) میں شامل ہے اور تاریخی حیثیت سے قابل قدر ہے۔ ----- مولانا حامد حسن قادری کیا خوب کہتے ہیں۔

تین شاعر مختلف اوقات میں پیدا ہوئے
جن کی فیض طبع نے اُردو کو گنج زر دیا
اک اثر میں بڑھ گیا اک رفعت تخیل میں
(اثر = میرؔ ، رفعت تخیل = غالبؔ)
تیسرے کی ذات میں دونوں کو حق نے بھر دیا
کائنات شاعری ہیں بس یہی دونوں کمال
تیسرے میں اس لئے دونوں کو یکجا کر دیا
(تیسرے = اقبالؔ)

■ ■

پورفیریا کا عاشق

(Porphyria's Lover)

ترجمہ: نغمہ امیر، برمنگھم

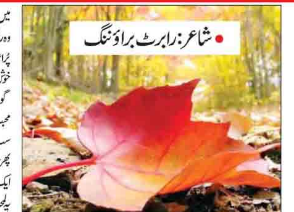

• شاعر: رابرٹ براؤننگ

سرِ شام سے برستی بارش،
تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔
ہوا کے سرکش جھونکے
دروازے کے پٹوں کو
زور سے جھنجھوڑ رہے تھے۔
درخت، تھرتھراتے ہوئے،
ہچکولے کھا رہے تھے؛
چرمراتی ہوئی ٹہنیاں
ایک دوسرے سے
دست و گریباں تھیں،
اور پیڑوں سے جھڑتی ہوئی پتیاں
ہوا میں بکھر کر
منظر کو اور اداس کر رہی تھیں۔

دور کہیں بجلی
ایک لمحے کو
آسمان کا پردہ چاک کرتی،
پھر یکدم
سیاہی میں گم ہو جاتی
گویا روشنی نے بھی
ہنگامۂ طوفاں سے
آنکھ چرالی ہو۔
جھیل بے قرار لہروں میں
کروٹیں لے رہی تھی،
اور میں
دبی سانسوں کے ساتھ
اس شور کی ساری وحشت میں
تنہا بیٹھا
انتظار کر رہا تھا۔
پھر
آہستہ سے دروازہ کھلا
پورفیریا آ گئی۔
اس نے دروازہ مقفل کیا،
گویا طوفان کو باہر دھکیل دیا،
اور کمرے کی سرد ہوا
اس کے قدموں،
اس کی مسکراہٹ،

اور اس کے لمس سے
پل بھر میں
حرارت اور نور میں ڈھل گئی۔
وہ دھیرے دھیرے
اپنے بھیگے کپڑوں سے آزاد ہوئی
دستانے، آنچل، ٹوپی
سب سلیقے سے رکھے،
پھر اپنے دراز، سنہرے،
آبشار سے بھیگے بال
ایک جھٹکے سے کھول دیے۔
وہ میرے پاس آئی،
میرے کندھے کو چھوا،
اور کہا:
"میں آ گئی ہوں۔"
میں خاموش رہا۔
وہ مسکرائی،

نرمی سے
اس نے میرا بازو اپنے گرد لیا،
دوپٹا
کندھے سے ذرا سا سرکایا،
اور میرے رخسار پر
اپنے بالوں کو بکھیر دیا۔
پھر دھیرے سے بولی:
"میں تم سے محبت کرتی ہوں،
مگر دنیا
دنیا مجھے تم تک آنے نہیں دیتی۔"

میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھا
وہ روشن تھیں،
پُراعتماد،
خوش،
گویا آج
محبت نے
سب بند توڑ دیے ہوں۔
پھر میرے دل میں
ایک خیال ابھرا
یہ لمحہ،
یہ لمس،
یہ قربت،
یہ عبادت جیسی خاموشی
اگر ہمیشہ ٹھہر جائے؟
میں نے اس کے بال
ہتھیلیوں میں سمیٹے،

سنہری تاروں کی
وہ لمبی لڑی
آہستگی سے اٹھائی
کہ اسے کوئی درد،
کوئی تکلیف نہ ہو
اور اس کے نازک گلے کے گرد
تین بار لپیٹ دی۔
لمحہ تھم گیا
خاموش،
بے درد،
مسکراتا ہوا۔
اس کی سانس رک گئی،
مگر چہرہ
کھلی ہوئی کلی کی مانند
اب بھی
تر و تازہ تھا؛
آنکھوں میں وہی روشنی،
لبوں پر وہی ہلکی سی مسکراہٹ۔
میں نے سرگوشی کی:
"سنو......
اب تم صرف میری ہو
ہمیشہ کے لیے میری۔"
میں نے اس کا سر

اپنے کندھے پر ٹکایا۔
وہ یوں جھکی
جیسے کوئی بات
ابھی لبوں پر ٹھہری ہو۔
میں نے اس کے بال
کھول دیے
وہی دراز زر دتار،
اب بھی
چمک میں بھیگے ہوئے۔
میں نے اس کے بازو کو
اپنے گرد لپیٹ لیا،
اس کے چہرے کو
اپنے رخسار سے لگایا،
اور محسوس کیا
کہ ہم دونوں
ایک لافانی لمحے میں
مدغم ہو گئے ہیں۔
دنیا خاموش تھی،
رات سنسان،
اور خدا بھی
جو سب جانتا ہے
ابھی تک
خاموش تھا۔ ■ ■

غزل

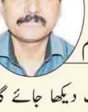

• سبط حسن نقوی قسیم

ہر جنوں کا رنگ دیکھا جائے گا
سنگ ہے تو سنگ دیکھا جائے گا
مرنا جینا ایک ہے ہر ایک کا
زندگی کا رنگ دیکھا جائے گا
ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا شیشہ نہ تھا
دل ترا بھی سنگ دیکھا جائے گا
لاش ہے اس کی شہادت کے لئے
کار زار جنگ دیکھا جائے گا
پڑ چکی فن پر ہنر مندوں پہ اوس
تیغ کا اب زنگ دیکھا جائے گا
اشک کے سیلاب میں بہتا ہوا
ہر رباب و چنگ دیکھا جائے گا
بزم میں ہونے تو دو ذکر قسیم
رنگ میں پھر بھنگ دیکھا جائے گا
☆☆

غیروں سے رشتا جوڑنے چلا

• فصیح موصانگری

توڑ کے رشتے ناطے اپنوں سے
غیروں سے رشتا جوڑنے چلا
دُنیا کے ہر اِک کونے میں
لوگوں کو یہ کیسا روگ لگا

عُمر ساری کاٹ دی لالچ میں جس نے
کبھی نا اُسکا پورا پیٹ بھرا
کوئی بنکر خاق ہُوا
کوئی بنکر راخ ہُوا
چاہئیں جتنا ہو سیٹھ بڑا

امریکا ہو یا چین ہو یا ہو اسرائیل
اِنسانوں نے اِنسانوں کے ہی موت کے خاطر
نہ جانے کیوں ہے مسائل بنائی
خون بہاکر اِنسانوں کا
کیسے کوئی ہو سکتا ہے دیش بڑا

توڑ کے رشتے ناطے اپنوں سے
غیروں سے رشتا جوڑنے چلا
دُنیا کے ہر اِک کونے میں
لوگوں کو یہ کیسا ہے روگ لگا

غزل

• جبین نازاں، نئی دہلی

گویا گلشن میں اک گلاب ہوں میں
سب کی آنکھوں کا انتخاب ہوں میں
صبح دم، مثلِ آفتاب ہوں میں
شام آئی تو ماہتاب ہوں میں
چشمِ آدم میں، جب کہ خواب ہوں میں
جگ مگر کیوں کہے خراب ہوں میں
کیسے کہہ دوں کہ لاجواب ہوں میں
ہاں مگر، تیرا انتخاب ہوں میں
تال ہوں، سر ہوں، اور سوز بھی ہوں
راگ ہوں، ساز ہوں، رباب ہوں میں
رت کوئی بھی ہو، راحتِ افزا ہوں
سبزہ شاداب، دست یاب ہوں میں
بیٹیاں جب ہیں باعثِ رحمت
جگ میں کیوں باعثِ عذاب ہوں میں
جس کو سمجھا تھا اک صحیفہ جیں
طاق پر اک رکھی کتاب ہوں میں

بہار اسمبلی انتخابات میں معمولی ووٹوں کا کھیل

کئی امیدوار چند ووٹوں سے کامیاب ہوئے، کہیں فیصلہ آخری راؤنڈ تک معلق رہا

پٹنہ: بہار اسمبلی انتخابات کے حتمی نتائج تقریباً سامنے آچکے ہیں اور مجموعی تصویر میں این ڈی اے دو سو سے زیادہ نشستوں کے ساتھ واضح اکثریت حاصل کرتی نظر آرہی ہے۔ دوسری جانب مہاگٹھ بندھن پچاس کے قریب نشستوں پر ہی سمٹ گئی۔ تاہم اس انتخاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ رہی کہ کئی حلقوں میں مقابلہ انتہائی کانٹے کا تھا اور جیت کا فیصلہ چند ووٹوں کے فرق سے ہوا۔ سب سے کم مارجن والی جیت جے ڈی یو کے امیدوار رام چرن ساہ نے حاصل کی۔ وہ سندیش اسمبلی حلقے سے صرف 27 ووٹوں کے فرق سے کامیاب ہوئے۔ انہیں مجموعی طور پر 80,598 ووٹ ملے جبکہ ان کے مدمقابل آر جے ڈی کے دیپو سنگھ کو 80,571 ووٹ ملے۔ اس نشست پر جن سوراج پارٹی کو چھ ہزار سے زائد ووٹ ملے، جسے سیاسی مبصرین ووٹ کٹوا فیکٹر قرار دے رہے ہیں۔ اسی طرح اگیاؤں نشست پر بی جے پی کے مہیش پاسوان نے صرف 95 ووٹوں کے فرق سے کامیابی حاصل کی۔ پاسوان کو 69,412 ووٹ ملے جبکہ سی پی آئی (ایم ایل) کے امیدوار شِو

پرکاش رنجن نے 69,317 ووٹ حاصل کیے۔ آخری دو راؤنڈ میں اس حلقے پر برتری مسلسل بدلتی رہی اور نتیجہ انتہائی سنسنی خیز مرحلے کے بعد سامنے آیا۔ بلرام پور میں بھی سخت مقابلہ ہوا جہاں ایل جے پی (رام ولاس) کی امیدوار سنگیتا دیوی نے 389 ووٹوں کے فرق سے جیت درج کی۔ انہیں 80,459 ووٹ ملے جبکہ ان کے مدمقابل اے آئی ایم آئی ایم کے امیدوار محمد عادل حسین کو 80,070 ووٹ ملے۔ اس حلقے میں اقلیتی ووٹوں کی تقسیم نے مقابلے کو مزید پیچیدہ بنایا۔ بختیار پور سے ایل جے پی (رام ولاس) کے ارون کمار نے 981 ووٹوں کے فرق سے کامیابی حاصل کی۔ انہیں 88,520 ووٹ ملے جبکہ آر جے ڈی کے انیرودھ کمار نے 87,539 ووٹ حاصل کیے۔ انتخابی تجزیہ نگاروں کے مطابق یہاں مقامی سطح کے مسائل نے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ بودھ گیا کی نشست بھی سخت مقابلے کا مرکز بنی رہی۔ یہاں آر جے ڈی کے کمار سروجیت نے 881 ووٹوں کے فرق سے جیت حاصل کی۔ انہیں 1,00,236 ووٹ ملے جبکہ ایل جے پی (رام ولاس) کے شیام دیو پاسوان نے 99,355 ووٹ حاصل کیے۔ اسی طرح چنپٹیا میں کانگریس کے ابھیشیک رنجن نے 602 ووٹوں سے کامیابی حاصل کی، جبکہ بی جے پی کے اما کانت سنگھ کو معمولی فرق سے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ ڈھاکہ نشست پر آر جے ڈی کے فیصل رحمان نے 178 ووٹوں کے فرق سے کامیابی حاصل کی، جسے انتخاب کا ایک اور انتہائی قریب ترین نتیجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ فاربس گنج میں بھی دلچسپ مقابلہ دیکھنے میں آیا جہاں کانگریس کے منوج بشواس نے 221 ووٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ ان کے مقابل بی جے پی کے ودیا ساگر کیشری تھے جنہیں 119,893 ووٹ ملے۔ ادھر جہان آباد، نبی نگر اور رام گڑھ میں بھی سخت مقابلہ آخری مراحل تک جاری رہا اور معمولی ووٹوں کا فرق ان نشستوں کا فیصلہ کرتا دکھائی دیا۔

این سی بی اور راجستھان پولیس نے سیکڑوں کلو منشیات ضبط کی

نئی دہلی: (یو این آئی) نارکوٹکس کنٹرول بیورو (این سی بی) اور راجستھان پولیس نے حکومت کی منشیات کے خلاف 'زیرو ٹالرینس' پالیسی کے تحت ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے راجستھان کے سیروہی ضلع کے ایک دور دراز گاؤں میں خفیہ لیبارٹری کا پردہ فاش کیا اور سیکڑوں کلوگرام کیمیکل ضبط کیے، جن سے تقریباً 100 کلوگرام میفیڈرون تیار کی جا سکتی تھی۔ این سی بی نے ہفتے کے روز بتایا کہ ضبط کیے گئے مواد کی بازار میں اندازاً قیمت 40 کروڑ روپے ہے۔ لیبارٹری کے سرغنہ اور چار دیگر افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ راجستھان، مدھیہ پردیش اور مہاراشٹر جیسی ریاستوں میں میفیڈرون کا استعمال نفسیاتی اثر رکھنے والی منشیات کے طور پر تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ حکومت نشہ سے پاک ہندوستان کی تشکیل کے لیے 'ڈرگ کارٹیل' کے خلاف مسلسل سخت کارروائی کررہی ہے۔ این سی بی نے راجستھان میں خاص طور پر ضلعی پولیس کو حساس بنانے کے لیے ماہانہ ضلع سطحی نظام کا استعمال کرتے ہوئے کئی میٹنگیں کی ہیں۔

'غریبوں کی آواز بلند کرتے رہیں گے'

بہار اسمبلی انتخابات میں شکست کے بعد آر جے ڈی کا ردعمل

پٹنہ: بہار اسمبلی انتخابات 2025 میں غیر معمولی شکست کے بعد راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) نے اپنی ناکامی تسلیم کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ پارٹی کی جدوجہد ختم نہیں ہوئی اور وہ غریبوں کے درمیان اپنی آواز مضبوطی کے ساتھ اٹھاتی رہے گی۔ ہفتہ کے روز پارٹی کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ ”عوامی خدمت ایک مسلسل سفر ہے، جس میں کبھی خوشی اور کبھی مایوسی آتی رہتی ہے مگر خدمت کا جذبہ نہیں رک سکتا۔“ سابق وزیر اعلیٰ لالو پرساد یادو کی اس پارٹی نے نتائج آنے کے بعد سوشل نیٹ ورکنگ پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ 'ہار میں مایوسی نہیں اور جیت میں غرور نہیں ہونا چاہیے۔ آر جے ڈی غریبوں کی پارٹی ہے اور غریبوں کے مسائل کو بلند آواز میں پیش کرتی رہی ہے اور کرتی رہے گی۔“ غور طلب رہے کہ مہاگٹھ بندھن کے وزیر اعلیٰ امیدوار تیجسوی یادو نے تاحال کوئی عوامی بیان جاری نہیں کیا ہے۔ انتخابی مہم کے دوران وہ پورے اتحاد کے چہرے کے طور پر سامنے آئے تھے لیکن توقع کے بالکل برعکس مہاگٹھ بندھن کو شدید دھچکا لگا۔ اگرچہ تیجسوی یادو نے اپنی روایتی سیٹ راگھوپور کسی طرح بچا لی مگر پارٹی کو مجموعی طور پر کراری شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ 243 رکنی بہار اسمبلی میں آر جے ڈی صرف 25 نشستوں تک محدود ہوگئی، جبکہ مہاگٹھ بندھن کی اس کی اتحادی کانگریس کو محض 6 سیٹیں مل سکیں۔ بائیں بازو کی جماعتوں میں سی پی آئی (ایم ایل) کو دو نشستیں، جبکہ سی پی آئی (ایم) اور آئی آئی پی کو ایک ایک سیٹ پر کامیابی حاصل ہوئی۔ اتحادی جماعت 'وکاس شیل انسان پارٹی' (وی آئی پی) ایک بھی سیٹ نہ جیت سکی اور اس کا مکمل طور پر صفایا ہو گیا۔ اس کے برعکس این ڈی اے نے اس مرتبہ بھاری اکثریت حاصل کی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی 89 نشستیں جیت کر سب سے بڑی پارٹی کے طور پر سامنے آئی، جبکہ اس کی حلیف جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) نے بھی 85 سیٹوں کے ساتھ مضبوط واپسی کی ہے۔ ایل جے پی (رام ولاس) نے 19، ہندوستانی عوام مورچہ (ہم) نے 5 اور راشٹریہ لوک مورچہ نے 4 سیٹیں اپنے نام کیں۔ آر جے ڈی کے لیے یہ نتیجے یقینی طور پر بڑا دھچکا ہیں، مگر پارٹی کے تازہ بیان سے واضح ہے کہ وہ اس صورتحال کا مقابلہ کرنے اور عوامی رابطے کو مضبوط بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ پارٹی کے مطابق ”سیاسی جدوجہد کبھی مکمل نہیں ہوتی۔ مشکلات کے باوجود ہم غریبوں کے حقوق اور ان کی آواز کے لیے پہلے بھی کھڑے تھے اور آئندہ بھی رہیں گے۔“

لالو کی بیٹی روہنی آچاریہ کا سیاست اور خاندان سے کنارہ کشی کا اعلان

پٹنہ: بہار اسمبلی انتخاب 2025 کا ریزلٹ لالو پرساد یادو کے خاندان کو گہرا زخم دے کر گیا ہے۔ پہلے تو انتخابی نتائج کے بعد سیٹوں کی تعداد میں 2020 کے مقابلے نمایاں کمی آئی اور سیاسی وقار داؤ پر لگ گیا، اور اب خاندان بھی ٹوٹتا ہوا نظر آرہا ہے۔ بہار اسمبلی انتخاب کے نتائج کو 24 گھنٹے بھی نہیں ہوئے کہ لالو پرساد یادو کی بیٹی روہنی آچاریہ نے سیاست اور خاندان دونوں کو چھوڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ بہار اسمبلی انتخاب سے کچھ ماہ قبل ہی لالو پرساد یادو نے اپنے بڑے بیٹے تیج پرتاپ یادو کو پارٹی اور خاندان دونوں سے بے دخل کر دیا تھا۔ روہنی آچاریہ نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں سنجے یادو پر سنگین الزام عائد کیا ہے۔ روہنی نے لکھا کہ سنجے یادو اور رمیز نے انہیں ایسا کرنے کے لیے کہا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ میں تمام الزام اپنے اوپر لیتی ہوں۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ روہنی نے پہلے صرف سیاست چھوڑنے کی بات لکھی تھی، لیکن بعد میں انہوں نے ایڈٹ کر کے سنجے یادو اور رمیز پر الزام عائد کیا۔ واضح رہے کہ روہنی آچاریہ اور سنجے یادو کے درمیان کافی عرصے سے اختلافات چل رہے تھے۔ یہ اختلاف 'بہار ادھیکار یاترا' کے دوران واضح طور پر نظر آیا، جب سنجے یادو

بس میں اگلی سیٹ پر بیٹھے نظر آئے۔ جب اس پر اعتراض کا اظہار کرتے ہوئے ایک 'ایکس' صارف نے پوسٹ کیا تو روہنی آچاریہ نے اسے شیئر بھی کر دیا تھا۔ ویسے یہ پہلی بار نہیں ہے جب روہنی نے خاندان کو لے کر اس طرح کی بات سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر لکھی ہے۔ اس سے قبل ستمبر میں بھی انہوں نے 'ایکس' پر کچھ ایسا ہی لکھا تھا کہ ”میں نے ایک بیٹی اور بہن کے طور پر اپنا فرض نبھایا ہے اور آگے بھی نبھاتی رہوں گی۔ مجھے کسی عہدے کی کوئی لالچ نہیں ہے، اور نہ ہی میرا کوئی سیاسی عزم ہے۔ میرے لیے میری عزت نفس ہی سب سے اہم ہے۔“ اس وقت ایسا خیال کیا گیا تھا کہ روہنی آچاریہ خاندان سے دوری بنا رہی ہیں، لیکن اسمبلی انتخاب میں روہنی نے کھل کر تیجسوی یادو کا ساتھ دیا۔ حالانکہ انتخابی نتائج آنے کے بعد انہوں نے سیاست اور خاندان دونوں سے دوری اختیار کرنے کی بات کہہ دی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ روہنی آچاریہ نے 2024 کے پارلیمانی انتخاب سے اپنے سیاسی سفر کا آغاز کیا تھا۔ وہ آر جے ڈی کی سب سے مضبوط اور روایتی سیٹ سارن سے انتخابی میدان میں اتری تھیں۔ لیکن اس انتخاب میں انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ روہنی آچاریہ کو راجیو پرتاپ روڈی نے شکست دی تھی۔ ایسا خیال کیا جارہا ہے کہ مضبوط سیٹ ہارنے کے بعد سے ہی روہنی کا خاندان میں اثر کم ہونے لگا تھا۔

گاؤں والوں نے گندم اور چاول بیچ کر بچے کے علاج کیلئے رقم اکٹھی کی

بھنڈ: گورمی تھانہ علاقے کے تحت آچھائی گاؤں میں انسانیت کی مثال پیش کرتے ہوئے ایک دل دہلا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ گاؤں کا

پانچ سالہ بچہ کاوش بھدوریا کھیلتے ہوئے گھر کی چھت سے گر کر شدید زخمی ہوگیا۔ خراب مالی حالات اور والد کی ذہنی صحت کی وجہ سے خاندان فوری علاج کرانے سے قاصر تھا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی، گاؤں والوں نے فوری ردعمل ظاہر کیا، پنچایت کی میٹنگ بلائی اور بچے کے علاج میں اجتماعی طور پر تعاون کرنے کا فیصلہ کیا۔ گاؤں والوں نے عطیات کے ذریعے تقریباً 2 لاکھ روپے اکٹھے کیے، جو گوالیار کے کرونا اسپتال میں پانچ دنوں تک بچے کے علاج کے لیے استعمال کیے گئے۔ حالت بہتر نہ ہونے پر ڈاکٹروں نے اسے دہلی ریفر کر دیا۔ علاج کے لیے اضافی فنڈز کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے، دونوں گاؤں کی پنچایتیں آگے بڑھیں۔ پنچایت نے عوامی تقسیم کے نظام (PDS) کے ذریعہ فراہم کردہ راشن کو جمع کرنے اور فروخت کرنے کا فیصلہ کیا۔

رانچی: کار بے قابو ہو کر ڈیم میں گری

پرنسپل جج کے دو محافظ اور ڈرائیور ہلاک

رانچی: دھروا ڈیم میں جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات پیش آنے والا سانحہ پورے پولیس محکمے کے لیے صدمے اور تشویش کا باعث بن گیا ہے۔ جمشید پور کے پرنسپل ڈسٹرکٹ جج (پی ڈی جے) کے دو محافظ اور ایک سرکاری ڈرائیور پراسرار حالات میں اس وقت فوت ہوگئے، جب ان کی کار بے قابو ہو کر سیدھے ڈیم میں جا گری۔ حادثہ کب اور کن حالات میں پیش آیا، اس کی کوئی عینی شہادت سامنے نہیں آئی، جس کی وجہ سے معاملہ پیچیدہ ہوگیا ہے۔ ہفتہ کی صبح مقامی باشندوں نے ڈیم کے پانی میں ایک کار کے ڈوبے ہونے کا شبہ ظاہر کیا اور فوراً پولیس کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی تھانہ پولیس، ایس ڈی آر ایف اور ریسکیو ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ کچھ دیر کی تلاش کے بعد ریسکیو ٹیم نے پانی سے ایک کار برآمد کی، جس کے اندر سے تین افراد کی لاشیں نکالی گئیں۔ مرنے والوں کی شناخت اوپیندر کمار سنگھ، رابن کجور اور سرکاری ڈرائیور ستیندر کے طور پر ہوئی ہے۔ اپیندر اور رابن دونوں پی ڈی جے کے باڈی گارڈ تھے جبکہ ستیندر سرکاری ڈرائیور کے طور پر تعینات تھے۔ پولیس نے گاڑی کے ساتھ پانی سے دو ہتھیار بھی برآمد کیے ہیں، جن کے بارے میں ابتدائی اندازہ ہے کہ یہ دونوں باڈی گارڈز کے ڈیوٹی ہتھیار تھے۔ گاڑی بری طرح سے تباہ حالت میں ملی ہے، جس سے یہ شبہ تقویت پاتا ہے کہ حادثہ تیز رفتار ڈرائیونگ کے دوران پیش آیا ہوگا۔ تاہم پولیس کا کہنا ہے کہ کسی بھی نتیجے پر پہنچنے سے قبل تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس واقعہ نے ایک ٹائروں کے نشانات، پانی کے راستے، ہتھیاروں کی پوزیشن اور جائے حادثہ کے اردگرد پاؤں کے ممکنہ نشانات کا باریکی سے معائنہ کر رہے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ شواہد کی بنیاد پر یہ جاننے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ حادثہ کس وقت اور کس وجہ سے رونما ہوا،

اور خدشے کو جنم دیا ہے، یہ امکان اپنی جگہ موجود ہے کہ کار میں ایک چوتھا شخص بھی موجود تھا۔ پانی میں موجود نشانات اور گاڑی کی پوزیشن کو دیکھتے ہوئے ریسکیو ٹیم اس خدشے کو نظرانداز نہیں کرنا چاہتی۔ اسی وجہ سے مقامی غوطہ خوروں اور ایس ڈی آر ایف کی خصوصی ٹیم نے سرچ آپریشن تیز کر دیا ہے، تاکہ کسی ممکنہ لاپتہ شخص کا سراغ لگایا جا سکے۔ نگڑی تھانہ پولیس اور فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ سے ضروری شواہد اکٹھے کیے ہیں۔ فرانزک ماہرین گاڑی کے اور کیا اس میں محض اتفاق کا عنصر شامل ہے یا کوئی اور زاویہ بھی سامنے آ سکتا ہے۔ پولیس نے تینوں متوفیوں کے اہل خانہ کو حادثے کی اطلاع دے دی ہے اور پوسٹ مارٹم کی کارروائی جاری ہے۔ جمشید پور اور رانچی کے کئی اعلیٰ افسران نے بھی موقع پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لیا ہے اور تفتیش کو جلد از جلد مکمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ فی الحال پولیس نے تمام امکانات کو کھلا رکھتے ہوئے معاملے کی گہرائی سے تفتیش شروع کر دی ہے۔

دہلی دھماکہ: الفلاح یونیورسٹی کا ایم بی بی ایس طالب علم مغربی بنگال سے گرفتار

نئی دہلی: دہلی میں لال قلعہ میٹرو اسٹیشن کے قریب ہوئے کار دھماکہ کیس کی تحقیقات میں قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے فرید آباد کی الفلاح یونیورسٹی سے وابستہ ایم بی بی ایس کے ایک

طالب علم کو مغربی بنگال کے ضلع اُتر دیناج پور کے دالکھولا علاقے سے گرفتار کرلیا۔ آئی اے این ایس کی رپورٹ کے مطابق، گرفتار طالب علم کی شناخت نثار عالم کے طور پر ہوئی ہے، جو گزشتہ کچھ برسوں سے اپنے خاندان کے ساتھ پنجاب کے شہر لدھیانہ میں مقیم تھا۔ تاہم اس کا آبائی گھر دالکھولا کے نزدیک کونال گاؤں میں ہے۔ نثار عالم اس ہفتے کے آغاز میں اپنی والدہ اور بہن کے ہمراہ ایک خاندانی تقریب میں شرکت کے لیے دالکھولا آیا تھا۔ این آئی اے نے اس کی موبائل ٹاور لوکیشن کی مدد سے اس کی موجودگی کا سراغ لگایا اور مغربی بنگال پولیس کے تعاون سے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے اسے جمعہ کی شب گرفتار کیا۔ گرفتاری کے بعد ابتدائی پوچھ گچھ اسلام پور تھانے میں کی گئی، جس کے بعد ملزم کو مزید تفتیش کے لیے سلیگوڑی منتقل کر دیا گیا۔ امکان ہے کہ ایجنسی ٹرانزٹ ریمانڈ حاصل کرنے کے بعد اسے دہلی لے کر آئے گی۔ کونال گاؤں کے چند رہائشیوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے نثار عالم کی گرفتاری پر حیرت کا اظہار کیا۔ مقامی افراد کے مطابق، نثار اور اس کا خاندان کئی برس پہلے لدھیانہ منتقل ہو گیا تھا، تاہم وہ گاؤں میں موجود اپنے قریبی رشتہ داروں سے رابطے میں رہتا تھا اور وقتاً فوقتاً یہاں آتا تھا۔ پڑوسیوں کے بقول، وہ خوش اخلاق اور نرم گفتار نوجوان کے طور پر جانا جاتا تھا۔ خیال رہے کہ دہلی دھماکہ کیس کے بعد سے فرید آباد میں واقع الفلاح یونیورسٹی تحقیقاتی اداروں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ گزشتہ چند دنوں کے دوران پولیس اور مرکزی ایجنسیوں نے یونیورسٹی کیمپس اور اس سے وابستہ کئی مقامات کا معائنہ کیا ہے اور اب تک 52 سے زائد ڈاکٹروں اور طلبہ سے پوچھ گچھ کی جا چکی ہے۔ تفتیشی اہلکار اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ آیا دھماکے میں استعمال ہونے والے مواد، ممکنہ روابط یا سازش کے کسی عنصر کا یونیورسٹی یا اس کے طلبہ سے کوئی تعلق بنتا ہے یا نہیں۔ لال قلعہ میٹرو اسٹیشن کے نزدیک ہوئے دھماکے میں 10 افراد کی ہلاکت اور درجنوں کے زخمی ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے۔

کرین سے کرتے تھے کار چوری

سی سی ٹی وی فوٹیج اور موبائل لوکیشن سے پکڑے گئے شاطر چور

جے پور: راجستھان کے الور میں گاڑیوں کی چوری کی بڑھتی وارداتوں کے درمیان پولیس نے ایک ایسے گروہ کا پردہ فاش کیا ہے جو چوری کو انجام دینے کے لیے انوکھا اور چونکا دینے والا طریقہ استعمال کرتا تھا۔ پولیس نے دو ملزمین کو گرفتار کرلیا ہے جو کرین کی مدد سے کاریں اُٹھا کر لے جاتے تھے تاکہ کسی کو چوری کا شبہ تک نہ ہو اور وہ آسانی سے فرار ہو سکیں۔ گرفتار کئے گئے ملزمین میں ایشان سین اور گورو شرما شامل ہیں۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شرنم کاملے نے بتایا کہ ملزمین نے پہلے سے منصوبہ بندی کی اور کرین منگوائی۔ اس کے بعد وہ پارکنگ سے گاڑی اُٹھا لے گئے۔ راہگیروں اور آس پاس کے لوگوں کو لگا کہ غلط پارکنگ کی وجہ سے شاید ایسا کر رہے ہیں۔ اس کا فائدہ اٹھا کر دونوں شاطر چوروں نے گاڑی چوری کر لی اور کسی کو شک بھی نہیں ہوا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ گینگ کافی عرصے سے اسی طریقہ کا استعمال کر کے گاڑی چوری کر رہا تھا۔ ملزمین انتہائی پیشہ ورانہ انداز میں چوری کرتے تھے اور کرین ڈرائیور سے بھی ایسی بات چیت کرتے تھے کہ اسے بھی کسی غیر قانونی سرگرمی کا شبہ تک نہیں ہوتا تھا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی تھانہ کوتوالی پولیس حرکت میں آئی۔ پولیس نے علاقے کی سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کی، موبائل لوکیشن کی مدد لی اور دیگر تکنیکی معلومات حاصل کیں اور ان سب کی بنیاد پر دونوں ملزمین کی شناخت ہوئی اور پھر پولیس ٹیم نے انہیں گرفتار کرلیا۔ پولیس کے مطابق ایشان سین دہلی دروازہ علاقہ کا رہنے والا ہے جبکہ گورو شرما پہاڑ گنج کا رہنے والا ہے۔ ابتدائی پوچھ گچھ کے دوران ملزمین نے اہم معلومات فراہم کی ہیں۔ پولیس اب اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ کیا ان کے ساتھ اور بھی لوگ شامل تھے یا کہیں اور اسی طرح کی چوری کی واردات کر چکے تھے۔

نوگام دھماکہ: راہل گاندھی اور کھڑگے کا اظہارِ افسوس

حکومت سے فوری کارروائی اور آل پارٹی میٹنگ بلانے کا مطالبہ

نئی دہلی: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی اور پارٹی کے صدر ملکارجن کھڑگے نے جموں و

کشمیر کے نوگام پولیس اسٹیشن میں پیش آئے خوفناک دھماکے میں 9 افراد کی ہلاکت اور درجنوں کے زخمی ہونے پر گہری تشویش اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔

ایکس پر جاری کردہ بیانات میں کانگریس اعلیٰ قیادت نے کہا کہ اتنی بڑی جانی نقصان کی خبر انتہائی دکھ اور اضطراب کا سبب ہے۔ ان کے مطابق 9 قیمتی جانوں کا اچانک ضائع ہو جانا ایک المناک واقعہ ہے، جس نے ہر ذمہ دار شہری کو مغموم کیا ہے۔ راہل گاندھی نے ایکس پر لکھا، ”جموں و کشمیر کے نوگام پولیس اسٹیشن میں ہوئے دھماکہ میں کئی سیکورٹی اہلکاروں کی موت اور کئی کا زخمی ہونا انتہائی تکلیف دہ اور افسوسناک ہے۔ اطلاع ہے کہ یہ شدید حادثہ لال قلعہ حملے سے وابستہ دھماکہ کی جانچ کے دوران ہوا۔ میں شہدا کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور زخمیوں کے جلد صحت یاب ہونے کی امید کرتا ہوں۔“

وہیں، کانگریس صدر کھڑگے نے لواحقین کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ایکس پر لکھا، ”میں ان کے دکھ میں وہ برابر کے شریک ہیں۔ زخمیوں کو فوری اور مناسب طبی نگرانی فراہم کی جانی چاہیے تاکہ ان کی زندگیاں محفوظ رہ سکیں۔ متاثرین اور ان کے اہل خانہ کو مناسب معاوضہ دیا جانا ضروری ہے، کیونکہ ایسی صورتحال میں ریاست کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔“ اپنی پوسٹ میں کھڑگے نے اس واقعے کے تناظر میں حالیہ دہلی لال قلعہ کے قریب پیش آئے کار دھماکے کا بھی حوالہ دیا۔

انتخابی نتائج کے درمیان ایک امیدوار کی دل کا دورہ پڑنے سے موت

پٹنہ: بہار اسمبلی انتخابات کے نتائج کے درمیان جہاں کئی پارٹیاں اور لیڈران جشن میں ڈوبے ہوئے تھے وہیں 'جن سوراج پارٹی' کے ایک امیدوار کی موت ہو جانے سے پارٹی میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ رپورٹ کے مطابق، تراری اسمبلی حلقے سے جن سوراج پارٹی کے امیدوار چندر شیکھر سنگھ دل کا دورہ پڑنے کے بعد پٹنہ کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں زیر علاج تھے اور کل جمعہ کو ان کی موت ہو گئی۔ خیال رہے کہ چندر شیکھر سنگھ کو تراری اسمبلی سیٹ سے 2,271 ووٹ حاصل ہوئے، جبکہ بی جے پی کے وشال پرشانت نے جیت درج کی ہے۔ چندر شیکھر سنگھ کی موت کے بعد ان کا خاندان غم میں ڈوبا ہوا ہے۔ 31 اکتوبر کو انتخابی مہم کے دوران انہیں پہلا دل کا دورہ پڑا تھا۔ اس کے بعد انہیں پٹنہ میں داخل کرایا گیا تھا۔ اسی دوران جمعہ کی شام تقریباً 4 بجے دوسرا دل کا دورہ پڑا جس سے ان کی موت ہو گئی۔

چندر شیکھر سنگھ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ وہ

بنیادی طور سے کرموری گاؤں کے رہنے والے تھے۔ ان کا کوئی سیاسی پس منظر نہیں تھا حالانکہ کمیونٹی میں ان کی مضبوط ساکھ تھی۔ جن سوراج پارٹی کے قیام کے بعد وہ پرشانت کشور سے متاثر ہوئے اور پھر پارٹی نے انہیں الیکشن لڑنے کا موقع بھی دے دیا تھا۔

اس خبر کے بعد گاؤں میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ مقامی لوگ اسے علاقے کے لیے بڑا نقصان قرار دے رہے ہیں۔ جسد خاکی کو ان کے آبائی گاؤں کرموری لے جایا گیا جہاں ان کی آخری رسومات ادا کی جائیں گی۔ چندر شیکھر سنگھ کے خاندان کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ جس سیٹ چندر شیکھر سنگھ جن سوراج پارٹی کے امیدوار تھے وہاں 29 راؤنڈ میں ووٹوں کی گنتی مکمل ہوئی ہے۔ نتائج کے مطابق اس سیٹ سے بی جے پی کے وشال پرشانت 96,887 ووٹ لے کر پہلے نمبر پر رہے۔ سی پی آئی ایم ایل کے مدن سنگھ 85,423 ووٹوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہے۔ وہیں چندر شیکھر کو 2,271 ووٹ ملے۔

بہار میں کم ہوگئی مسلم اور یادو اراکین اسمبلی کی تعداد، خاتون اراکین اسمبلی کی تعداد میں اضافہ

پٹنہ: بہار میں اسمبلی انتخاب کا نتیجہ برآمد ہونے کے بعد اب تجزیہ کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ جو اعداد و شمار سامنے آرہے ہیں، اس سے پتہ چلتا ہے کہ بہار کی نئی اسمبلی میں مسلم اور یادو اراکین اسمبلی کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ بہار کی 19 ویں اسمبلی میں بھومیہار، راجپوت اور کشواہا۔ کُرمی طبقات کا دبدبہ دیکھنے کو ملے گا۔ قابل ذکر یہ ہے کہ خواتین اراکین اسمبلی کی تعداد میں بھی 10 سال بعد اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ بہار اسمبلی میں اب 28 خواتین اراکینِ اسمبلی دکھائی دیں گی۔ 2020 میں خواتین اراکینِ اسمبلی کی تعداد 25 تھی۔ الیکشن کمیشن کے اعداد و شمار کے مطابق اس بار 36 دلت اور 2 قبائلی امیدوار فتحیاب ہو کر اسمبلی میں پہنچے ہیں۔ 14 برہمنوں کو بھی عوام نے کامیاب بنا کر بہار اسمبلی میں بھیجا ہے۔ سب سے زیادہ برہمن بی جے پی سے جیت کر اسمبلی پہنچے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے ذریعہ دی گئی جانکاری سے پتہ چلتا ہے کہ 14 فیصد آبادی والے یادو طبقہ سے اس بار 28 اراکینِ اسمبلی منتخب ہو کر آئے ہیں۔ 13 این ڈی اے سے اور 11 آر جے ڈی سے جیت کر ایوان پہنچے ہیں۔ یادو طبقہ سے آنے والے ستیش پنٹو نے بی ایس پی کے سمبل پر جیت درج کی ہے۔ 2020 کے اسمبلی انتخابات میں 52 یادو امیدوار کامیاب ہوئے تھے۔ تنہا آر جے ڈی کے 39 یادو اراکینِ اسمبلی بن کر ایوان پہنچے تھے۔ اس بار آر جے ڈی کے سمبل پر فتوحہ سے رامانند یادو، منیر سے بھائی ویریندر، راگھوپور سے تیجسوی یادو نے جیت حاصل کی ہے۔ بی جے پی کے سمبل پر داناپور سے رام کرپال یادو نے جیت درج کی ہے۔ مسلم اراکینِ اسمبلی کی تعداد میں بھی اس بار کمی آئی ہے۔ بہار میں اس بار صرف 11 مسلم امیدوار ہی جیت کر ایوان پہنچ سکے ہیں 2020 میں 19 مسلم امیدوار جیت کر اسمبلی پہنچے تھے۔ اس بار سب سے زیادہ 5 مسلم اے آئی ایم آئی ایم سے جیت کر ایوان پہنچے ہیں۔ آر جے ڈی کے سمبل پر مسلم طبقہ کے 3 امیدوار جیت کر آئے ہیں۔ کانگریس سے 2 اور جے ڈی یو سے ایک مسلم جیت کر اسمبلی پہنچا ہے۔ راجپوت طبقہ کی بات کریں تو اس کے 32 افراد جیت کر اسمبلی پہنچے ہیں 2020 میں ان کی تعداد 27 تھی۔ اس بار این ڈی اے سے سب سے زیادہ راجپوت منتخب ہوئے ہیں۔ اسی طرح بھومیہار اراکینِ اسمبلی کی تعداد اس بار 23 ہے، جو پچھلی بار تقریباً 20 تھی۔ بہار میں دونوں طبقوں کی آبادی 4 فیصد ہے۔ مکامہ سے کامیابی حاصل کرنے والے اننت کمار سنگھ اور لکھی سرائے سے کامیاب وجے سنہا اسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بہار میں کشواہا اور کُرمی طبقہ کے اراکینِ اسمبلی کی تعداد میں بھی اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ ان دونوں طبقوں کی مجموعی آبادی 5 فیصد ہے۔ اس بار دونوں طبقات کے تقریباً 45 اراکینِ اسمبلی منتخب ہو کر ایوان پہنچے ہیں۔ جے ڈی یو سے سب سے زیادہ کشواہا اور کُرمی جیت کر اسمبلی پہنچے ہیں۔ اپیندر کشواہا کی اہلیہ نے بھی اس بار کامیابی حاصل کی ہے۔ ویشیہ اور بنیا طبقہ کی بات کریں، تو اس بار 25 اراکینِ اسمبلی جیت کر پہنچے ہیں۔ اس طبقہ کی آبادی بہار میں 5 فیصد ہے۔ 4 فیصد آبادی والے برہمن طبقہ سے 14 امیدواروں نے جیت حاصل کی ہے۔ برہمن طبقہ سے ونود نارائن جھا، ستیش مشرا، میتھلی ٹھاکر، ونے چودھری، آنند مشرا وغیرہ نے جیت درج کی ہے۔ دلتوں میں پاسوان اور مُسہر طبقہ کا دبدبہ زیادہ دیکھنے کو ملا ہے۔ مانجھی کی پارٹی سے سب سے زیادہ 3 مسہر طبقہ کے لیڈران اراکینِ اسمبلی منتخب ہوئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ بہار اسمبلی انتخابات میں یادو طبقہ کو اس بار سب سے زیادہ ٹکٹ ملا تھا۔ مہاگٹھ بندھن کی طرف سے 67 یادو امیدواروں کو ٹکٹ دیا گیا تھا۔ آر جے ڈی نے 52 نشستوں پر یادو امیدوار اتارے تھے۔ 17 نشستوں پر این ڈی اے نے یادو امیدوار میدان میں اتارے تھے۔ اس انتخاب میں مسلمانوں کو مہاگٹھ بندھن نے 29 اور این ڈی اے نے 5 ٹکٹ دیے تھے۔ اسی طرح بھومیہار طبقہ کے 32 افراد کو این ڈی اے نے جبکہ مہاگٹھ بندھن نے 15 بھومیہار امیدواروں کو میدان میں اتارا تھا۔ راجپوت طبقہ کے 49 امیدوار دونوں اتحادوں کی طرف سے میدان میں تھے۔ 37 کو این ڈی اے اور 12 کو مہاگٹھ بندھن نے ٹکٹ دیا تھا۔

یوگی نے بھگوان برسا منڈا کے یوم پیدائش پر نیک خواہشات پیش کیں

لکھنؤ: (یواین آئی) اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے دھرتی آبا بھگوان برسا منڈا کے یوم پیدائش 'آدیواسی گورو دیوس' کے موقع پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے جنگلات کی بیداری اور مادر وطن کے تئیں لوگوں کی عقیدت کو ایک نئی تعریف دی۔ سوشل میڈیا اکاؤنٹ ایکس پر شیئر کیے گئے اپنے پیغام میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 'آدیواسی گورو دیوس کے موقع پر میں دھرتی آبا بھگوان برسا منڈا کو دلی خراج عقیدت پیش کرتا ہوں، جنہوں نے مادر وطن کی عزت اور وقار کے لیے اپنا سب کچھ وقف کر دیا تھا، ان کی ہر پکار میں آزادی کی گونج تھی، ہر قدم پر عزت نفس کا شعلہ تھا اور انہوں نے ہر قدم پر آزادی کی نئی تعریف کی تھی۔ جے جوہار' یوگی نے کہا کہ ''جھارکھنڈ کے یوم تاسیس پر تمام جھارکھنڈ کے لوگوں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات، بھگوان برسا منڈا کی مقدس سرزمین، جسے حیرت انگیز قدرتی حسن اور ایک بھرپور ثقافتی ورثے سے نوازا گیا ہے۔ یہ ریاست ترقی، خوشحالی اور عوامی بہبود کی راہ پر گامزن رہے۔ یہی میری بابا بیدناتھ سے دعا ہے۔'' قابل ذکر ہے کہ جھارکھنڈ میں پیدا ہوئے برسا منڈا نے زندگی بھر جنگلات، پانی اور زمین کی حفاظت کے لیے جدوجہد کی۔ انگریزوں نے انہیں دو سال تک قید رکھا لیکن رہائی کے بعد بھی انہوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ انہوں نے برطانوی حکومت کے خلاف منڈا قبیلے کی بغاوت کی قیادت کی۔ اسی وجہ سے وہ سرزمین ابا کہلاتی ہے۔ برسا منڈا نے قبائلی زمینی حقوق اور ثقافتی شناخت کے لیے جدوجہد کی۔ 15 نومبر 1875 کو جھارکھنڈ کے الیہاتو گاؤں میں ایک عام گھرانے میں پیدا ہوئے، برسا منڈا نے چھوٹی عمر سے ہی اپنی برادری کے استحصال اور زمینوں پر قبضہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔

حکام اپنی ذمہ داریوں کے تئیں حساسیت کا مظاہرہ کریں: کیشو

سہارنپور: (یواین آئی) اترپردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ سہارنپور میں ترقی کے بے پناہ امکانات ہیں اور ضرورت اس بات کی ہے کہ افسران حساسیت کے ساتھ کام کریں۔ سرکٹ ہاؤس آڈیٹوریم میں عہدیداروں کے ساتھ جائزہ میٹنگ میں مسٹر کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ سہارنپور میں ترقی کے بے پناہ امکانات ہیں۔ تمام عہدیداروں کو حساسیت کے ساتھ کام کرنا چاہئے اور سہارنپور کو نئی بلندیوں پر لے جانا چاہئے۔ سہارنپور کو ترقیاتی منصوبوں میں رول ماڈل بنانا چاہیے اور دوسرے اضلاع کے لیے باعث تحریک بننا چاہیے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ تمام افسران عوام کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ عوامی فلاحی اسکیمیں عوام تک پہنچیں۔ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ اسکیموں کا فائدہ مستحقین تک پہنچ جائے۔ گرام چوپال پروگرام کے تحت گاؤں کے مسائل گاؤں کے اندر ہی حل کیے جائیں۔ فوڈ پروسیسنگ یونٹس کے قیام کے لیے کوششیں کی جائیں۔ پردھان منتری مائیکرو فوڈ پروسیسنگ انٹرپرائز اپ گریڈیشن اسکیم کے تحت، گاؤں کے اندر لوگوں کو روزگار فراہم کرنے کے لیے ہر گاؤں میں ایک یونٹ قائم کیا جانا چاہیے۔ مسٹر کیشو پرساد موریہ نے ہدایت دی کہ آزادی کا امرت مہوتسو کے تحت بنائے گئے امرت سرور اور امرت وین کا مسلسل جائزہ لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہر کسی کو پی ایم ہاؤس اور سی ایم ہاؤسنگ اسکیموں کے تحت مستقل گھر تک رسائی حاصل ہونی چاہیے۔ انہوں نے اس سلسلے میں عوامی نمائندوں کے ساتھ تال میل پر بھی زور دیا۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ عوامی نمائندوں کے تجربات سے استفادہ کیا جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ضلعی سطح پر شکایات کا ازالہ کیا جائے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ خواتین کو معاشی طور پر بااختیار کیا جانا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے لکھ پتی دیدی اسکیم کے دائرے کو وسعت دے کر اور ایک بہتر ایکشن پلان تیار کر کے کام کیا جانا چاہیے۔ میٹنگ میں محکمہ تعمیرات عامہ کے وزیر مملکت برجیش سنگھ، پارلیمانی امور اور صنعتی ترقی کے وزیر مملکت جسونت سینی، میئر ڈاکٹر اجے سنگھ، ایم ایل اے سٹی راجیو گمبر، پولیس سینئر سپرنٹنڈنٹ آشیش تیواری، اور چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سمیت راجیش مہاجن موجود تھے۔

دہلی دھماکہ کے بعد آگرہ میں ہائی الرٹ، میٹرو اسٹیشن پر موک ڈرل

آگرہ: (پی این ایس) دہلی کے لال قلعہ میٹرو اسٹیشن کے قریب کار بم دھماکے کے بعد پورے اترپردیش میں ہائی الرٹ کے درمیان، آگرہ میں سیکورٹی فورسز نے اپنی تیاریوں کو جانچنے کے لیے ایک بڑی موک ڈرل کی۔ آگرہ کے کیپٹن شبھم گپتا میٹرو اسٹیشن پر کی گئی موک ڈرل مکمل طور پر کامیاب رہی اور سیکورٹی فورسز کی بروقت کارروائی کی وجہ سے ''دہشت گردانہ حملہ'' کو ناکام بنا دیا گیا۔ سیکورٹی اہلکاروں کی مستعدی نے ٹیم کو اطلاع ملنے پر فوری طور پر مشتبہ شخص کو پکڑنے کے قابل بنایا۔ سیکورٹی اہلکاروں نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کر لیا۔

سہیل کے اہل خانہ سے اے ٹی ایس کی پوچھ گچھ

لکھیم پور: (پی این ایس) گجرات میں سہیل خان کی گرفتاری کے بعد، لکھیم پور کھیری کے سنگھی قصبے میں ہفتہ کو اس وقت ہلچل مچ گئی جب گجرات اے ٹی ایس کی ٹیم نے اچانک چھاپہ مارا۔ یہ ٹیم سنگھی کے وارڈ نمبر 1 میں سہیل کے گھر پہنچی اور تقریباً ایک گھنٹے تک اس کے گھر والوں سے پوچھ گچھ کی۔ گھر کی تلاشی بھی لی گئی۔ ذرائع کے مطابق اے ٹی ایس حکام نے گھر کی خواتین سے الگ کمرے میں بات کی اور سہیل کی سرگرمیوں، اس کی تعلیم، رابطوں اور گزشتہ چند مہینوں کے رویے کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں۔ اہلکاروں نے گھر سے کچھ دستاویزات اور ایک موبائل فون کی بھی جانچ کی۔ اے ٹی ایس کی موجودگی کی خبر پھیلتے ہی گھر کے باہر بھیڑ جمع ہو گئی، حالانکہ پولیس نے کسی کو بھی قریب جانے کی اجازت نہیں دی۔ مقامی پولیس بھی موجود تھی اور اس نے اے ٹی ایس ٹیم کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اسٹیشن ہاؤس آفیسر اجیت کمار نے بتایا کہ گجرات اے ٹی ایس نے خاندان سے کچھ اہم معلومات اکٹھی کیں۔ تحقیقاتی ایجنسیاں اپنی سطح پر کارروائی کر رہی ہیں۔ ضرورت پڑنے پر مزید پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے۔ قصبے میں ماحول کشیدہ رہا لیکن اے ٹی ایس ٹیم کے واپس آنے تک اس پر قابو پا لیا گیا۔ مقامی لوگ سہیل کی گرفتاری کے حوالے سے مختلف امور پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق سنگھی کے وارڈ نمبر 1 کے ٹریکٹر مکینک سلیم کا بیٹا سہیل خان تین سال قبل حافظ کا پیچھا کرنے مظفر نگر گیا تھا۔ مبینہ طور پر وہ 15 دن پہلے گجرات گیا تھا۔ سہیل کو گجرات اے ٹی ایس نے وہاں سے گرفتار کیا تھا۔ اس پر دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔ سیکورٹی ایجنسیاں معاملے کی تحقیقات کر رہی ہیں۔

انتخابی عمل میں اپوزیشن کی آواز کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) بہار کے انتخابی نتائج پر بڑھتے ہوئے سیاسی تنازعہ اور ادارہ جاتی تعصب کے الزامات کے درمیان سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے ایک بار پھر حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی عمل پر سوال اٹھانے والی اپوزیشن کی آوازوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ لکھنؤ اسٹیبلشمنٹ سے مقابلہ کرنے کی دوڑ میں کچھ سیاسی شخصیات اداروں کے نام بدل کر خود کو ترقی کا چہرہ بتانے کی کوشش کر رہی ہیں، جبکہ حقیقت میں جمہوری شفافیت کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ ان کے تبصرے سوشل میڈیا پر ہونے والی بحث کے بعد سامنے آئے ہیں جس میں الیکشن کمیشن کو طنزیہ انداز میں حکومت کا بازو قرار دیا گیا تھا۔ کسی کا نام لیے بغیر، ایس پی سربراہ نے کہا، جو لوگ گزشتہ یوپی انتخابات میں عوام کا اعتماد جیتنے میں ناکام رہے، وہ اب مستقبل کی جیت کے لیے ماحول بنانے میں مصروف ہیں۔ ایک پوسٹ میں اکھلیش یادو نے لکھا، لگتا ہے کسی نے نام بدلنے کے فن میں مہارت حاصل کر لی ہے! اب تو الیکشن کمیشن کو بھی 'وکاس' کہا جا رہا ہے، اور دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ یہی ان کی جیت کو یقینی بنائے گا۔ گزشتہ الیکشن میں ہارنے والے کہہ رہے ہیں، '2024' میں انہیں ہرایا تھا، 2027 میں بھی ہٹائیں گے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب اکھلیش نے الیکشن کمیشن پر سوال اٹھایا ہو۔ ایک ریلی میں انہوں نے یہ بھی کہا: 'پہلے فیض آباد کا نام تبدیل کیا گیا، اب الیکشن کمیشن کا! لیکن عوام سب کچھ جانتی ہے۔ ہم نے انہیں 2024 میں ہرایا، اب انہیں 2027 میں ہٹائیں گے اور PDA کی حکومت بنائیں گے جو پوری ریاست کی نمائندگی کرے گی۔ سیاسی ماہرین کا ماننا ہے کہ اکھلیش یادو کی بیان بازی ان کے بنیادی ووٹر بیس کو مضبوط کرنے اور 2027 کے اسمبلی انتخابات میں سماج وادی پارٹی کے لیے خود کو اہم چیلنجر کے طور پر قائم کرنے کی حکمت عملی ہے۔

بہار اسمبلی انتخابات کے نتائج نے مایاوتی کو پھر دیا جھٹکا

لکھنؤ: (یواین آئی) بہار اسمبلی انتخابات میں بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی سربراہ مایاوتی کو ایک بار پھر مایوسی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بہار میں بی ایس پی صرف ایک نشست جیتنے میں کامیاب ہوئی ہے، جس نے پارٹی قیادت کو گہرے غور و فکر پر مجبور کر دیا ہے۔ رام گڑھ اسمبلی حلقے میں بی ایس پی کے ستیش کمار سنگھ یادو اور بی جے پی کے آشوک کمار سنگھ کے درمیان سخت مقابلہ ہوا، جس میں بی ایس پی امیدوار نے اپنے حریف کو صرف 30 ووٹوں کے انتہائی کم فرق سے شکست دی۔ اس بار بہار میں بی ایس پی نے 192 نشستوں پر الیکشن لڑا، جن میں سے رام گڑھ واحد سیٹ رہی جس پر اسے کامیابی ملی۔ ستیش یادو کو 72,689 ووٹ ملے جبکہ بی جے پی امیدوار کو 72,659 ووٹ حاصل ہوئے۔ اگرچہ گنتی کے آغاز سے ہی یادو سبقت میں تھے، مگر جیسے جیسے گنتی آگے بڑھتی گئی فرق کم ہوتا گیا۔ دوسرے آخری راؤنڈ تک یادو صرف 175 ووٹوں سے آگے تھے۔ اس نشست کا حتمی نتیجہ جمعہ کی دیر رات اس لیے آیا کیونکہ گنتی کا آخری دور غیر معمولی طور پر طویل ہو گیا تھا۔ رام گڑھ، بکسر لوک سبھا حلقے کے تحت آتا ہے اور یہاں بی ایس پی کا معمولی فرق سے ہارنے کا ایک پرانا ریکارڈ رہا ہے، کم از کم گزشتہ دو اسمبلی انتخابات (2015 اور 2020) اور 2024 کے ایک ضمنی انتخاب میں بھی یہی ہوا تھا۔ 2020 میں بی ایس پی کو آر جے ڈی نے صرف 189 ووٹوں سے شکست دی تھی۔ 2024 کے ضمنی انتخابات میں بی ایس پی بی جے پی سے 1,284 ووٹوں سے ہاری جبکہ 2015 میں وہ اس سیٹ پر تیسری سب سے مضبوط پارٹی رہی تھی۔ 2020 میں بی ایس پی نے 78 نشستوں پر الیکشن لڑا تھا اور صرف چین پور سیٹ جیتی تھی، تاہم اس کے کامیاب امیدوار محمد زماں خان بعد میں جے ڈی یو میں شامل ہو گئے تھے۔ 2025 کے انتخابات میں بی ایس پی نے 2020 کے 1.49 فیصد کے مقابلے اپنے ووٹ شیئر میں اضافہ کرتے ہوئے 1.62 فیصد حاصل کیا۔ اس کی ایک وجہ اس بار زیادہ سیٹوں پر انتخاب لڑنا بھی ہو سکتا ہے۔ پارٹی کے دو بڑے چہرے، صدر مایاوتی اور ان کے بھتیجے و قومی کوآرڈینیٹر آکاش آنند پارٹی کی انتخابی مہم کی قیادت کر رہے تھے۔ مایاوتی کی قیادت میں پارٹی نے ریاست کی 243 اسمبلی نشستوں میں سے 192 پر الیکشن لڑا۔ رام گڑھ اسمبلی سے فاتح ستیش یادو نے کہا کہ رام گڑھ کی جیت بی ایس پی کیلئے نہ صرف بہار بلکہ ریاست سے باہر بھی ایک بڑی کامیابی ہے کیونکہ اس سے پارٹی کارکنوں کا حوصلہ بڑھے گا اور آنے والے انتخابات میں پارٹی مزید مضبوطی سے ابھرے گی۔

امام باڑہ بلقیس جہاں روڈ پر فٹ پاتھ کی مرمت کا مطالبہ: حسین محسن

لکھنؤ: سماجی کارکن اور سابق سیکٹر وارڈن و چیئرمین پبلک ایجوکیشن کونسل آف انڈیا ڈاکٹر حسین محسن زیدی نے علاقائی ممبر محترمہ پٹیل کملیش کماری دیوی اور سابق پارشد جناب پنکج پٹیل کی کوششوں سے اور میری محنت سے بالاگنج وارڈ کے تحت آنے والے محلہ سرفراز گنج میں امام بارہ بلقیس جہاں روڈ جو ایک اہم سڑک ہے جہاں اس امام بارہ میں اکثر شیعہ حضرات اپنے مذہبی پروگرام مجلس ماتم اور محفلیں منعقد کرتے ہیں جس میں نہ صرف سرفراز گنج کی عوام بلکہ پورے شہر سے لوگ بڑی تعداد میں شرکت کرنے آتے ہیں۔ مذکورہ محلے میں بلقیس جہاں امام بارہ روڈ کافی کوششوں کے بعد بن تو گئی ہے لیکن فٹ پاتھ انتہائی گھٹیا قسم کا بنایا گیا ہے جس پر چھوٹی گاڑیاں چلانا تو دور پیدل چلنے میں بھی پریشانی اٹھانی پڑ رہی ہے جس سے علاقے کی عوام میں کافی غصہ ہے۔ ڈاکٹر حسین محسن زیدی نے اپنی اس پریس ریلیز کے ذریعے نگر نگم لکھنؤ کے میئر، نگر کمشنر نگر نگم، اترپردیش حکومت کے شہری ترقیاتی کاموں کے تمام انتظامی افسران سے اور علاقائی ممبر سے اپیل کی ہے کہ امام بارہ بلقیس جہاں روڈ کا فٹ پاتھ جو ابھی کچھ ہی مہینے پہلے بنا ہے جو مکمل طور پر غلط بنایا گیا ہے وہ سڑک سے کافی نیچے بنایا گیا ہے کہیں کہیں پر تو ایک ایک بالشت نیچے ہے جس پر چلنے پر اور دوسروں کو بچانے کے چکر میں اس کی گاڑی پلٹ سکتی ہے جس سے کہ سائیکل یا موٹر سائیکل چلانے والا شخص شدید زخمی ہو سکتا ہے لہٰذا اسے اکھاڑ کر دوسرا صحیح طریقے سے بنوایا جائے تاکہ اس پر کوئی حادثہ نہ ہونے پائے۔ ڈاکٹر حسین محسن زیدی نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ سے اور نگر نگم لکھنؤ کے تمام اعلیٰ افسران سے یہ بھی اپیل کی ہے کہ سرفراز گنج کی تمام سڑکیں جو کافی سال پہلے بنی تھیں جو بارش میں اکھڑ چکی ہیں جن میں ایرا میڈیکل یونیورسٹی روڈ اور روضہ مولا علی روڈ بالکل خستہ حال ہے انہیں بھی فوری طور پر بنوانے کی زحمت کریں جس کے لیے علاقے کی عوام آپ سب لوگوں کی ممنون رہے گی۔

موٹر سائیکل سے ٹکر کے بعد بس میں لگی آگ، مسافر محفوظ

سیتاپور: (پی این ایس) اترپردیش کے سیتاپور کے اٹریا علاقے میں گزشتہ شام ایک خوفناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ اطلاعات کے مطابق گولا کی طرف جا رہی گولا ڈپو کی بس شام 6 بجے کے قریب گودھنا گاؤں میں عیدگاہ کے قریب ایک بائک سے ٹکرا گئی۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ موٹر سائیکل سوار اچانک بس کے سامنے آ گیا، جس کی وجہ سے تیز رفتار بس اسے تقریباً پانچ میٹر تک گھسیٹتی چلی گئی۔ اس دوران بس کے نچلے حصے میں آگ لگ گئی۔ آگ تیزی سے بڑھ گئی اور چند ہی منٹوں میں بس اور موٹر سائیکل مکمل طور پر راکھ ہو گئے۔ آگ کے شعلے بلند ہوتے ہی بس میں خوف و ہراس پھیل گیا لیکن جائے وقوعہ پر موجود ڈرائیور، کنڈکٹر اور گاؤں والوں نے مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام 40 مسافروں کو بحفاظت باہر نکالا۔ اس حادثے میں موٹر سائیکل سوار سندر لال شدید زخمی ہو گیا اور اسے ایمبولینس کے ذریعے سی ایچ سی اٹونجہ لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں کی ایک ٹیم اس کا علاج کر رہی ہے۔

یوپی بار کونسل الیکشن صابر عباس نے داخل کیا پرچۂ نامزدگی

پریاگ راج: صابر عباس ایڈوکیٹ نے آج اپنے حامیوں کی بھرپور موجودگی کے درمیان

اترپردیش بار کونسل کے انتخابات کیلئے اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ سینئر ایڈوکیٹ حاجی نظام خان، مسٹر میسن علی، اور محمد شعیب کے ساتھ آل انڈیا مینارٹی لائرز اسوسی ایشن کے سینکڑوں عہدیداران اور کارکنان نامزدگی کے موقع پر موجود تھے اور جناب صابر عباس کی مکمل حمایت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر عباس رضوی نے کہا کہ ''ہمیں وکلاء کے مسائل سننے اور حل کرنے کیلئے ایک مضبوط اور مؤثر آواز کی ضرورت ہے، صابر عباس وہ آواز ہیں، اور انہیں اس بار بار کونسل کیلئے منتخب کرانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔'' نامزدگی کے بعد، حامی پرجوش اور مثبت تھے۔ وکلاء نے امید ظاہر کی کہ جناب صابر عباس کی کونسل میں شمولیت سے قانونی برادری کے مفادات کو مزید تقویت ملے گی۔

زہریلے بیج کھانے سے 30 بچے بیمار

شراوستی: (پی این ایس) ضلع میں ایک بڑا حادثہ اس وقت پیش آیا جب کھیتوں میں کھیلنے والے 30 بچوں نے غلطی سے رینڈ (Castor) کے بیج کھا لئے۔ رات گئے، بچوں کی صحت تیزی سے بگڑ گئی، جس کے بعد ان کے اہل خانہ انہیں بھنگا ضلع اسپتال لے گئے۔ تمام بچے اسپتال میں زیر علاج ہیں جن میں سے دس کی حالت تشویشناک ہے۔ یہ واقعہ کیشو پور گاؤں میں پیش آیا، جو بھنگا تھانہ علاقے میں واقع ہے۔ جمعہ کی شام کو گاؤں کے کئی بچے کھیتوں میں کھیل رہے تھے۔ انہوں نے ارینڈ کے درخت سے پھل توڑا اور اس کے اندر مونگ پھلی کی طرح کے بیج پائے۔ متجسس، بچوں نے بیجوں کو چکھنا شروع کیا اور کھا لیا۔ کچھ بچے ان بیجوں کو گھر لے آئے اور دوسرے بچوں کو بھی دیا۔ چند گھنٹوں کے اندر، تمام بچوں کو الٹی، اسہال، اور پیٹ میں شدید درد کی شکایت شروع ہو گئی۔ حالات کو بگڑتے دیکھ کر ان کے اہل خانہ نے انہیں بھنگا ضلع اسپتال پہنچایا۔

انڈگو نوی ممبئی سے 25 دسمبر سے پروازیں شروع کرے گی

نئی ممبئی: ملک کی سب سے بڑی گھریلو مسافر ایئر لائن انڈگو 25 دسمبر سے نوی ممبئی ہوائی اڈے سے پروازیں شروع کرے گی۔ ایئر لائن نے ہفتہ کو ایک پریس ریلیز میں اعلان کیا کہ وہ فی الحال نوی ممبئی سے 10 شہروں کے لیے پروازیں چلائے گی۔ ان شہروں میں دہلی، بنگلورو، حیدرآباد، احمد آباد، لکھنؤ، شمالی گوا (موپا)، جے پور، ناگپور، کوچین اور منگلورو شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے 8 اکتوبر کو نوی ممبئی ہوائی اڈے کا افتتاح کیا تھا، حالانکہ تجارتی آپریشن ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے۔ یہ ممبئی اور اس کے مضافات میں خدمات فراہم کرنے والا دوسرا ہوائی اڈہ ہے۔ ممبئی کے چھترپتی شیواجی مہاراج بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پہلے ہی زیادہ بوجھ ہے، اور توسیع نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے ہوائی اڈے کی ضرورت محسوس کی گئی۔

انڈگو نے کہا کہ وہ آنے والے وقت میں نوی ممبئی ہوائی اڈے سے پروازوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ کرے گا۔ نوی ممبئی ہوائی اڈہ، جو اڈانی گروپ نے بنایا ہے، ملک کا 95 واں ہوائی اڈہ ہے جسے انڈگو کے نیٹ ورک میں شامل کیا گیا ہے۔ انڈگو کے علاوہ ایئر انڈیا گروپ بھی نوی ممبئی ہوائی اڈے سے کام شروع کرنے والا ہے۔ ایئر انڈیا گروپ میں ایئر انڈیا اور ایئر انڈیا ایکسپریس شامل ہیں۔

بہار انتخابات میں سرکاری مشینری کا غلط استعمال ہوا

خواتین ووٹروں کو دی گئی رقم پر الیکشن کمیشن نے آنکھیں کیوں بند کرلیں: شرد پوار نے اسے جمہوریت کو پٹری سے اتارنے کی کھلی کوشش قرار دیا

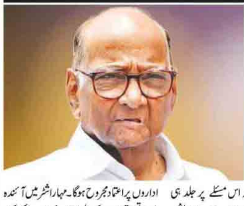

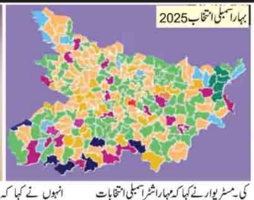

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار دھڑا) کے سربراہ شرد پوار نے بہار اسمبلی انتخابات کے نتائج پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ حکمران اتحاد نے سرکاری مشینری کا غلط استعمال کرتے ہوئے انتخابی عمل کو متاثر کیا ہے، جبکہ الیکشن کمیشن نے اپنی ذمہ داریوں سے پہلوتہی کی۔

ہفتے کے روز میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے شرد پوار نے کہا کہ بہار میں جو کچھ ہوا، وہ مہاراشٹر میں بھی دہرایا گیا۔ ان کے مطابق، بہار انتخابات سے قبل اقتدار میں رہنے والی جماعتوں نے سرکاری وسائل کے غلط استعمال کے ساتھ ساتھ خواتین ووٹروں کو 10 ہزار روپے تقسیم کیے اور افسوسناک بات یہ ہے کہ الیکشن کمیشن نے اس عمل پر کوئی کارروائی نہیں کی۔ مسٹر پوار نے کہا کہ مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات سے پہلے بھی یہی طرزِ عمل اختیار کیا گیا تھا، جس کے اثرات آج واضح طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان کے بقول، یہ جمہوریت کو پٹری سے اتارنے کی کھلی کوشش ہے، جسے کسی بھی صورت نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

انہوں نے کہا کہ اس مسئلے پر جلد ہی پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں اپوزیشن جماعتوں کے ساتھ مشاورت کی جائے گی تاکہ ایسے بدعنوان انتخابی طریقوں پر قابو پایا جاسکے۔ پوار نے زور دے کر کہا کہ الیکشن کمیشن کو اپنی غیر جانبداری ثابت کرنی ہوگی، ورنہ عوام کا جمہوری اداروں پر اعتماد مجروح ہوگا۔ مہاراشٹر میں آئندہ بلدیاتی انتخابات کے سلسلے میں انہوں نے کہا کہ پارٹی نے ضلع اور تعلقہ سطح پر اپنے عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ دوست جماعتوں سے رابطہ کر کے مقامی سطح پر باہمی مفاہمت کے ذریعے فیصلے کریں۔

اپوزیشن اپنی غلطیوں کا جائزہ لے، شرد پوار کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے دیویندر فڑنویس کا جوابی حملہ

ممبئی: وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے بہار اسمبلی انتخابات کے نتائج پر شرد پوار کے الزامات کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اپوزیشن پارٹیاں اس وقت تک ناکام رہیں گی جب تک وہ اپنی غلطیوں کا خود جائزہ نہیں لیتیں اور اپنی حکمتِ عملی میں اصلاح نہیں کرتیں۔

ہفتہ کو صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے فڑنویس نے کہا کہ جب اپوزیشن جماعتیں اقتدار میں تھیں تو انہیں عوامی بہبود کے منصوبوں پر عمل درآمد کا مکمل موقع حاصل تھا، مگر انہوں نے اسے ضائع کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت نے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کئی اہم اسکیمیں شروع کیں، جنہیں عوام نے سراہا اور اسی اعتماد کے سبب بی جے پی کو کامیابی حاصل ہوئی۔ نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سے ملاقات پر تبصرہ کرتے ہوئے فڑنویس نے کہا کہ ممکن ہے انہوں نے ریاستی امور پر بات چیت کی ہو، اس میں کوئی سیاسی پہلو نہیں ہے۔ جب ان سے ممبئی کانگریس کے اس بیان کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے انتخابات آزادانہ طور پر لڑنا چاہتی ہے، تو فڑنویس نے کہا کہ اس سے بی جے پی کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اپوزیشن چاہے مل کر لڑے یا اکیلے، عوام کا بھروسہ بہرحال مہاوتی پر ہے۔ انہوں نے پُراعتماد انداز میں کہا کہ بی جے پی آئندہ الیکشن میں کامیاب ہوگی۔

مسٹر شرد پوار کے اس الزام پر کہ بہار اسمبلی انتخابات سے قبل حکمراں اتحاد نے مہاراشٹر کی 'لاڈکی بہن' اسکیم کی طرز پر خواتین ووٹروں کو 10 ہزار روپے بانٹے، فڑنویس نے کہا کہ یہ الزام بے بنیاد ہے۔ پوار نے جو بات کہی وہ محض سیاسی مفروضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن جب اپنی ناکامیوں پر غور نہیں کرے گی تو عوامی اعتماد حاصل کرنا ان کے لیے مزید مشکل ہوتا جائے گا۔

وقف املاک کے رجسٹریشن پورٹل کی ڈیڈلائن بڑھانے کا مطالبہ

کانگریس لیڈر امین پٹیل نے مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجیجو کو لکھا خط

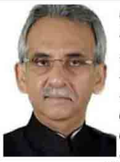

Amin Patel M.L.A.
DEPUTY LEADER, CONGRESS LEGISLATIVE PARTY
GOVERNMENT OF MAHARASHTRA

Ref No: 1861854/11/2025 Dt.14/11/2025

To,
Hon'ble. Mr. Kiren Rijiju
Minister of Minority Affairs
11th Floor, Pandit Deendayal Antyodaya Bhawan,
CGO Complex, Lodhi Road, New Delhi-110003

Subject: Request for Extension of Deadline for Waqf Property Update Portal

Respected Sir,

I am forwarding herewith a representation received from All India Sunni Jamiyatul Ulama regarding the extension of the deadline for updating Waqf property details on the Waqf Property Update Portal.

It has been conveyed that the process of uploading property details on the portal has encountered several technical and operational challenges at the ground level. The portal reportedly experiences slow performance and frequent technical errors, which significantly delay the uploading process. Furthermore, completing the upload of a single property along with all the required documents often takes several days.

Due to limited manpower, technical difficulties, and the large number of properties managed by each institution, it has become nearly impossible for many Waqf institutions to complete uploading process within the stipulated deadline of 5th December 2025. Thousands of Waqf institutions across the country are reportedly struggling to meet the deadline despite continuous efforts.

In view of these genuine difficulties, All India Sunni Jamiyatul Ulama has requested that the Ministry may kindly consider extending the deadline by at least six months. This extension would enable all concerned institutions to complete the Waqf Property Update Portal process carefully and accurately, ensuring that no property is left unrecorded. Request letter attached herewith.

I shall appreciate if the above request receives your kind sympathetic consideration.

Amin Patel,
Deputy Leader, Vidhan Sabha – Congress Party

C.C. Sayed Moinuddin Ashraf (Moin Miya)
President - All India Sunni Jamiyatul Ulama

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر اسمبلی میں کانگریس کے ڈپٹی لیڈر امین پٹیل نے اقلیتی امور کی مرکزی وزارت سے مطالبہ کیا ہے کہ وقف املاک کی تفصیلات کو مرکزی حکومت کے وقف املاک کے رجسٹریشن پورٹل (یوایم ای ای ڈی) پورٹل پر اپ لوڈ کرنے کی آخری تاریخ میں چھ ماہ کی توسیع دی جائے، کیونکہ مختلف ریاستوں میں اس پورٹل سے متعلق متعدد تکنیکی رکاوٹیں اور عملی دشواریاں پیش آرہی ہیں۔ امین پٹیل نے مرکزی وزیر کرن رجیجو کو لکھے گئے ایک خط میں آل انڈیا سنی جمعیت العلماء کی تفصیلی نمائندگی بھی بھیجی، جس میں واضح کیا گیا کہ وقف منتظمین پورٹل کی بار بار خرابی، سرور کی سست کارکردگی اور عملے کی محدود دستیابی کے باعث وقت پر ڈیجیٹل رجسٹریشن مکمل کرنے سے قاصر ہیں۔

نمائندگی میں بتایا گیا کہ کسی ایک جائیداد کے کاغذات جمع کرنے اور پورٹل پر اپ لوڈ کرنے میں سات سے آٹھ دن لگ جاتے ہیں اور موجودہ ڈیڈ لائن یعنی 5 دسمبر تک ہزاروں املاک کا اندراج ممکن نہیں۔ تنظیم کے صدر سید معین الدین اشرف اور نائب صدر محمد سعید نوری کے مطابق، متعدد وقف ادارے پورے ملک میں اس ڈیجیٹل عمل کی تعمیل کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ سنی جمعیت العلماء نے کہا کہ محدود انسانی وسائل، تکنیکی نقائص اور متعدد ادارہ جاتی املاک کی پیچیدگیوں کی وجہ سے یہ عمل مزید وقت طلب ہے۔ لہٰذا انہوں نے چھ ماہ کی مہلت کا مطالبہ کیا تاکہ تمام املاک درست معلومات کے ساتھ پورٹل پر اپ لوڈ ہوسکیں۔

یہ مطالبہ صرف مہاراشٹر تک محدود نہیں رہا۔ تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے بھی وزیر اعظم کو خط لکھ کر پورٹل کی سست رفتاری، غائب ڈیٹا اور پرانے زمینی ریکارڈ کے مسائل کا حوالہ دیتے ہوئے ایک سال کی توسیع کی درخواست کی ہے۔

اسی دوران، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کرتے ہوئے دو سال کی توسیع مانگی ہے۔ بورڈ نے کہا ہے کہ کئی ریاستوں میں ایک لاکھ سے زائد وقف جائیدادوں میں سے صرف چند سو کو ہی اب تک پورٹل پر اپ لوڈ کیا جاسکا ہے۔ ناقص انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی اور نامکمل تاریخی دستاویزات اس عمل میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ یوایم ای ای ڈی پورٹل کو حکومت نے ملک بھر میں وقف املاک کے ڈیجیٹل اندراج اور نگرانی کے لیے قائم کیا تھا۔ حکومتی ضوابط کے مطابق، اس پورٹل کے آغاز کے چھ ماہ کے اندر تمام املاک کی تفصیلات اپ لوڈ کرنا لازم ہے۔

سپریم کورٹ نے وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے تحت اس ڈیجیٹل عمل کو لازمی قرار دیتے ہوئے آخری تاریخ میں توسیع کی درخواستوں کی سماعت سے اتفاق کیا ہے۔ عدالت اس ضمن میں 28 اکتوبر کو اگلی سماعت کرے گی تاکہ مختلف ریاستوں کی طرف سے پیش کردہ عملی مسائل کو پیش نظر رکھا جاسکے۔

’کانگریس کو برہن ممبئی میونسپل الیکشن اکیلے لڑنا چاہیئے‘

ممبئی کے عوام بدعنوانی اور ناقص انتظامیہ سے پریشان ہیں، اس لیے کانگریس کو خودمختار مہم کے ذریعے عوام کا اعتماد بحال کرنا چاہیے: ورشا گائیکواڑ

ممبئی (یو این آئی) ممبئی کانگریس کی صدر ورشا گائیکواڑ نے کہا ہے کہ پارٹی کارکنان اور عام شہریوں کا واضح مطالبہ ہے کہ آئندہ برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے انتخابات میں کانگریس آزادانہ طور پر اپنی طاقت کے بل بوتے پر اترے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی کے عوام بدعنوانی اور ناقص انتظامیہ سے پریشان ہیں، اس لیے کانگریس کو خودمختار مہم کے ذریعے عوام کا اعتماد بحال کرنا چاہیے۔

ہفتے کے روز میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے گائیکواڑ نے مہاوکاس اگھاڑی (ایم وی اے) کی اتحادی شیوسینا، جو کئی دہائیوں سے بی ایم سی پر حکمرانی کرتی رہی ہے، پر سنگین الزامات عائد کیے۔ انہوں نے کہا کہ شہری ادارے میں بدعنوانی کا دائرہ بہت وسیع ہے اور برسوں سے چند بااثر افراد نے عوامی وسائل کو ذاتی مفادات کے لیے استعمال کیا ہے۔ گائیکواڑ نے کہا کہ بی ایم سی کے انتخابات بنیادی طور پر کارکنان کے عزم اور عوامی خدمت کے جذبے سے جڑے ہوتے ہیں، اور پارٹی کے اندر اس حوالے سے اتفاقِ رائے پایا جاتا ہے کہ کانگریس کو آزادانہ طور پر الیکشن لڑنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پارٹی کارکنان کے اس موقف کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے انچارج رمیش چنیتھلا اور دیگر سینئر لیڈروں کے علم میں لایا جاچکا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ممبئی ملک کی مالیاتی راجدھانی ہے، یہاں سے اربوں روپے کا ٹیکس جمع ہوتا ہے، مگر اس کے باوجود شہریوں کو بنیادی سہولتیں میسر نہیں۔ گائیکواڑ نے الزام لگایا کہ برسوں سے بی ایم سی کے فنڈ کا غلط استعمال ہوتا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد شہریوں کو درپیش مسائل اجاگر کرنا اور بدعنوانی کے خلاف حقیقی عوامی تحریک چلانا ہے، اس لیے کانگریس کو اپنے بل پر انتخابی میدان میں اترنا چاہیے۔

سانتاکروز میں بی جے پی اور شیوسینا یو بی ٹی کارکنوں کے درمیان ٹکراؤ

تاج ہوٹل میں بی جے پی کی جانب سے نئی ورکرز یونین کے قیام کے اعلان پر ادھو ٹھاکرے گروپ میں ناراضگی، دونوں جانب سے نعرے بازی ہونے پر علاقے میں کشیدگی، پولیس کی بھاری نفری تعینات

ممبئی: ممبئی کے سانتاکروز علاقے میں ہفتہ کے روز بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور شیوسینا (ادھو ٹھاکرے دھڑے) کے کارکنوں کے درمیان ٹکراؤ، جب دونوں جماعتوں کے حامی تاج ہوٹل کے قریب آمنے سامنے آگئے۔ واقعے کے دوران دونوں جانب سے نعرے بازی ہوئی، جس سے علاقے میں کشیدگی پھیل گئی اور پولیس کو بھاری نفری تعینات کرنی پڑی۔

پولیس کے مطابق، یہ تنازع اس وقت شروع ہوا جب بی جے پی نے تاج ہوٹل میں اپنی نئی ورکرز یونین کے قیام کا اعلان کیا۔ تقریب میں مہاراشٹر بی جے پی کے صدر رویندر چوان بھی موجود تھے۔ تاہم، شیوسینا (ٹھاکرے گروپ) کے کارکنوں نے بی جے پی کے اس اقدام پر سخت اعتراض کیا، کیونکہ ان کے مطابق ہوٹل میں پہلے ہی ان کی اپنی یونین فعال ہے۔

ٹھاکرے دھڑے کی جانب سے کہا گیا کہ تاج ہوٹل کے بیشتر ملازمین پہلے ہی شیوسینا کی یونین کے رکن ہیں، اس لیے بی جے پی کی نئی یونین غیر ضروری اور اشتعال انگیز قدم ہے۔ بی جے پی کے کارکنوں نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ وہ ملازمین کو متبادل پلیٹ فارم فراہم کر رہے ہیں۔ اس بحث نے جلد ہی ہنگامے کی شکل اختیار کر لی۔ دونوں جماعتوں کے حامی ایک دوسرے کے خلاف نعرے بازی کرتے رہے، جس کے نتیجے میں ماحول شدید کشیدہ ہوگیا۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور تاج ہوٹل کے اطراف اضافی اہلکاروں کی تعیناتی کر دی تاکہ مزید ٹکراؤ سے بچا جاسکے۔

الہاس نگر: گلراج ٹاور سڑک پر تیل گرنے سے خوف وہراس

سڑک اچانک 'سلپ زون' میں تبدیل ہوگئی، کئی بائیک سوار گرتے گرتے بچے

کلیم شیخ

الہاس نگر: کیمپ 3 کے گلراج ٹاور روڈ پر جمعہ کی دوپہر میں اس وقت خوف وہراس کا ماحول پیدا ہوگیا جب ایک تیز رفتار ٹرک نے اچانک بڑی مقدار میں تیل سڑک پر گرادیا۔ کچھ ہی لمحوں میں، پوری سڑک انتہائی پھسلن بن گئی، اور بہت سے بائیک سواروں نے اپنا کنٹرول کھو دیا اور پھسلنے لگے، جبکہ دیگر اپنا توازن برقرار رکھنے کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے نظر آئے۔ یہ پورا منظر قریبی سی سی ٹی وی کیمروں میں صاف طور پر قید ہوگیا، جس میں بائک کے پھسلتے ہوئے اور لوگوں میں خوف و ہراس پایا گیا۔ اس اچانک 'سلپ زون' کی وجہ سے علاقے میں خوف و ہراس اور ٹریفک کی افراتفری پھیل گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی سماجی کارکن فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچے اور لوگوں کو احتیاط سے گاڑی چلانے کا مشورہ دیا۔ میونسپل صفائی ٹیم پہنچی اور تیزی سے جواب دیا۔ سب سے پہلے، تیل کو جذب کرنے کے لیے سڑک پر پاؤڈر چھڑکا گیا، اس کے بعد پوری سڑک پر پانی چھڑکا گیا۔ کچھ دیر بعد ٹریفک معمول پر آنا شروع ہوئی۔ پولیس اب ٹرک ڈرائیور سے پوچھ گچھ کر رہی ہے کہ آیا یہ تیل تکنیکی خرابی کی وجہ سے سڑک پر گرا یا ڈرائیور کی غفلت کی وجہ سے گرا۔

یوم اطفال پر سخت سزا، 12 سالہ لڑکی کی ہوئی موت

اسکول انتظامیہ کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ، علاقے میں مایوسی

وسئی: یوم اطفال کے موقع پر، جب اسکول بچوں کے لیے محبت اور دیکھ بھال کے ماحول کو فروغ دیتے ہیں، مہاراشٹر کے وسئی میں ایک دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا۔ ایک 12 سالہ طالب علم کی موت ہوگئی، اور اس کے اہل خانہ کا الزام ہے کہ موت سخت سزا کی وجہ سے ہوئی ہے۔

وسئی کے شری ہنومان ودیا مندر ہائی اسکول میں کلاس 6 کی طالبہ کاجل گونڈ جمعہ کو 10 منٹ تاخیر سے پہنچی۔ اس کے اہل خانہ کے مطابق ٹیچر نے اسے سزا کے طور پر 100 بار اٹھنے بیٹھنے کی ہدایت دی۔ 100 بار اٹھک بیٹھک مکمل کرنے کے فوراً بعد کاجل کو کمر کے نیچے شدید درد ہونے لگا۔ گھر واپس آنے پر اس کی حالت مزید بگڑ گئی، جس کی وجہ سے اس کے گھر والوں کو اسے نالاسوپارہ کے ایک اسپتال میں لے جانا پڑا۔ نالاسوپارہ میں علاج کے باوجود کاجل کی حالت بہتر نہیں ہوئی، اور اسے ممبئی کے جے جے اسپتال ریفر کر دیا گیا۔ وہاں علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ سزا اتنی سخت تھی کہ کاجل کی حالت تیزی سے بگڑ گئی۔ ان کا یہ بھی الزام ہے کہ اس کا اسکول بیگ پہن کر اسے اٹھنے بیٹھنے کو کہا گیا تھا جس سے اس کا درد بڑھ گیا۔

واقعہ سے علاقہ مکینوں اور والدین میں شدید غم و غصہ پھیل گیا ہے۔ وہ ٹیچر اور اسکول کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ دریں اثنا، مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) نے متنبہ کیا ہے کہ جب تک مجرم کے خلاف مجرمانہ الزامات عائد نہیں کیے جاتے اسکول کو دوبارہ کھولنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

اندھیری کے گنڈاولی میٹرو اسٹیشن سے مشکوک بیگ برآمد

سیکورٹی الرٹ، بم اسکواڈ طلب، جانچ کے بعد بیگ سے کوئی مشکوک چیز برآمد نہیں ہوئی

ممبئی: اندھیری کے گنڈاولی میٹرو اسٹیشن پر ایک لاوارث مشکوک کالا بیگ ملا۔ یہ بیگ گنڈاولی میٹرو اسٹیشن کی پہلی منزل پر ملا ہے۔ اس مشکوک بیگ نے علاقے میں خوف و ہراس پھیلا دیا۔ پولیس کو شبہ تھا کہ اس میں مشتبہ اشیاء موجود ہیں جن کا مقصد بدامنی پھیلانا ہے۔ اس لیے ممبئی پولیس نے بم اسکواڈ کو علاقے میں بلایا۔

دراصل، میٹرو اسٹیشن کی پہلی منزل پر ٹکٹ کاؤنٹر ہے۔ اس ٹکٹ کاؤنٹر کے قریب سے ایک مشکوک کالا بیگ ملا۔ شبہ ظاہر کیا گیا کہ بیگ میں ایسی چیزیں موجود ہیں جن کا مقصد بدامنی پھیلانا ہے۔ اس لیے پولیس نے فوراً کام شروع کر دیا۔ انہوں نے فوری طور پر لوگوں کو جائے وقوعہ سے نکالا۔ بم اسکواڈ بھی جائے وقوعہ پر پہنچ گیا۔ لوگ دعا کر رہے تھے کہ بیگ میں ایسی کوئی چیز نہیں ہو جس کا مقصد بدامنی پھیلانا ہو۔ معاملے کی مکمل تحقیقات کی گئی۔ اس دوران جائے وقوعہ پر تفصیلی تفتیش کی گئی۔ مسافر بھی خوفزدہ ہوگئے اور دور سے دیکھتے رہے کہ کس طرح تفتیش ہو رہی ہے۔ جب بالآخر تفتیش مکمل ہوئی تو معلوم ہوا کہ مشکوک کالے بیگ میں کوئی مشکوک چیز نہیں ملی۔ جس سے عوام میں سکون کی سانس آئی۔

عیاں رہے کہ اس سے پہلے جمعہ کی شام تقریباً 4 بجے ممبئی کے اہم چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس ریلوے اسٹیشن کے باہر ایک مشکوک لال بیگ ملا تھا۔ جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا تھا۔ پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا تھا۔ جس کے بعد بم ڈسپوزل اسکواڈ موقع پر پہنچ گیا۔ بم ڈسپوزل اسکواڈ نے سب سے پہلے میٹل ڈیٹیکٹر سے جائے وقوعہ کو چیک کیا۔ لیکن انہیں کوئی مشکوک چیز نہیں ملی۔ اس کے بعد ٹیم نے اپنے ہاتھوں سے بیگ کی زنجیر کھولی اور اس میں سے سامان نکال لیا۔ اس دوران بیگ سے کچھ کاغذات، کتابیں اور کپڑے ملے۔ بیگ میں کوئی بھی مشکوک چیز نہیں ملی۔

کھدائی کے دوران مٹی کھسکنے سے دو مزدوروں کی موت

بائیکلہ میں تعمیراتی مقام پر ہوئے حادثے میں تین مزدور زخمی، نائر اسپتال میں علاج جاری

ممبئی: جنوبی ممبئی کے بائیکلہ علاقے میں ہفتہ کی دوپہر ایک افسوسناک حادثہ پیش آیا جب ایک زیر تعمیر عمارت کی کھدائی کے دوران مٹی اچانک کھسکنے سے دو مزدوروں کی موت ہوگئی اور تین دیگر زخمی ہوگئے۔ حادثہ دوپہر تقریباً 2:41 بجے ہانس روڈ پر واقع حبیب مینشن کی تعمیراتی سائٹ پر پیش آیا جہاں مزدور فاؤنڈیشن اور ڈھیر لگانے کے کام میں مصروف تھے۔

فائر بریگیڈ کے مطابق مزدور جب کھدائی میں مصروف تھے تو زمین کے نیچے کی تہہ اچانک بیٹھ گئی، جس کے نتیجے میں مٹی کا ایک بڑا حصہ گر کر ان پر آ گرا۔ اطلاع ملنے پر فائر بریگیڈ اور ریسکیو عملہ فوری طور پر موقع پر پہنچا اور پھنسے ہوئے پانچوں مزدوروں کو نکال کر نائر اسپتال منتقل کیا۔ نائر اسپتال کی قائم مقام میڈیکل آفیسر ڈاکٹر پونم نے بتایا کہ اسپتال میں لائے گئے پانچ مزدوروں میں سے دو کو پہنچنے پر مردہ قرار دیا گیا جبکہ تین دیگر کا علاج جاری ہے۔ جاں بحق مزدوروں کی شناخت راہول (عمر 30 سال) اور راجو (عمر 28 سال) کے طور پر کی گئی ہے۔ زخمیوں میں 25 سالہ سجاد علی، 28 سالہ سبط علی اور 18 سالہ لال محمد شامل ہیں۔ اسپتال کے ذرائع کے مطابق تینوں کی حالت فی الحال خطرے سے باہر ہے۔

یہ سانحہ ایک بار پھر شہر کی تعمیراتی سائٹس پر حفاظتی اقدامات کی کمی اور مزدوروں کی جانوں کو لاحق خطرات کو نمایاں کرتا ہے۔ شہری انتظامیہ نے واقعے کی ابتدائی رپورٹ طلب کر لی ہے۔

بی جے پی مقامی خود حکومتی انتخابات میں سب سے آگے رہیگی: ہیمنت پاٹل کا دعویٰ

پونے (یو این آئی) انڈیا اگینسٹ کرپشن کے قومی صدر اور او بی سی لیڈر ہیمنت پاٹل نے کہا ہے کہ آنے والے مقامی خود حکومتی انتخابات میں مہاراشٹر میں حکمران بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) سب سے آگے رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح بہار میں خواتین اور نوجوان ووٹروں نے وزیر اعظم نریندر مودی اور نتیش کمار کی قیادت میں قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی شاندار جیت کو یقینی بنایا، اسی طرز پر ریاست میں بھی عوام بی جے پی کے حق میں فیصلہ کریں گے۔ پاٹل نے ہفتہ کو یہاں ایک بیان میں کہا کہ اگر بی جے پی کی قیادت والی حکومت بلدیاتی اداروں میں بھی اقتدار میں آتی ہے تو 'ڈبل انجن' کی پالیسی سے ترقیاتی منصوبوں کی رفتار تیز ہوگی۔ ان کے مطابق، کسانوں، خواتین اور نوجوانوں کے لیے حکومت نے جو ٹھوس اقدامات کیے ہیں، وہ بی جے پی کے لیے بڑی طاقت ثابت ہوں گے۔

انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے کسانوں کے قرض معافی اور ان کے دیرینہ مسائل کے مستقل حل کے لیے ایک خصوصی کمیٹی قائم کی ہے جس سے ہر کسان کو فائدہ ہوگا۔ پاٹل نے امید ظاہر کی کہ انہی پالیسیوں کی بنیاد پر بی جے پی آئندہ بلدیاتی انتخابات میں سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھرے گی۔

ان کا کہنا تھا کہ بہار کے عوام نے وزیر اعظم مودی اور نتیش کمار کے ترقیاتی کاموں پر اعتماد کا اظہار کیا۔ اسی طرح مہاراشٹر میں بھی بی جے پی، این سی پی اور شیوسینا کی مخلوط حکومت کے کام کو عوامی تائید حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس ایک ایسے عوامی رہنما ہیں جو براہ راست لوگوں کے دلوں میں جگہ رکھتے ہیں، اور یہی بی جے پی کے لیے سیاسی فائدے کا باعث بنے گا۔ پاٹل نے کہا کہ بہار کی جیت کے بعد بی جے پی کارکنوں میں نیا جوش و جذبہ پیدا ہوا ہے اور وہ پوری توانائی کے ساتھ آنے والے انتخابات کی تیاری میں مصروف ہیں۔

لاڈلی بہن اسکیم:

کیا مہاراشٹر کی ایک کروڑ خواتین کو اسکیم سے باہر کیا جائے گا؟

ای-کے وائی سی مکمل نہ کرنے پر مستفیدین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے

ممبئی: مہاراشٹر اسمبلی انتخابات سے ٹھیک پہلے شروع کی گئی لاڈلی بہن اسکیم کے تحت، ای-کے وائی سی اب بھی ایک کروڑ سے زیادہ استفادہ کنندگان کے لیے زیر التوا ہے۔ ای-کے وائی سی کو مکمل کرنے کی آخری تاریخ 18 نومبر ہے۔ خواتین اور بچوں کی ترقی کے محکمے کے ایک سینئر اہلکار کے مطابق، لاڈلی بہن اسکیم کے تحت تقریباً 2.35 کروڑ مستفیدین ہیں، جن میں سے اب تک صرف 1.3 کروڑ خواتین نے ای-کے وائی سی مکمل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر ہم ڈیڈ لائن میں توسیع کر دیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ای کے وائی سی مکمل نہ کرنے پر مستفیدین کو اسکیم سے باہر بھی کیا جاسکتا ہے۔

اصل میں تقریباً 2.5 کروڑ مستفیدین اس اسکیم کے تحت رجسٹرڈ تھے۔ ان خواتین کی ایک بڑی تعداد پر غلط فائدہ اٹھانے کا الزام لگایا گیا جس کے نتیجے میں کئی ناموں کو ہٹا دیا گیا۔ اس کی وجہ سے ای-کے وائی سی کا عمل شروع کیا گیا جس میں ابتدائی طور پر خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم، کچھ ہی دنوں میں یہ نظام ہموار ہوگیا، اور خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنا ای-کے وائی سی مکمل کیا۔

مہاراشٹر اسمبلی انتخابات سے پہلے، حکومت نے ضرورت مند خواتین کو ماہانہ 1500 روپے دینے کا اعلان کیا۔ اس اسکیم کو این ڈی اے کی بھاری اکثریت سے جیتنے میں اہم سمجھا جاتا تھا۔ این ڈی اے نے جمعہ کو بہار میں بھی زبردست جیت حاصل کی۔ انتخابات سے ٹھیک پہلے، وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے وزیر اعلیٰ خواتین روزگار اسکیم کے تحت خواتین کو 10 ہزار روپے کا فائدہ دینے کا اعلان کیا۔ یہ رقم ایک ہی دن میں 75 لاکھ خواتین کے اکاؤنٹس میں منتقل کی گئی۔ جس کے سبب این ڈی اے نے بہار اسمبلی کی 243 میں سے 200 سے زیادہ سیٹیں جیتنے میں کامیابی حاصل کی۔

ریزیڈنٹ ڈاکٹروں پر حملوں کے بعد بی ایم سی کے بڑے اسپتالوں میں ہفتہ وار سیکورٹی آڈٹ کرنے کا حکم

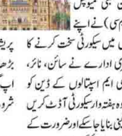

ممبئی: بی ایم سی کے زیر انتظام کوپر اور نائر اسپتالوں میں رہائشی ڈاکٹروں پر حالیہ حملوں کے تناظر میں، برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے اپنے بڑے طبی اداروں میں سیکورٹی سخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ شہری ادارے نے سائن، نائر، کوپر، اور کے ای ایم اسپتالوں کے ڈین کو ہدایت دی ہے کہ وہ ہفتہ وار سیکورٹی آڈٹ کریں تاکہ بہتر چوکسی کو یقینی بنایا جاسکے اور ضرورت کے مطابق فوری اصلاحی کارروائی کی جائے۔

یہ اقدام گزشتہ ہفتے کوپر اسپتال کے تین ریزیڈنٹ ڈاکٹروں پر ایک مریض کے رشتہ داروں کے حملے کے بعد سامنے آیا ہے، جس کے نتیجے میں طبی عملے نے چار روزہ ہڑتال کر دی تھی۔ کشیدگی کم ہونے سے پہلے، نائر اسپتال کے رہائشی ڈاکٹروں کو اس ہفتے کے شروع میں ایک مریض کے رشتہ داروں کے غصے کا سامنا کرنا پڑا۔ اس طرح کے واقعات کے بڑھتے ہوئے واقعات سے پریشان، بی ایم سی انتظامیہ نے احتساب کو بڑھانے اور ٹھوس اعداد و شمار کی بنیاد پر سیکورٹی اپ گریڈ کرنے کے لیے باقاعدہ نگرانی کا نظام شروع کیا ہے۔

بی ایم سی کے ایک سینئر اہلکار کے مطابق، ہفتہ وار آڈٹ مسلسل جائزہ لینے کا طریقہ کار بنانے اور بروقت بہتری کو یقینی بنانے میں مدد کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ متعلقہ اسپتال کا ڈین آڈٹ کے دوران کسی بھی قسم کی کوتاہی یا کوتاہیوں کے حوالے سے رپورٹ ڈپٹی کمشنر (صحت) کو پیش کرے گا۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: +44 7897 386368

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔